فسانۂ جمیل

اس فسانۂ دلچسپ کو ایک لائق مصنف مسمی رنیلڈ نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا ہے

اب اُسکو

منشی حامد حسن صاحب مترجم ہائیکورٹ الہ آباد نے اُردو زبان مین ترجمہ کیا

اِس دلچسپ و دلآویز فسانہ مین آخر عہد جہانگیر بادشاہ مین

خفیہ مقتولون کی تحقیقات کے تفحص کا افسانہ نہایت خوبی

کے ساتھ مندرج ہے تحقیقات کامل ہونا بذریعۂ جمیل

جو کہ آخر مین شاہجہان بادشاہ کے نام سے منسوب ہوا

اِس قصّہ کو اگر کوئی شخص کچھ بھی اوّل مین ملاحظہ کرے تو بلا پڑھے پوری کتاب کے

ہاتھ سے نہ چھوڑے

واسطے مطالعہ اصحاب ذوق اور سرور ارباب شوق کے

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۹۲۴ء

اطلاع

بفضلہ تعالیٰ مطبع ہذا مین ہر قسم کی کتب کا ذخیرہ کافی تعداد مین ہمیشہ موجود رہتا ہے جس فن کی کتب آپ ملاحظہ فرما رہے ہین اُسی فن کی اور بہت سی کتب بھی یہان موجود ہین جنکی فہرست درج ہے نسبتاً دوسرے مطبع سے ہمیشہ یہان قیمت کم ہوتی ہے یہ ایک مختصر فہرست ہے بڑی فہرست جس مین ہر قسم کی کتب کے نام وغیرہ درج ہین ہر شائق کو ایک اطلاعی خط آنے پر مُفت روانہ کیجاتی ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ناول مرغوب دل		کرشن کانتا حصۂ اوّل		الف لیلہ شہرزاد۔ بطرز	
آندر موہنی حصۂ اوّل	۱۴ر	عیارانہ اور ساحرانہ		ناول	۳ر
" حصۂ دوم	عہ/	کارروائیان وغیرہ وغیرہ	عہ/	ایضاً۔ معروف بہ ونیا زاد	
" حصۂ سوم	عہ/	ایضاً حصۂ دوم	۱۴ر	ازمرزا حیرت دہلوی	عاً ۱۲ر
" حصۂ چہارم	۱۲ر	نیرنگ فرنگ تاریخی ناول ہے		شہید جفا۔ دنیا کے انقلاب	
کلجگ کی کھونی عورت		جس مین بوناپارٹ کے احوال		کا حیرت خیز نظارہ۔	عہ/
بازیچۂ اطفال مترجمۂ منشی		درج ہین۔	۱۴ر	سندر شانتا۔ اس قدر	
دوارکا پرشاد اُفق	۸ر	شمس و قمر۔ درد انگیز عاشقانہ		دلچسپ ہے کہ اول سے	
بزم اکبری حصۂ اوّل تاریخی		دلچسپ ناول۔	۵ر	پڑھ کر آخر تک آپ	
ناول قابل دید ہے۔	عہ/	حور العین کامل۔ غدر		چھوڑ نہین سکتے۔	
ایضاً حصۂ دوم	۸ر	۱۸۵۷ء کا تاریخی واقعہ ہے		حصۂ اوّل	۸ر
مکاری کا پتلہ عیارانہ		دو حصون مین	۱۴ر	ایضاً۔ حصۂ دوم	۸ر
کارروائیون کا مخزن	عہ/	خوبی قسمت مصیبت اور ہجر		ایضاً۔ حصۂ چہارم	۸ر
بادشاہ سلامت ناول	۸ر	وصال کا حصہ	۱۴ر	خون ناحق	۱۰ر
ماتا۔ اُردو۔	عہ/	اسرار ہند۔ قیافہ شناسی		گنجینۂ سراغرسانی	
چابک سوار۔ معشوقہ	زیر طبع	یہ پولیس کے دلچسپ کارنامے	۱۲ر	حصۂ اول و دوم	۱۴ر

فسانۂ جمیل

اس فسانۂ دلچسپ کو ایک لائق مصنف مسمی رینلڈ نے انگریزی زبان مین تصنیف کیا ہے

اب اُسکو

منشی **حامد حسن** صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد نے اُردو زبان مین ترجمہ کیا

اس دلچسپ و دلآویز فسانہ مین آخر عہد جہانگیر بادشاہ مین
خفیہ مقتولون کی تحقیقات کے تفحص کا افسانہ نہایت خوبی
کے ساتھ مندرج ہے تحقیقات کا حل ہونا بذریعہ جمیل
جو کہ آخر مین شاہجہان بادشاہ کے نام سے منسوب ہوا

اس قصہ کو اگر کوئی شخص کچھ بھی اول مین ملاحظہ کرے تو بلا پڑھے پوری کتاب کے
ہاتھ سے نہ چھوڑے

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

بار سوم سنہ ۱۹۲۴ء



فسانہ جمیل

سبب ترجمہ و تالیف داستان - ایک روز مین اپنے معزز مہربان مولوی عبدالمجید صاحب بیرسٹر کی ملاقات کو گیا تھا اُنکے یہان رینلڈ صاحب مشہور و معروف مصنف کی کتاب لوز آف حرم Loves of Harem میری نظر سے گذری مین نے اُس کتاب کو لاکر پڑھا اور اُسکو دلچسپ پاکر حسب خواہش اپنے ایک پیارے عزیز کے ۱۱ - جولائی سنہ ۱۸۸۷ء سے سلیس اُردو مین کہ عام فہم ہو لکھنا شروع کیا - تاکہ قصہ دلچسپ اور ہندوستانیون کے سمجھنے کے لائق ہو جائے اصل کتاب کے الفاظ کی پابندی نہین کی گئی ہی بلکہ جہان جہان مناسب معلوم ہوا اپنی طرف سے نمک مرچ بھی ملدیا ہی اور اشعار موقع مناسب پر استعمال کیے ہین خدا کے فضل سے ۱۱ - ستمبر سنہ ۱۸۸۷ء کو اِس قصہ کی تحریر سے فراغت پائی - اور اَب ناظرین پُر تمکین کے ملاحظے کے لیے پیش کیا جاتا ہی مصرعہ

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف فقط

راقم
حامد حسن مترجم
ہائی کورٹ الہ آباد

مورخہ ۱۱ - ستمبر سنہ ۱۸۸۷ء
الہ آباد
محلہ دوندی پور



اگرچہ اگلے قصہ لکھنے والون نے بہت سی حکایتین اور داستانین لکھی ہین مگر مآل اُن قصون کا بجز حیرت انگیزی اور جنون خیزی کے اور کچھ نہین دیکھنے مین آیا۔ مین نے بخلاف اُن مصنفون کے ایک ایسی داستان لکھنے کا قصد کیا ہی جو نہ صرف دلچسپ ہو بلکہ رفاہ عام کے لیے جادو بھری تقریر کا اثر رکھتی ہو۔

آغاز داستان

الٰہی شوخی برق تجلی دہ زبانم را	قبول خاطر موسیٰ کلامان کن بیانم را

سنہ ۱۶۲۵ء مین جبکہ مرزا سلیم عرف جہانگیر اکبر آباد کا فرمان روا تھا تو ایک مرتبہ یہ بات مشہور ہوئی کہ دریاے جمنا کے کنارہ پر بہت سی لاشین پڑی ہوئی ہین اس خبر نے لوگون کے دلون مین انواع و اقسام کے خیالات پیدا کیے کسی نے تو یہ سوچا کہ یہ فعل شاید ظالم شوہرون نے اس غرض سے کیا ہو کہ اپنی غیر قانع بیبیون اور بیوفا لونڈیون سے چھٹکارا پا جاوین۔ مگر ساتھ ہی اُسکے اُن لوگون کو یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ اگر ایسا ہوتا تو ہمیشہ لاشین پائی جاتین غرض یون ہی ہر شخص اپنے اپنے خیالی پلاؤ پکایا کیا اور لاشون کا ملنا دو سال تک بند نہوا جب لوگون نے دیکھا کہ یہ واقعہ ناگہانی نہین بلکہ

دوامی سا معلوم ہوتا ہی تو انکا ذہن اس پہلو پر آیا کہ شاید کسی خاص مقام پر شکنجون یا قتل عام ہوا کرتا ہو جس سے آئے دن یہ لاشین دریا مین ملا کرتی ہین۔ لاشین جو دیکھی گئین تو عورتون کی نہ تھین بلکہ مردون کی تھین اِس سے لوگون کا پہلا خیال تو غلط ہوا۔ اور اُسکے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی اِس لیے کہ اُس زمانہ مین ظالم شوہرون اور آقاؤن کی یہ ایک عام عادت تھی کہ جب وہ اپنی بیبیون کو سزائے موت دیا چاہتے تھے تو ایک بورہ مین کسکر دریا مین پھکوا دیا کرتے تھے اور اگر یون بھی نہین تو کسی خفیہ طور پر گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے مگر یہ لاشین نہ تو بورہ مین کسی تھین نہ گلا گھونٹی ہوئی تھین بلکہ اُن کی گردنون پر ایسے دو چار زخم دکھلائی دیتے تھے کہ گویا کسی نے یک بیک پیچھے سے آنکر ان بیچارون کا کام تمام کیا ہو یہ بیچارے مقتول خاص ایک ہی قوم کے آدمی نہ تھے بلکہ اُن مین ہندو مسلمان پارسی کشمیری سب ہی تھے رہا یہ خیال کہ اُنپر کسی نے چھاپا مارا ہو یہ اس بات سے غلط ہوا جاتا تھا کہ جو کچھ مال و متاع تھا سب اُنکے پاس موجود تھا اور جب یہ بھی معلوم ہوا کہ سب کے سب ایک ہی ہتھیار سے مارے گئے ہین تو اسمین کوئی شک باقی نہ رہا کہ سب ایک ہی مقام مین بھی مارے گئے ہونگے خلاصہ کلام یہ کہ دو برس تک یون ہی یہ خبر مشہور رہا کی اور اس درمیان مین ایک سو سے زیادہ نوجوان ناکردہ گناہ مارے گئے اس واقعۂ جانکاہ سے امیر و غریب چھوٹے بڑے سب کے گھرون مین تہلکہ سا تھا اور جب اس قتل کا وقوع ترقی پذیر ہوا۔ اور اکثر شرفا بھی قتل ہونے لگے۔ تو یہ خبر عام ہو گئی اب پھر عوام یہ سوچنے لگے کہ یہ قتل شاید تعصب مذہبی کی وجہ سے ہوتا ہو مگر جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ اسمین ہر مذہب و ملت کے لوگون کی لاشین پائی جاتی ہین تو اس خیال سے

کبھی باز آئے غرض اس ماجرے مین شہر کے اُمراسے فقرا تک سب ہی پریشان تھے لوگون نے اسکی تحقیقات تو چھوڑ دی اور امیر و غریب سب اپنی جان کی خیر منانے لگے اُس زمانے کے منتظمان ملکی نے بھی بہت سر مارا لیکن بالکل بےسود ہوا قتل کا پتا ہی نہین چلتا تھا کہ کیسے کب اور کہان ہوتا ہی چونکہ یہ قاعدہ ہی جس کے ملک مین سلطنت شخصی ہوا کرتی ہی تو وہان کی رعیت بحالت مجبوری بادشاہ کی طرف رجوع لاتی ہی ناچار سب متفق ہو کر بادشاہ وقت جہانگیر شاہ کی خدمت مین حاضر ہوے بادشاہ نے اُنکی اس فریاد کو سُنکر بہت بڑی رحم دلی کو دخل دیا اور ساتھ ہی اُسکے دیوان عام مین ایک بڑا دربار کیا اور قاضی القضاۃ کو بلایا واضح رہے کہ قاضی القضاۃ کا نام ابو العدل تھا یہ ایک نہایت معمر اور مسن آدمی تھا عمر تو اُسکی قریب ساٹھ برس کے تھی مگر اُسکے بشرے سے اس اعلیٰ درجہ کی تیزی اور مدبری معلوم ہوتی تھی کہ جس سے ہر کوئی سمجھ سکتا تھا کہ واقعی یہ کوئی جلیل القدر شخص ہو گا۔ قاضی القضاۃ فوراً حاضر ہوا اور دربار مین آتے ہی تاڑ گیا کہ آج بادشاہ سلامت کو کسی خاص وجہ سے غصہ ہی یا کوئی مہم ملکی پیش ہی خیر حسب معمول آداب خسروانہ بجا لا کر زمین بوس ہوا اور دست بستہ کھڑا ہوا بادشاہ نے کہا کہ ای ابو العدل افسوس ہی کہ تو میرے قلمرو کا اتنا بڑا حاکم ہو اور تیرے زمانۂ حکومت مین ایسے ایسے واقعات ہماری سلطنت مین ہون یہ سُنتے ہی ابو العدل کا خون خشک ہو گیا اور تمام بدن مین لرزہ سا آ گیا بعد تھوڑی دیر کے دست بستہ عرض کی کہ جہان پناہ قبل اطلاع حضور کے اس امر کے انسداد مین غلام نے ہر طرح کی کوشش کی مگر سب بیکار گئین۔ بادشاہ نے کہا کہ ہان یہ سچ ہی مگر میری رعیت بیوجہ تباہ ہوئی جاتی ہی یہ ظلم اس انتہا کو پہونچ گیا ہی کہ عنقریب تمہارا نازل

ہو حکم شاہی یہ ہوتا ہو کہ تو آٹھ دن کی مہلت مین اس قتل کا سراغ لگا ورنہ نوین روز تو جان سے مارا جاویگا یہ حکم پاتے ہی ادھر تو ابو العدل حالت اضطراب مین اپنے گھر آیا اُدھر بادشاہ بھی دربار عام سے اُٹھکر کچھ سراسیمہ سا اپنے محل مین گیا اور اپنے دونون لڑکون شہریار اور خرم کو بُلا کر اس واقعہ کو اُن سے بیان کیا لڑکون نے بادشاہ کی تسلی کی کہ جہان پناہ کے اقبال سے یہ کام بہت جلد ہو جائے گا ہم سب اس باب مین بدل و جان کوشش کرینگے حضور نے کسی بزرگ کا یہ مقولہ نہین سُنا ہی بیت

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

سامعین کو واضح ہو کہ شاہی خاندان کے شاہزادے اپنے مکان اور محلون سے کہین باہر نہین نکلنے پاتے تھے۔ اور اس وجہ سے عام واقعات شہر سے بالکل ناواقف رہا کرتے تھے تاہم جو کچھ متصل مکان ہوا کرتا تھا اُسکی خبر اُنکو رہا کرتی تھی اس لیے اس ماجرے کی بھی اُنکو خبر تھی غرضکہ ابو العدل جسوقت اپنے گھر آیا تو اپنے بال بچون سے صرف اتنی بات آبدیدہ ہوکر کہی کہ آج کے نوین دن مین مارا جاؤنگا لیکن مارے جانے کی کوئی وجہ نہ بیان کی ابو العدل کی بی بی اور اُسکی لڑکی نے باصرار تمام پوچھا کہ آخر کیون مارے جاؤگے کونسا ایسا شاہی کام ہی جو آپ سے سرانجام نہو گا۔ ابو العدل نے کہا کہ مجھے آٹھ دن کی مہلت مین ایک قتل کا سراغ لگانا ہی اور یہ کام ایسا اہم ہی کہ اُسکے انجام دہی مین تمام ارکین سلطنت بہت کوشش کر چکے ہین مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا ابو العدل کی لڑکی نے جسکا نام محمودہ تھا اپنے باپ سے کہا کہ کاش یہ کام انجام نہوا تو کیا آپ کا کوئی ایسا صاحب اختیار دوست نہین ہی جو بادشاہ سے آپ کی معافی خون کی سفارش کرے اُسپر محمودہ کی مان

نے کہا کہ میرا بھائی بادشاہ کا وزیر ہی وہ تیرے باپ کی ضرور سفارش کریگا
ابوالعدل نے آبدیدہ ہوکر جواب دیا کہ بادشاہ اندنون ایسا خشمگین ہو رہا
ہی کہ کوئی اُسکا غصہ فرو کرنے والا دکھلائی نہین دیتا۔ تھوڑی دیر بعد ابوالعدل
کی بی بی نے اپنے شوہر کے کان مین یہ بات کہی کہ آخر تمنے بھی تو کسی زمانے مین
ایک شخص کے ساتھ سلوک کیا تھا شاید وہی ایسے نازک وقت مین تمھارے کام
آوے ابوالعدل کو اس بات سے خوشی ہوئی اور کہنے لگا کہ ہان اگر وہ ہو تو
ضرور سفارش کرے لیکن اب وقت تھوڑا باقی ہی اور بادشاہ کے مزاج کی اصلاح
کے لیے کئی روز درکار ہونگے۔ اس لیے اُسکو جلد خط لکھنا چاہیے ابوالعدل
کی بی بی نے کہا کہ ہان جلدی کرو اور خط لکھکر محمودہ کے حوالہ کرو یہ اُسے
لیجائیگی جسوقت ابوالعدل نے اپنی لڑکی کو خط دیا تو اُسکو اس بات کی
فہمایش کی کہ تو اُس شخص کے سامنے بے حجابانہ خط لیجائیو اس وجہ سے کہ وہ بھی
ایک معزز آدمی ہی اور تو اُسکے پاس فریادی ہوکر جاتی ہی غالباً وہ تیری
بھولی بھالی صورت کو سراسیمہ اور پریشان دیکھکر رحم کرے محمودہ اُسی وقت
دو لونڈیون کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی یہ خوبصورت لڑکی اکبرآباد کی سڑکون پر
ہوتی ہوئی بادشاہ کے محل کی طرف پھری۔ اور وہان پہونچکر اپنی لونڈیون سے
کہا کہ تم دروازے کے باہر کھڑی رہو مین تھوڑی دیر کے لیے اندر جاتی ہون یہ
کہکر اندر گئی اور تھوڑی دور جاکر اُسنے دیکھا کہ ایک حبشی وردی پہنے ہوے
دربان کی جگہ پر کھڑا ہی قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہ شخص خواجہ سراؤن کا سردار
ہی محمودہ نے اُس سے اپنا مطلب کہا پہلے تو اُسنے انکار کیا پھر تامل کے ساتھ
محمودہ کو اُس شخص کے پاس لے گیا ایک گھنٹہ بعد وہ اس قاصدی کے کام
کو انجام دیکے پھر اپنے والدین کی خدمت مین حاضر ہوئی محمودہ ایسی بشاشت

کی حالت مین آئی کہ اُسکے چہرے سے والدین اُسکے سمجھ گئے کہ شاید وہ کامیاب آئی ہی بعد ازان اُسنے کُل حال جو محل مین گذرا تھا بیان کیا اُسپر اُسکے والدین نے اُسکی بہت تحسین و آفرین کی تھوڑی دیر بعد محمودہ نے کہا کہ مجھے اس راز کے اظہار کرنے کی ممانعت کی گئی ہی اور سوا ے آپ لوگون کے اور کسی سے کہنے کا حکم نہین ملا ہی اُسپر ابو العدل نے کہا کہ بس اب خاموش رہنا مناسب ہی ہمکو اس امر کے پتہ لگانے مین کوشش کرنی چاہیے اگر کامیاب ہوے تو فہو المراد ورنہ آج کے نوین روز ایک سچے مسلمان کی طرح ہم مرنے پر تو آمادہ ہین ہی یہانتک تو ابو العدل اور اُسکی کوششون کا حال ہوچکا۔ اب آگے سُنیے کہ اُسی روز شام کو جب یہ واقعہ گذرا لوگون نے دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت مسلمان کہ جسکی عمر کوئی ۲۲ برس سے زیادہ نہوگی شہر اکبر آباد کی سڑکون پر سیر کر رہا تھا اُسکی وضع اور صورت یہ تھی لمبے قد کا آدمی بڑی بڑی آنکھین سر پر نہایت سیاہ اور عورتون کے ایسے گھونگر والے بال تھے داڑھی منڈی ہوئی تھی اور مونچھین سپاہیانہ وضع کی اوپر چڑھی ہوئی تھین یہ شخص سڑکون پر ایسا آہستہ آہستہ ٹہل رہا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کی تلاش مین ہی آخر کار جس محلہ مین شہر کے کشمیری رہتے تھے اُسی سمت کو وہ چلا دور سے ایک مکان مین اُسکو کچھ روشنی معلوم ہوئی وہ سمجھا کہ یہ کسی کا مکان ہوگا مگر جب قریب گیا تو دریافت ہوا کہ یہ قہوہ خانہ ہی اور اُسی کی کھڑکی سے یہ روشنی معلوم ہوتی ہی چنانچہ یہ شخص اُس مکان مین گیا اور وہان کے کاربرداز سے ایک پیالی قہوہ اور حقہ مانگا اس جوان نے دیکھا کہ اُس مکان مین دو شخص اور بیٹھے ہین جو ظاہرا کشمیری معلوم ہوتے ہین وہ دونون شخص بھی اُسی کے ہم عمر تھے اور وہان بیٹھے ہوے قہوہ پی رہے تھے اُن لوگون نے جب اس جوان کو دیکھا تو بہت اخلاق سے پیش آئے اور محبت آمیز باتین

کرنے لگے یہ جوان بھی اُنکے پاس تھوڑی دیر کے لیے غم غلط کرنے کو بیٹھ گیا غرضکہ
ان تینون مین اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین یہ جوان اُنکی باتون کا بہت
شایستگی سے جواب دیتا تھا اور جو کچھ وہ دریافت کرتے تھے اُسے بکشادہ پیشانی
بتلاتا تھا اس جوان کو باتون سے معلوم ہوا کہ وہ دونون کسی زمانہ مین ہم مکتب
تھے اُن مین سے ایک کا نام تورام کشن اور دوسرے کا ہرناتھ تھا۔ وہ بھی دونون
قریب قریب ہم عمر تھے اور وضع دونون کی کشمیریون کی تھی انھین ایک نہایت
قیمتی کپڑے پہنے ہوے اور ایک خنجر بھی کمر مین لٹکائے ہوے تھا۔ اثناء گفتگو مین
یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دونون خاندانی آدمی ہین اور یہ پہلی دفعہ اکبرآباد
مین باجازت اپنے والدین کے سیر کی غرض سے آئے ہین اُن دونون نے
اس جوان مسلمان سے پوچھا کہ بھائی تمھارا کیا نام ہی اور اس شہر کی کیفیت تو
بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ میرا نام تو جمیل ہی مگر اس شہر کے حالات سے
بالکل ناواقف ہون اسوجہ سے کہ آپ لوگون کو آئے ہوے کچھ دن بھی ہوے
ہونگے اور مین آج ہی صبح کو اس شہر مین وارد ہوا ہون پھر مسلمان جوان
نے پوچھا کہ بھلا آپنے اس شہر کی کچھ سیر بھی کی یا نہین اس وجہ سے کہ مجھکو
آج یہان کی ایسی خبر وحشت ناک سنائی دی ہی کہ اگر دو تین گھنٹے پیشتر سے
معلوم ہوتی تو مین ہرگز اس شہر مین قیام نہ کرتا اُن دونون نے جواب دیا
کہ آپ اس بات کو معما نہ کہیے ہم لوگ اس راز سے بخوبی واقف ہین
لیکن اُسکے دریافت کرنے مین ہمکو کوشش کرنی چاہیے کیونکہ سرکار نے
اُسکے انعام کے واسطے اشتہار دیا ہی واقعی وہ انعام ایسا کثیر التعداد ہی کہ
اُسکا پانے والا امیر ہو جائیگا جمیل نے کہا نہ تو مجھکو روپیہ کی پرواہ ہی کیونکہ
اللہ نے مجھکو بہت کچھ دیا ہی اور نہ میرے دماغ مین خلل ہی کہ خواہ مخواہ اُسکے

دریافت کرنے مین دردسر مول لون بقول شخصے غم نداری بز بخر رام کشن نے کہا کہ بھائی جب ہم اس شہر مین آئے تو ایک عجیب واقعہ گذرا اگر مین جانتا کہ ایسا ہوگا تو ہرگز اس شہر مین نہ آتا جمیل نے پوچھا کہ کیا ہوا ذرا مین بھی تو سنون رام کشن نے کہا کہ مین اور سہر ناتھ گھوڑون پر سفر کرنے کی وجہ سے تھک گئے اور چونکہ سہر ناتھ گھوڑے پر سے گر بھی پڑا تھا اور اُسکے چوٹ لگی تھی اسلیے وہ تو گھر مین رہا مین تن تنہا سیر کو نکلا تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک ضعیفہ آفت کی پرکالہ سے دوچار ہوا اُسنے مجھے پوچھا کہ مین فلان مکان کو جایا چاہتی ہون تم اُسکا پتہ بتا دو مین نے کہا کہ مین اس شہر مین اجنبی ہون اور اُس مکان کا پتہ نہین جانتا اب اُسنے اور لگاوٹ کی باتین شروع کین اور اثنا گفتگو مین میری تقریر سنکے کہنے لگی کہ تمھاری تقریر اور جادو بیانی کی تعریف مین کس زبان سے کرون اگر میری بی بی تمھاری تقریر دلآویز کو سُنتی تو بہت خوش ہوتی مین نے ہنسکر پوچھا کہ تمھاری بی بی کون ہے کیونکہ میرے دل مین یہ شبہہ پیدا ہوا کہ کسی بی بی کو شاید بیاہ کرنا منظور ہے اور مجھکو دیکھنے کے لیے بلایا ہے بس مین ہے تن اُسکے ساتھ جانے پر مستعد تھا۔ اے جمیل مجھکو اُسوقت تک اس راز سربستہ سے مطلق آگاہی نہ تھی جسکا تم نے ذکر کیا ہے جمیل نے کہا اُس راز کو اس قصہ سے کیا تعلق ہے اگر تعلق ہوتا تو پھر تم کہین اور ہوتے یہان قصہ کہنے کو نہ آتے اُسکے بعد رام کشن نے سلسلہ سخن یون شروع کیا جب مین نے اُس ضعیفہ سے نام اُس بی بی کا دریافت کیا تو وہ خاموش ہو رہی اور کہنے لگی کہ چُپ چُپ اگر تم زیادہ خواہش ظاہر کروگے تو تم پر کچھ بھی اعتبار نہ کیا جاویگا مین نے کہا کہ مین اُس بی بی کی دلجوئی اور خاطرداری ہمیشہ مد نظر رکھونگا مدعا میری ملاقات اُس سے کرا دو چنانچہ پہلے تو اُس ضعیفہ نے تامل کیا پھر مجھسے میرے حالات دریافت کیے کہ کہان کے رہنے والے ہو۔ اور یہان کس غرض سے آئے ہو مین نے اِن باتون کا

جواب دیکر اُسکا اطینان کیا تب اُسنے کہا کہ اچھا مجھسے علیحدہ پیچھے پیچھے چلے آؤ
مین چلا تو چلتے چلتے دریا کے کنارے اُسکے ساتھ پہونچا وہان کو حبشی مع کشتی کے
موجود تھے وہ ضعیفہ کشتی مین سوار ہوئی اور مجھسے بھی سوار ہونے کو کہا ہم دونون
جب سوار ہوے تو حبشیون نے کشتی کو کھینا شروع کیا یہان تک کہ قریب محلات
بادشاہی کے پہونچے مین اُسوقت عجب حالت مین تھا اور نہ جانتا تھا کہ کہان
ہون اور کہان جاتا ہون۔ جمیل نے کہا کہ بھلا تمکو کچھ خوف معلوم ہوا تھا
یا نہین کیونکہ گو تمنے اس خفیہ قتل کا حال نہین سُنا تھا تاہم یہ تو تم بخوبی جانتے
تھے کہ محل بادشاہی مین جانا خالی از خطر نہین ہے رام کشن نے کہا کہ اے جمیل
فی الحقیقت مجھکو تھوڑا سا خطرہ ہوا تھا اور مین اپنی بیوقوفی پر افسوس بھی
کرتا تھا۔ لیکن چونکہ بہت دور چلا آیا تھا اسلیے وہان سے واپس آنا مشکل تھا
یہ مجھکو معلوم تھا کہ اُس ضعیفہ کو کسی خاص مکان پر جانا منظور نہ تھا بلکہ مکان
کا پتہ دریافت کرنے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ اسی حیلہ سے مجھسے اور اُس سے
باتین شروع ہون چنانچہ پھر مین نے خیال کیا کہ چونکہ عورتین اس شہر کی
بوجہ پردہ نشینی کے باہر نہین نکلتی ہین اسلیے مجھکو بطور شوہر کے پسند کرنے کو
کسی بی بی نے بُلایا ہے ہیرا ناتھ نے ہنسکر کہا کہ اچھا فضول باتین چھوڑو
اور مطلب کی بات کہو رام کشن نے کہا کہ ایک باغ کے دروازے پر کشتی ٹھہری
مین اور وہ ضعیفہ کشتی سے اُتری اُسوقت اُس ضعیفہ نے مجھسے کہا کہ دیکھو
بہت ہوشیاری سے چلو کچھ شور نہو اس باغ مین ایک عمارت تھی اور ایک
دروازہ اُسکا دریا کے مقابل تھا۔ اور دوسرا پیچھے کی طرف چنانچہ وہ ضعیفہ
مجھکو پشت کے طرف والے دروازے پر لے گئی۔ اور اُسکا قفل کھولا مجھکو
اُسکے اندر لیجا کر ایک وسیع دالان مین جو قالین وغیرہ سے آراستہ تھا بٹھالا

اُس دالان مین آمنے سامنے دو دروازے تھے اُنمین سے ایک کے دروازے کے
پاس وہ ضعیفہ گئی اور وہان خوف زدہ ہوکر ٹھہر گئی اُسکی اِس حرکت سے مین نے
خیال کیا کہ شاید کوئی سانپ یا اور کوئی جانور وہان پڑا ہی جس سے وہ ڈر گئی
مگر جب مین نے وہان جاکر دیکھا تو ایک جوڑی جوتے کے سوا اور کچھ نہ تھا
جمیل نے کہا اِسکا مطلب مین نے سمجھا اُسکے یہ معنی ہین کہ جب شوہر اپنی
زوجہ کے پاس خلوت مین جاتا ہی تو وہ اپنا جوتا دروازے پر چھوڑ دیتا ہی تاکہ
کوئی شخص بغیر طلب کے وہان نہ آوے رام کشن نے کہا کہ وہان اسکا کوئی
موقع نہ تھا بلکہ وہان تو ایسی چیزین رکھی تھین کہ جنکو مین دیکھکر قہقہہ مارکر
ہنسنے والا تھا کہ اتنے مین دروازے کی کُنڈی ہلی کہ جس سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی
اُسکے اندر سے باہر آتا ہی مین خوش قسمت تھا کہ اُس ضعیفہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر
دوسرے دروازے مین ڈھکیل دیا اور باہر سے بند کر لیا جمیل نے پوچھا کہ پھر
وہ ضعیفہ تمھارے ساتھ رہی یا چلی گئی رام کشن نے کہا کہ مین اُس مکان
تاریک مین تنہا رہا اور اُسوقت مجھپر بہت خوف غالب تھا جمیل نے کہا کہ اگر
تم اِس راز سے واقف ہوتے تو تمھاری کیا حالت ہوتی۔ رام کشن نے کہا کہ
واقعی اگر مین اُس سے آگاہ ہوتا تو دو صورتین تھین یا وہان سے بھاگ جاتا
یا وہین مارے خوف کے جان نکل جاتی۔ غرضکہ مین چند لمحہ تک اُس مقام تاریک
مین رہا تھا کہ وہ دروازہ کھلا جہان جوتے رکھے ہوے تھے اور ایک آواز زور سے
آئی کہ اے گلچمن گلچمن کہان ہی کیون اپنا کام نہین کرتی اُسوقت مین ڈر گیا
کہ شاید یہ مالک مکان ہو کہین ایسا نہو کہ وہان آوے جہان مین بیٹھا تھا۔
جس مکان مین مین بند تھا اُسکے اندر ایک اور دروازہ تھا وہ کھلا اور ایک
ماہ طلعت زہرہ جبین اُسکے اندر سے نکلی مجھکو وہان دیکھکر وہ خود ہی چند

لمحہ تک متامل رہی لیکن آخر کار یہ کہتی ہوئی آگے کو بڑھی کہ یہ کون شخص یہان
بیٹھا ہی اور مجھسے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہان کیا کرتے ہو ان باتون کی آواز
سُنکر ایک اور ماہ پارہ نازک اندام اندر سے نکلی اُسوقت مین نے خیال کیا
کہ یہ دونون بیبیان آپسمین بہنین ہین مین نے مختصر حال اپنے آنے کا بیان کیا
تب وہ مجھکو حیرت سے دیکھنے لگین اور دروازے مین قفل لگا کر اُس کمرے
سے دوسرے کمرے مین لے گئین۔ وہان لیجا کر مجھسے کہا کہ اپنا قصّہ پھر بیان کرو
چنانچہ مین نے بپاس خاطر اُنکے پھر از سرنو اپنی داستان بیان کرکے اُنکو قند مکرر کا
مزہ دیا اُن بیبیون مین سے ایک کی عمر پندرہ[۱۵] برس کی اور دوسری کی عمر سترہ[۱۷] برس کی تھی

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	جوانی کی راتین مرادون کے دن

اُنکی خوبصورتی کی تعریف کرنے مین زبان ناطقہ لال ہی ہر ایک اُن مین سے
رشک ماہ آفت کا پرکالہ تھی پھر میری طرف دیکھکر کہا کہ تم ہمارے باپ کی
زوجہ **عشرت بانو** کے لیے بلائے گئے ہو لیکن چونکہ **گلچمن** اُس آواز سے
جو تمنے سُنی تھی ڈر گئی اس لیے اُس نے تمکو اس کمرے مین بند کر دیا جب
اُن بیبیون نے کہا کہ تم ہمارے باپ کی زوجہ کے لیے بلائے گئے ہو تو مجھکو
تعجب ہوا اور مین نے پوچھا کیا وہ تمھاری مان نہین ہی اُنھون نے کہا ہان
وہ ہماری سوتیلی مان ہی اور ہماری حقیقی مان کا انتقال ہو گیا اور **عشرت بانو**
کی عمر قریب تیس برس کے ہی مین نے اُنسے کہا اور قسم دی کہ دیکھو یہ راز
فاش نہونے پائے کیونکہ بحالت فاش ہونے راز کے مجھپر اور **عشرت بانو** اور
گلچمن پر تباہی آجاویگی بڑی بہن نے میری طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا کہتے ہو
اگر کوئی لاکھ روپے دیگا تب بھی ہم اس راز کو ظاہر نہ کرینگے۔ اور یہ بھی کہا کہ
اگر یہ راز فاش ہو جاویگا تو پھر ہم تمکو دیکھ بھی نہ سکینگے مین نے اُن گلرخون کا

نام دریافت کیا تو بڑی بہن نے اپنا نام ماہرو بیگم اور چھوٹی نے نازنین بیگم بتایا اور یہ بھی کہا کہ وہ ہمارا باپ تھا جسکی آواز تمنے سنی تھی اور اُسکا نام مدبرالدولہ ہی مین نے اُن سے پوچھا کہ اب مین پھر یہان کیسے آیا کرون گا تب ماہرو بیگم نے کہا کہ اس بات کے لیے کچھ فکر مت کرو گلچین تمھاری تابع ہی جو ہم کہینگے سو وہ کریگی اور عشرت بانو کی طرف سے بھی کچھ خطرہ مت کرو اگر اُسکو بھی تمھارا آنا معلوم ہوجاویگا تو وہ بھی اس راز کو فاش نہ کریگی جمیل نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ عورتین بہت ہوشیار تھین رام کشن نے کہا کہ بیشک مگر اُنکے خیالات کثیف اور فاسد بالکل نہ تھے اسپر ہرناتھ نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی آگ اور لکڑی پاس پاس ہو اور آگ لکڑی کو نہ جلاوے جمیل نے کہا کہ واہ کیا وہ حوران بہشتی تھین کہ اُنکے خیالات فاسد نہ تھے لیکن آگے کہو کہ کیا ہوا رام کشن نے کہا کہ میرا دل تو ماہرو بیگم پر مائل تھا بعد ازان مین نے اُنسے کہا کہ میرا ایک دوست بھی میرے ہمراہ ہی اگر اجازت ہو تو اُسکو بھی لے آؤن چنانچہ انھون نے منظور کیا اور اس امر کی اطلاع گلچین سے بھی کر دی چنانچہ ہم دونون شخص چودہ روز سے اِس شہر مین وارد ہین اور اس عرصہ مین ہم چھ یا سات مرتبہ اُن پری تمثالون سے مل چکے ہین مین اپنی نسبت تو یہ کہتا ہون کہ ماہرو بیگم میرے کشور دل کی مالک ہی بھائی مین تو کسی اور کے ساتھ شادی نہ کرونگا اور ہرناتھ نے کہا کہ مین اُس گلشن خوبی یعنی نازنین بیگم کی پرستش کرونگا کسی اور کے ساتھ بیاہ نہ کرونگا جمیل نے کہا کہ اِس قصہ سے آپ لوگون کو تعلق ہی اس لیے بیان کیا گیا ورنہ آپ مجھ جیسے اجنبی شخص سے مدبرالدولہ کے محل کا حال بیان نہ کرتے رام کشن نے کہا کہ ہم لوگون کو تو تعلق ہی لیکن تھوڑے عرصہ مین آپ کو بھی تعلق ہوا جاتا ہی گھبراؤ نہین پرسون ہم

اُن حورون کے پاس گئے تھے اور آج کے روز اُن سے ملنے کا وعدہ کر آئے تھے
مگر ہمنے سُنا ہی کہ ایک بی بی جو بہت خوبصورت ہی اور اس شہر مین اپنا ثانی
نہین رکھتی شاید ان دونون کی کوئی رشتہ دار ہی یا دوست وہ آج اُن سے
ملنے کے لیے آویگی اس لیے آج ہمارا وہان جانا اور اُن بیبیون سے ملاقات ہونا
مشکل معلوم ہوتا ہی کیونکہ اس مین راز کے فاش ہو جانے کا خطرہ ہی جمیل نے
مُسکرا کر کہا کیا اب تیسرے عاشق کی ضرورت ہی تاکہ سب ایک ساتھ عیش
کرین رام کشن نے کہا کہ اگر عاشق نہین تو محمودہ کا ایک طرحدار ساتھی
سہی جمیل محمودہ کا نام سُنکر پھڑک گیا اور بے ساختہ کہا کہ اللہ اللہ کیا اُس
زہرہ جبین کا نام محمودہ ہی واہ کیا پیارا نام ہی اور اُسکے پانے کے وہی لوگ
مستحق ہین جو اُسکے پہلو نشینی کے قابل ہین لیکن یہ تو بتاؤ کیا وہ بھی کسی وزیر
یا کسی حاکم اعلےٰ کی لڑکی ہی اگر ایسا ہی تو بھائی بڑا خوفناک امر ہی رام کشن
نے کہا کہ مین اتنا ہی جانتا ہون کہ اُسکا نام محمودہ ہی اور وہ خوبصورتی
اور نازک اندامی اور عشوہ گری مین لاثانی ہی اور یہ اشعار اُس کے
حسب حال ہین لا اعلم ؎ کیا شعاع حُسن اس خورشید رو کے تن پہ ہی ؎ پرتو
ایسا نور کا جو سارے پیراہن پہ ہی ؎ کیا تن نازک ہی جان کو بھی حسد جس
تن پہ ہی ؎ کیا بدن کا رنگ ہی تہ جسکی پیراہن پہ ہی ؎ مکھڑا تو اس غضب کا
انداز اس بلا کا ؎ کیا خاک مانگے پانی مارا تری ادا کا ؎ رام کشن نے کہا
کہ اے جمیل مین سچ کہتا ہون کہ جب سے تم ہمسے ملے ہو اُسوقت سے ہم دونون
یہ خیال کر رہے ہین کہ وہ تمھارے پہلو نشینی کے لایق ہی جمیل نے سوچ کر کہا
کہ خیر جو کچھ مقدر مین ہی وہ ہوگا اب مجھکو تمھارا کہنا بسر و چشم منظور ہی لیکن بھائی یہ
تو بتاؤ کہ وہان کب چلوگے رام کشن نے کہا کہ ہمکو چلنے مین کیا دیر ہی ابھی چلو

چنانچہ وہ جلسہ برخاست ہوا اور یہ تینوں دوست اُس قہوہ خانہ سے نکلکر روانہ ہوئے

دوسری داستان

پلا ساقیا بادۂ لالہ رنگ
کہ جی بیٹھے بیٹھے ہوا ہی تنگ
کہان تک کرون انتظار وصال
جدائی سے ہونے لگا تنگ حال
کئی جام بھر دے مئے وصل سے
اُٹھین زندگانی کے جلسے مزے

رام کشن اور ہرناتھ اور جمیل جب چلے تو راستہ مین بہت سے لوگون کو دیکھا کہ علیحدہ علیحدہ چلے جاتے ہین اُن مین سے اکثر پولیس کے اہلکار بھی بھیس بدلے ہوے خوفناک راز کے پتہ لگانے کے واسطے پھر رہے تھے تھوڑی تھوڑی دور پر چوکیداران پولیس پہرہ دینے کو کھڑے تھے اور بآواز بلند کہتے تھے کہ ای لوگو ہوشیار رہو اور علیحدہ علیحدہ مت چلو اس سے یہ خیال ہوا کہ شاید سلامتی جان اُسی حالت مین ہی کہ جب دو تین آدمی ساتھ چلین تنہا چلنا باعث خطر ہی۔ غرضکہ چلتے چلتے یہ لوگ دریا کے کنارے پہونچے وہان دیکھا کہ دو حبشی مع کشتی کے منتظر اُن لوگون کے بیٹھے ہوے ہین یہ لوگ اُس کشتی پر سوار ہوے اور تھوڑے عرصہ مین اُس عمارت کے قریب پہونچے جسکا کہ رام کشن نے ذکر کیا تھا کشتی سے اُترکر باغ کے دروازے پر پہونچے تو وہان گلچمن کو منتظر پایا گلچمن نے جو جمیل کو اُنکے ہمراہ دیکھا تو متحیر ہوکر آہستہ سے کہا کہ یہ تیسرا شخص کون ہی رام کشن نے جواب دیا کہ مین اپنے دوست کو لایا ہون اور اُسکی نسبت پہلے اُسسے گفت و شنید ہوچکی ہی اور ہاتھ بڑھاکر کہا کہ یہ لو اور کچھ معترض مت ہو۔ رام کشن نے ایک مالا ے مروارید گلچمن کو دیا اور ہرناتھ اور جمیل نے بھی اُسکو انعام دے کر

خوش کیا لیکن جمیل نے جو انعام دیا تھا وہ رام کشن اور ہرناتھ کے انعام سے کہین زیادہ تھا اور زیادہ انعام جمیل نے اس خیال سے دیا تھا کہ رام کشن اور ہرناتھ تو پہلے بھی آیا کیے ہین مگر مین پہلی ہی مرتبہ آیا ہون اس لیے زیادہ انعام دینا چاہیے۔ غرضکہ وہ ضعیفہ انعام کثیر پاکر بہت خوش ہوئی اور مکان کو لے چلی اور راستہ مین کہنے لگی کہ چشم بد دور کیا جوان طرحدار ہی اور کیا اچھا ساتھی اُن لوگون کا ہی جو اسکو اپنے ساتھ لائے ہین باغ مین جب یہ لوگ پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ درخت ہر قسم کے موقع مناسب پر لگے ہین اور پھولون کی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہی جس سے دماغ معطر ہوا جاتا ہی غرض کہ باغ مین سے گذرکر یہ لوگ مکان کے دروازہ پر پہونچے اور گلچمن کنجی سے دروازہ کھولکر اُنکو اندر لے گئی ہی اور دروازہ کو مقفل کردیا لیکن جب عشرت بانو کے کمرہ کے پاس پہونچی تو گلچمن نے گوشۂ چشم سے دیکھا کہ دروازہ پر جوتا تو نہین رکھا ہی اُسوقت جمیل کو ہنسی تو معلوم ہوئی تھی مگر ضبط کیا اس ضعیفہ نے میدان خالی پاکر تینون سے کہا کہ کمرہ کے اندر جاؤ جب یہ لوگ اُسکے اندر گئے تو اسکا اندرونی دروازہ کھلا اور اُس مین سے دو خوبصورت عورتین عجیب ناز و انداز سے باہر آئین ان نازنینون نے بھی تیسرے شخص کو دیکھکر تامل کیا۔ مگر قبل اسکے کہ رام کشن اور ہرناتھ کچھ کہین ماہرو بیگم اور نازنین بیگم سمجھ گئین کہ جس غرض کے واسطے تیسرا شخص آیا ہی جمیل نے اُن دونون کو بہت شائستگی سے سلام کیا رام کشن نے اپنی ماہرو بیگم اور ہرناتھ نے اپنی نازنین بیگم کو لپٹا لیا مگر یہ دونون ماہوش ایک شخص اجنبی کے سامنے اپنے عاشقون سے بے تکلف ہوکر باتین نہ کرسکین تب رام کشن نے ماہرو بیگم کے کان مین اور ہرناتھ نے نازنین بیگم

اُکے کان مین کچھ کہا اس پر وہ بت سیمین تن مثل طاؤس بصد ناز و ادا اپنی جگہ سے
اُٹھین اور جمیل سے کہا کہ تم بڑے خوش قسمت ہو اچھے وقت پر آئے اس کفش خانہ
کو اپنا ہی گھر تصور کرو مصرعہ بیا بیا و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ۔ ہماری بہن محمودہ
بھی یہان موجود ہی وہ تمھاری ملاقات سے بہت خوش ہوگی۔ اس کمرہ مین آپ
جائیے تینون شخصون کا ایک ہی کمرہ مین رہنا خالی از تکلف نہین ہے جمیل بلا تامل
اُس کمرہ مین گیا۔ محمودہ نے جو ایک شخص اجنبی کو آتے دیکھا تو ایک چیخ ماری
اسواسطے کہ اُسنے سواے اپنے چچا مدبر الدولہ کے اور کسی مرد کی صورت ابتک ہان
نہین دیکھی تھی یہ چیخ کی آواز دونون بہنون نے اور رام کشن اور ہرناتھ نے بھی
سُنی مگر اور کسی نے نہین سُنی کیونکہ گلچمن اُن لوگون کو پہونچا کر چلی گئی تھی اور
ماہرو بیگم نے دروازہ مین قفل دے دیا تھا۔ اُن دونون بہنون نے تھوڑے عرصہ
تک محمودہ کے کمرہ مین جمیل کو رہنے دیا تاکہ وہ اپنا حال محمودہ سے بیان
کرے اور یہ بھی کہدے کہ باہر کے کمرہ مین دو اور شخص میرے ساتھی بھی موجود ہین
کیونکہ ابتک محمودہ کو اس راز کا علم نہ تھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد یہ سب لوگ بھی
اُس کمرہ مین گئے اور دیکھا کہ نوجوان جمیل محمودہ کے قدمون پر سر رکھے ہوے
ہی اور اُسکی منت و سماجت کر رہا ہی اور محمودہ فرش مکلف پر گردن جھکائے
بیٹھی ہی رام کشن اور ہرناتھ کو جب اُسنے آتے دیکھا تو نگاہ شرم آلود سے
اُنکی طرف نظر کی اور کچھ تعجب نہ کیا جس سے اُنکو معلوم ہوا کہ جمیل نے اُنکا
حال اُس سے بیان کر دیا اور اُسکو راضی کر لیا ہی جمیل نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کچھ کان
مین کہا جس سے محمودہ کو تقویت ہوئی رام کشن اور ہرناتھ نے اچھی طرح سامنے
محمودہ کے آکر سلام کیا۔ تو محمودہ نے جواب سلام کا دیا اور ماہرو بیگم اور
نازنین بیگم کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو خدا کی قسم مجھکو تو انھون نے ڈرا دیا

یہ سنکر وہ دونوں بہنیں ہنسنے لگیں جب یہ سب عاشق و معشوق اسی کمرہ میں یکجا ہوے تو اُنھوں نے کہا کہ آؤ اُس بڑے کمرہ میں بیٹھیں یہ کمرہ چھوٹا ہی اور نشست کے لائق نہیں ہی چنانچہ وہ سب وہان گئے اور ہر عاشق اپنے معشوق سے سرگرم گفتار ہوا۔ اس کمرہ میں قالین وغیرہ کا فرش مکلف بچھا تھا اور گاؤ تکیے جابجا موقع مناسب پر رکھے تھے اور جس قدر سامان امارت ضروری تھا وہ اُس کمرہ میں موجود تھا ماہرو بیگم کے بال کالے چہرہ جیسے ماہ منور۔ رخسارہ نرم نرم و قد لنبا تھا نازنین بیگم کے بال بھورے چہرہ جیسے ماہ چہاردہم۔ رخسارہ جیسے گلاب کا پھول اُن دونوں کے سینہ پر دو سیب ایسے تھے کہ جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ انکا زمانۂ لڑکپن ختم ہو گیا ہی۔ آنکھیں دونوں کی سیاہی مائل جادو سے بھری تھیں۔ دانت کیا تھے گویا یاقوت میں موتی جڑے تھے اسی طرح شوخی اور چالاکی میں بھی وہ دونوں فرد تھیں اور ممکن نہ تھا کہ جو دیکھے وہ تیر نگہ کا زخمی نہو لا اعلم ؎ غضب ہی آفت جان ہی ابھی سے تو لڑکپن میں ؛ قیامت کوٹ کے حق نے بھری ہی تیری چتون میں ؛ محمودہ کا یہ حال کہ کاکلیں سیاہ کندھوں پر پڑی تھیں۔ آنکھیں نشۂ شراب نوجوانی سے مست بشیشۂ عشاق کو چکنا چور کرنے والی۔ بقول شخصے کہ ؎

دل شیشہ و چشمان تو ہر لحظہ برندش	مستند نگہدار مبادا بشکنندش

ابرو مثل کمان۔ گردن دراز۔ اور اسپر بوٹا سا سر۔ پستان جیسے سیب۔ چہرہ کا رنگ جیسے رنگ گلاب قد موزون نہ چھوٹا نہ لنبا۔ دانت گویا موتیوں کی لڑی تھے۔ غرض کہ ایک طرف رام کشن اپنی خوش دامعشوقہ یعنی ماہرو بیگم کے ساتھ سرگرم گفتار تھا۔ اور ایک طرف ہرنا تھ اُس غارت گر دین و ایمان یعنی نازنین بیگم سے مصروف بہ بوس و کنار تھا۔ اور ایک طرف جمیل

جسکی طرحداری پر محمود ہ مفتون ہوچکی تھی اُس گل خوبی کو آغوش مین لیے بیٹھا تھا۔ ان تینون معشوق اور عاشق مین ایسی صحبت گرم ہوئی کہ اُنکو دنیا وما فیہا کی خبر نہ رہی اور نہ اس بات کا خیال رہا کہ مسلمانون مین پردہ کی سخت تاکید ہے لہذا کسی شخص کے زنانخانہ مین زیادہ دیر تک نہ ٹھہرنا چاہیے۔ یہان پر مدبرالدولہ کا حال مختصر طور پر بیان کردینا ضرور ہے کہ یہ کون شخص اور کس قسم کا آدمی تھا۔ واضح رہے کہ اُسکی عمر گو پچاس یا ساٹھ برس کی تھی تاہم وہ بہت قوی آدمی اور طریقہ اسلام کا بہت پابند تھا۔ چونکہ اُسکو فوجی معاملات مین بہت تجربہ تھا اس لیے وہ اعلیٰ حاکم فوج کا تھا جس مقام مین یہ تینون عاشق اور معشوق یکجا تھے وہ۔ وہ مقام تھا کہ جہان موسم گرمی مین بادشاہی خاندان کی عورات آکر رہا کرتی تھین اور چونکہ وہان خادم وغیرہ کی بہت کثرت نہوتی تھی اسلیے گلچین کا زیادہ اختیار رہتا تھا۔ اور جو وہ چاہتی تھی کرتی تھی مگر مستقل سکونت جہان ان عورات کی رہتی تھی وہان بوجہ کثرت خادمان کے اس طرح بیرونی شخص کا گذر نہین ہوسکتا تھا۔ غرضکہ یہ صحبت دو تین گھنٹہ تک گرم رہی اور اتنے عرصہ مین جمیل محمودہ سے بے تکلف ہوچلا تھا۔ کہ فلک ناہنجار کو ان عاشق اور معشوق کا وصل نہ بھایا۔ بقول میر حسن ؎ یہ دو دل کو یکجا بٹھاتا نہین ✽ کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ✽ اور یہ کرشمہ دکھایا کہ اتفاقاً دستک کی آواز دروازے پر سُنائی دی جسکے سُننے سے ماہرو بیگم اور نازنین بیگم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور خوف زدہ ہوکر کہا کہ ابا جان آگئے محمودہ نے کہا کہ بیشک چچا جان آگئے اور یہ کہکر جمیل سے لپٹ گئی اور کہا کہ للہ مجھے بچاؤ۔ اُسوقت جمیل نے ایک آہ سرد کھینچی اور یہ شعر پڑھا لا اعلم ؎ نہ آیا اس فلک کو اور کچھ آیا تو یہ آیا ✽ گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجران کا ✽ دستک کی آواز برابر آئے گئی

یہانتک کہ جب دروازہ کھُلنے مین دیر ہوئی تو مدبرالدولہ نے چلاکر کہا
کہ اگر دروازہ جلد نہ کھُلے گا۔ تو مین اس کو توڑ ڈالونگا جمیل نے کہا کہ
ای یار رو دیکھیے اِسکا نتیجہ کیا ہوتا ہی لیکن بالفعل ہمکو کوئی صورت بچاؤ
کی کرنا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ کوئی بہانہ کرین تاکہ اورون پر کوئی الزام
نہ آوے رام کشن نے کہا کہ تم نے خوب تدبیر بتائی اچھا مین ایک بہانہ کرونگا
ہر نا تھہ نے بھی جمیل کی رائے پسند کی مدبرالدولہ دستک دیتا رہا اور
قریب تھا کہ دروازہ توڑ ڈالے کہ رام کشن نے جاکر دروازہ کھول دیا۔
جون ہی رام کشن نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک خدمتگار کے
ہاتھ مین چاندی کی لالٹین ہی اور مدبرالدولہ دروازہ پر مع چھہ حبشیون
کے کھڑا ہی اُن حبشیون مین سے دو وہ حبشی تھے جو ہماری کشتی کو کھیکر لائے
اور ہمارے آنے سے آگاہ تھے دروازہ کھلتے ہی مدبرالدولہ تو جلدی مین
اندر کی طرف بڑھا اور رام کشن کی طرف مخاطب نہوا اُسوقت رام کشن
نے موقع پاکر اشارہ سے اُن دونون حبشیون سے کہا کہ اگر تم نے اس
راز کو فاش نہین کیا ہی تو مین بھی راز کو فاش نہ کرونگا اُنھون نے
اشارہ ہی مین جواب دیا کہ نہین ہمنے تمھارا راز فاش نہین کیا ہی اسی
اثنا مین مدبرالدولہ شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لیے ہوے رام کشن کیطرف
آیا تب رام کشن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای جناب اگر آپ مناسب جانین
تو مار یے لیکن بغیر ہمارے حال کے سُننے کے ہمارا مارنا ایسا ہوگا کہ گویا
کسی بے ہتھیار والے کو مارا اور گو میرے پاس پیش قبض موجود ہی تاہم یہ
مجھسے بعید ہی کہ مین اپنی محبوبہ ماہر و بیگم کے باپ پر ہاتھ اٹھاؤن چونکہ
مدبرالدولہ شجاعت پسند آدمی تھا رام کشن کی اس قدر دلیری

دیکھکر ہاتھ روک لیا اور نگاہ قہر آلود سے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ اسکو گرفتار
کرو پھر بحکم مدبر الدولہ حبشیون نے اُسکو گرفتار کیا اور پیش قبض چھین لیا
رام کشن نے خوشی سے اُسکو دے دیا مدبر الدولہ اُسکو ساتھ لیکر دوسرے
کمرہ مین گیا بمجرد اُسکے وہان پہونچنے کے ماہرو بیگم اور نازنین بیگم اُسکے
قدمون پر گر پڑین اور یہ کہا کہ ہمارے اوپر رحم کیجیے ہم بے گناہ ہین محمودہ بھی
بہت خوف زدہ تھی اور مارے ڈر کے اُسکے مُنھ سے آواز نہ نکلتی تھی مدبر الدولہ
نے جمیل اور ہرناتھ کی طرف اشارہ کرکے حبشیون سے کہا کہ ان کے ہتھیار
چھین لو جمیل نے کہا کہ جناب والا آپ اس قدر جبر کیون روا رکھتے ہین ہم اپنی
خوشی سے دیے دیتے ہین ہرناتھ نے بھی کہا کہ جناب ہم غلطی سے یہان آئے
اور اس بلا مین مبتلا ہوے اگرچہ بے گناہ ہین مگر اب آپ کے رحم کے امیدوار ہین
چاہے مارئیے چاہے جان بخشی کیجیے یہ کہا اُن دونون نے ہتھیار دے دیے
رام کشن نے کہا کہ اگر آپ چند لمحہ توقف فرمائین اور ہمارا قصہ سنین تو آپ کو
معلوم ہوگا کہ اِس امر مین سارا قصور ہمارا ہی اور آپ کی لڑکیان اور بھتیجی
بے گناہ ہین مدبر الدولہ نے کہا کہو کیا کہتے ہو رام کشن نے کہا کہ مین اور یہ
میرے دونون دوست امیر آدمیون کے لڑکے ہین اور سیر کرنے کی غرض سے
اس شہر مین آئے ہین آج کے روز پھرتے پھرتے آپ کے باغ کے دروازے
پر پہونچے اور اُسکو کھلا ہوا دیکھا مدبر الدولہ نے کہا کہ کون دروازہ کھلا تھا
رام کشن نے کہا کہ اِدھر ایک دروازہ تھا - مدبر الدولہ نے کہا کہ اچھا آگے
چلو پھر رام کشن نے کہا کہ جب ہم باغ مین آئے اور اُسکو پر فضا پایا - اور وہان
کسی کو نہ دیکھا تو آگے بڑھے اور سیر کرتے اس محلسرا کے دروازے پر پہونچے
چونکہ ہم لوگ بہت تھک گئے تھے اور تشنگی بشدت معلوم ہوتی تھی اِس لیے

جب دروازہ کھلا دیکھا تو دل مین خیال کیا کہ چند لمحہ یہان آرام کرلین پس یہ
خیال کرکے اندر محل کے داخل ہوے مدبرالدولہ نے کہا کہ کون دروازہ کھلا تھا
رام کشن نے کہا کہ اس لین مین ایک دروازہ کھلا تھا مدبرالدولہ نے کہا کہ
اچھا آگے چلو رام کشن نے کہا گو ہرنا تھ اور جمیل نے مجھکو منع کیا تھا کہ غیر کے
مکان مین نہ جاؤ لیکن مین نے نہ مانا۔ اور یہ خیال کرکے کہ تھوڑا پانی پینے اور
چند لمحہ آرام لینے کے واسطے کسی کے مکان مین ٹھہرنا باعث الزام نہین مکان
کے اندر چلا آیا اور ہرناتھ اور جمیل بھی میرے ساتھ مجبوری آئے کیونکہ ہمنے
عہد کیا تھا کہ اپنی تمام سیر مین ایک دوسرے سے جدا نہونگے اس لیے کہ ہم
اُس خفیہ قتل کا حال سُن چکے تھے۔ بعد ازان مدبرالدولہ نے کہا کہ پھر کیا ہوا
تب رام کشن نے کہا کہ مین مکان کے اندر آیا اور ایک کمرے کا دروازہ
کھولکر اُسکے اندر گیا اور یہ دونون دوست بھی مجبوری میرے ساتھ اندر آئے
جبکہ ہم اس کمرہ مین آئے تو ان بیبیون کو بیٹھا پایا۔ ہمکو دیکھکر پہلے تو یہ بیبیان
ڈرین اور پھر خفا ہوکر کہا تم کون ہو یہان سے چلے جاؤ مگر ہم اُنکی صورت زیبا
دیکھکر اس قدر خود رفتہ ہوگئے۔ کہ پھر ہمارا وہان سے لوٹنا مشکل ہوا۔ جب
ان بیبیون نے دیکھا کہ خفا ہونے سے کام نہین چلتا تو ہمسے بمنت کہا کہ یہان سے
چلے جاؤ۔ مگر ہمارے کشور دل پر تو شہنشاہ عشق کا پورا پورا تسلط ہوگیا تھا
ہمسے کب ممکن تھا کہ ہم وہان سے چلے آتے اُسوقت ہم تینون نے یہ عہد کیا کہ
جس شخص کی اجازت اس بارے مین درکار ہو اُسکی رضامندی سے ہم
تینون ضرور ان تینون بیبیون کے ساتھ بیاہ کرینگے اور یہ باتین ہورہی تھین کہ حضور
نے دروازے پر دستک دی بس آگے آپ کو بخوبی حال معلوم ہو رام کشن نے یہ
بیان اس طرح سے کیا تھا کہ جس سے معلوم ہوا کہ واقعی سب سچ ہے چنانچہ بعد سننے

اس سب کیفیت کے مدبر الدولہ نے تو اُسکی راستی کی نسبت غور کرنا شروع کیا
اور ادھر ان تینوں بیبیوں نے اپنے دل مین خیال کیا کہ رام کشن کیسا دلیر ہی کہ
ہمارا اور اپنے دوستوں کا کل الزام اپنی گردن پہ لے لیا ہی مدبر الدولہ نے
رام کشن کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی اُس نے جواب دیا کہ اس
ناشاد کا نام رام کشن ہی اور میرا باپ ایک بڑا دولتمند آدمی ہی اور مین
متوطن شہر دہلی کا ہون۔ بعد ازان ہرناتھ کی طرف پھر کر پوچھا کہ تمھارا کیا نام
ہی اُس نے کہا کہ حضور میرا نام ہرناتھ ہی اور میرا باپ ملک التجار ہی اور
لکھنؤ کا باشندہ ہون اسی طرح جمیل سے مخاطب ہوا اور اُس نے جواب دیا
کہ میرا نام جمیل ہی میرا باپ صوبہ الہ آباد کا حاکم تھا۔ اُسکی وفات کے بعد
کل دولت میرے ہاتھ آئی اور وہ سب محمودہ کی نذر ہی مدبر الدولہ
نے تھوڑی دیر تامل کرکے ماہرو بیگم کی طرف تیز نگاہ سے دیکھا اور غلامون
کی طرف اشارہ کیا اُنھون نے اُس رشک حسین کو گرفتار کر لیا ماہرو بیگم
نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اپنے عاشق کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای والد بزرگوار
آپ یہ کیا کرتے ہین رام کشن نے کہا جو کچھ سزا آپ تجویز فرما دین اُس کا
مستوجب مین ہون نازنین بیگم نے رو کر کہا کہ بابا جان آپ پر رحم فرمائیے
محمودہ نے چشم نرگسین سے مدبر الدولہ کی طرف دیکھا اور آہستہ سے
کہا کہ اگر یہ ظلم بیجا آپ ہم ناکردہ گناہون پر روا رکھینگے تو آپ کو پھر خوشی
دیکھنی نصیب نہوگی ہرناتھ اور جمیل بھی کچھ کہنے والے تھے کہ مدبر الدولہ
نے کہا کہ چپ رہو مدبر الدولہ نے کہا کہ سنو صاحب مین نے تمھارا بیان
بخوبی سنا یہ محل سرائے شاہی ہی اس مین کسی غیر شخص کا آنا جرم ہی اے رام کشن
تیرے ہی بیان سے ثابت ہی کہ تو خود آیا اور ان دونون اپنے دوستون کو

لایا اور تو ہی ان سب کے عوض مارا جائیگا رام کشن نے بہت خوشی سے
کہا کہ واہ واہ کیا اچھی بات ہو اگر ایسا ہو بشرطیکہ آپ سب کو چھوڑ دین
ماہرو بیگم باپ کی طرف دیکھکر رونے لگی تب مدبر الدولہ نے کہا کہ مین سبکو
چھوڑ دونگا لیکن ای لڑکی تجھکو بغیر سزا دیے ہوے نہ چھوڑونگا کیونکہ تو سب
مین بڑی تھی جس وقت یہ لوگ اندر مکان کے آئے اُسوقت تو نے نوکرون کو
کیون نہ آواز دی اور اُنکو کیون نہ نکلوا دیا بخلاف ایسا کرنے کے تو نے اُنکو
یہان ٹھہرنے دیا اور ناموس مین رخنہ ڈالا پس تو اپنے اور اپنی بہنون کے
قصور کی ذمہ دار ہو اور رام کشن اپنے دوستون کے قصور کے عوض مستوجب
سزا ہو رام کشن نے کہا کہ حضور آپ نے تو سب کو چھوڑ دینے کا وعدہ کیا تھا
مدبر الدولہ نے کہا ای رام کشن کیا تو جانتا ہو کہ مین اپنی لڑکی کو مار ڈالونگا
سو نہین صرف بطور تنبیہ کے تجھکو اُسکے سامنے مارونگا جب مدبر الدولہ نے
یہ کہا تو ماہرو بیگم اور نازنین بیگم اور محمودہ ڈر سی گئین اور ماہرو بیگم
تو اپنے باپ کے قدمون پر گر پڑی ہوتی مگر غلامون نے اُسکی مشکین باندھ لی
تھین اسوجہ سے مجبور رہی جمیل نے مدبر الدولہ سے کہا کہ اگر آپ کی راے
رام کشن کے قتل پر مستحکم ہو تو مجھے اس قدر اجازت دیجیے کہ آخری وقت مین
چند باتین اُس سے کر لون مدبر الدولہ نے کہا اسکا مضائقہ نہین مگر جلدی کر
تاکہ مین اِس قضیہ کو جلد پاک کرون جمیل رام کشن کے پاس آیا اور اپنی
انگوٹھی اُتار کر اُسکی اُنگلی مین پہنا دی اور کہا کہ خوش ہو مدبر الدولہ صرف
ڈرانے کے واسطے ایسی سختی کر رہا ہو تم کو قتل نہ کریگا بلکہ آخر کار معاف کر دیگا
لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ دگرگون ہو تب اس انگوٹھی کو دکھلا کر اُسکا
نام بتانا جس نے تمکو وہ دی ہو اور تب اُسکا اثر دیکھنا جسوقت جمیل یہ

باتین رام کشن سے کہ رہا تھا تو اور لوگون نے یہ خیال کیا کہ جس طرح دوست
ایسے نازک وقت مین باتین کیا کرتے ہین ویسی ہی باتین وہ بھی کر رہا ہی لیکن
محمودہ نے انگوٹھی انگلی سے آتارتے ہوے اور رام کشن کو دیتے ہوے دیکھا تھا
اسوجہ سے وہ سمجھ گئی کہ ابھی بالکل یاس نہ کرنی چاہیے اسی طرح ہرناتھ بھی
رام کشن سے بغل گیر ہوا اور کہا کہ اے بھائی رام کشن مایوس نہ ہو اور خدا پر
بھروسہ رکھو مدبرالدولہ نے کہا کہ بس ہٹو اب زیادہ دیر مت کرو۔ یہان جو کچھ
واقعہ گذرا اُسکو گلچین نے اندرونی کمرہ سے بخوبی دیکھا اور چونکہ اُسکو بھی اِس
معاملہ سے تعلق تھا اس لیے وہ متردد تھی کہ دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے
لیکن جب رام کشن نے ایک قصہ ضمنی بیان کیا تو کچھ اُسکو اطمینان ہوا
اور وہان سے اُٹھکر عشرت بانو کے کمرہ مین جو مدبرالدولہ کی بی بی تھی
چلی گئی بعد ازان مدبرالدولہ ماہرو بیگم اور رام کشن کو حبشیون کے
حلقہ مین کرکے لے چلا اور ہرناتھ اور جمیل سے بھی کہا کہ تم بھی ساتھ آؤ
چلتے وقت جمیل نے محمودہ کو اور ہرناتھ نے نازنین بیگم کو حسرت کی
نگاہ سے دیکھا اور یہ شعر پڑھا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ؛
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ؛ جب ان دونون کو گرفتار داشتون
کے کمرہ کا دروازہ بند کیا گیا۔ تو محمودہ نازنین بیگم سے لپٹ گئی۔ اور
کہا بہن تم ماہرو بیگم کی طرف سے نا امید مت ہو اللہ کی قسم امید قوی ہے
کہ وہ بچ جائے نازنین بیگم نے تعجب آمیز خوشی سے کہا کہ بہن محمودہ
اِس کلمہ سے تمھاری کیا مراد ہے کیسی امید تب محمودہ نے کہا کہ ماہرو بیگم
کا عاشق مارا نہ جائیگا اور اُسکی جان بچ جائیگی نازنین بیگم نے ہاتھ
ملکر کہا آہ یہی تو مشکل ہے کیسے اُسکی جان بچے گی محمودہ نے کہا کہ جو مین

کہتی ہون اُس کو یقین جانو کیونکہ جمیل نے رام کشن کی اُنگلی مین ایک طلسمی انگوٹھی پہنا دی ہی جسکی وجہ سے اُسکی جان بچ جائیگی۔

تیسری داستان

مدبرالدولہ وغیرہ سب لوگ زینہ سے اُترکر نیچے کے مکان مین گئے اور ہرناتھ اور جمیل سے وہان کہا کہ ہمارے ساتھ آؤ تھوڑی دور جاکر مدبرالدولہ نے ایک دروازہ کھولا اور ان دونون کو کمرہ مین لیجاکر کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین آتا ہون تب تم کو دکھاؤن گا کہ تمھارا دوست کس طرح مارا جاتا ہی اور قبل اِسکے کہ تم کو رخصت کرون تم کو بھی کچھ مزہ یہان آنے کا چکھاؤنگا تاکہ پھر یہان آنے کا قصد نہ کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ میرے چلے جانے سے تمھاری جانبری ہوگی مین اپنے خادم یہان چھوڑے جاتا ہون وہ شمشیر برہنہ لیے ہوے تمھاری حفاظت کرینگے یہ کہکر مدبرالدولہ کمرہ کا دروازہ باہر سے بند کرکے چلا گیا اور جمیل اور ہرناتھ کمرے مین تنہا رہ گئے ہرناتھ نے جمیل سے کہا کہ مدبرالدولہ ہم سے کچھ فریب تو نہ کریگا جمیل نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہرناتھ نے پوچھا کہ رام کشن نے کچھ تم سے کہا تھا کہ امید جانبری کی ہی جمیل نے کہا وہ امید تو مین نے دلا دی ہی ہرناتھ نے حیرت سے پوچھا کہ تم کیسے امید دلا سکتے ہو تم بھی تو یہان مثل قیدیون کے ہو جمیل نے کہا کہ ہان یہ سچ ہی مگر جن وسائل سے ہمارے کریم دوست رام کشن کی جان بچے گی اُنھین وسائل سے میری اور تمھاری بھی جان بچ جاویگی ہرناتھ نے متعجب ہوکر پوچھا کہ وہ وسائل کیا ہین جمیل نے کہا کہ وہ صرف ایک انگوٹھی ہی جو مین نے

رام کشن کے ہاتھ مین پہنادی ہی اور اُس سے اُسکی جان بچے گی۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مدبرالدولہ واپس آیا اور اُسکے ساتھ رام کشن اور ماہرو بیگم تھے اُنکی مشکین بندھی ہوئی تھین اور دو حبشی اُن پر تعینات تھے اور چار حبشی ہمرنا تھا اور جمیل کی حفاظت کے لیے متعین کیے گئے تھے مدبرالدولہ شمشیر برہنہ لیے رام کشن اور ماہرو بیگم کے درمیان مین چلا تاکہ دونون کچھ باتین نہ کر سکین ایک غلام تو رام کشن پر متعین تھا اور دوسرا ماہرو بیگم کی حفاظت کرتا تھا لیکن اب تک ماہرو بیگم کو اُس واقعہ کی مطلق خبر نہ تھی جو جمیل اور رام کشن مین ہوا تھا۔ اور نہ اُمید اُسکو تھی کہ رام کشن کی جانبری ہوگی ۔ غرضکہ باغ مین ہوکر اُس مقام پر پہونچے جہان سے یہ لوگ کشتی پر سوار ہوکر یہان آئے تھے اُس وقت بھی ماہرو بیگم اپنے عاشق کی سلامتی کے واسطے اپنے باپ سے کہنا چاہتی تھی مگر خوف کے سبب سے کچھ کہہ نہ سکتی تھی وہ ایسی ازخود رفتہ تھی کہ گویا ایک خواب خوفناک دیکھ رہی تھی مگر جب اُس نے دیکھا کہ مین تو کشتی مین سوار دریا کے بیچ مین ہون تو وہ سمجھی کہ شاید مدبرالدولہ اسی دریا مین میرے عاشق کو مار کر ڈال دیگا یہ خیال کرکے اُسنے دریا مین کودنا چاہا مگر حبشی نے اُسے پکڑ لیا ماہرو بیگم نے اپنے باپ کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے والد بزرگوار اب اس جوان پر رحم کیجیے اور اسکو چھوڑ دیجیے مدبرالدولہ نے جھڑک کر جواب دیا کہ بس خاموش رہ اُس کی جانبری نہین ہوسکتی رام کشن نے کہا کہ جناب والا مین نے اپنے واسطے تو نہ پہلے کہا تھا اور نہ اب کہتا ہون۔ ہان اس ماہرو بیگم بے گناہ کے واسطے پھر عرض کرتا ہون کہ اُس پر رحم کیجیے کیونکہ صفت رحم کرنے کی جو انسان مین خدا نے دی ہی وہ اور صفات سے اولیٰ ہی

اور رحم کرنے والا دین و دنیا دونون مین ہمیشہ خوش رہتا ہے اور اگر
ماہرو بیگم کے ساتھ میری بھی جان بخشی ہو جائیگی تو مین قسم کھاتا ہون کہ
پھر اس شہر اکبرآباد کی طرف رُخ بھی نہ کرونگا مدبرالدولہ نے کہا کہ بعض
اوقات رحم کرنا مناسب نہین ہوتا اور اب تیری جانبری نہین ہوسکتی
اب جو کچھ تجھکو اخیر وقت مین کہنا ہو وہ کہہ لے کیونکہ چند لمحہ مین تو مارا جائیگا
مدبرالدولہ نے اُس وقت ایک حبشی کو اشارہ کیا اور اُسنے کشتی مین
سے ایک بورہ اُٹھایا تب ماہرو بیگم نے رونا شروع کیا اور قریب تھا
کہ اُسکو غش آجائے مگر رام کشن نے کہا کہ گھبراؤ نہین ابھی امید باقی ہے
رام کشن نے مدبرالدولہ سے کہا کہ اب اخیر مرتبہ ہے کہ مین آپ سے رحم کا
خواستگار ہون مگر مدبرالدولہ نے حسب سابق کہا کہ بس اب خاموش
رہو جانبری نہین ہوسکتی ہے تب رام کشن نے کہا کہ اچھا آپ تو رحم
کرتے ہی نہین مگر یہ انگوٹھی جو میرے ہاتھ کی اُنگلی مین ہے اُسکو دیکھ لیجیے
مدبرالدولہ نے کہا کہ یہ کیا واہیات بات ہے اور یہ کیسی لغو خواہش اس
آخری وقت مین تو کرتا ہے لیکن اگر تیرا اصرار اسی بات پر ہے تو لاؤ
دیکھین کیسی انگوٹھی ہے غرضکہ مدبرالدولہ نے دیکھا کہ دونون ہاتھون
کے بیچ کی انگلیون مین وہ دو انگوٹھی پہنے ہوے ہے ایک اُنمین سے ہیرے
کی ہے اور دوسری پر کچھ نقش کندہ ہین مدبرالدولہ نے جیسے ہی اُس
نقش کو دیکھا تو اُسکو از حد تعجب ہوا رام کشن نے خیال کیا کہ میرے
دوست جمیل نے جو انگوٹھی مجھکو پہنا دی ہے اُسکا یہ فعل بے سود نہوگا
بلکہ ضرور کوئی فائدہ اُس سے مترتب ہوگا مگر ماہرو بیگم حیرت مین تھی
کہ یہ انگوٹھی کیسے باعث مخلصی ہوگی مدبرالدولہ نے دوبارہ اُس انگوٹھی

کو دیکھا اور حیرت مین تھا کہ کیا کرون کچھ سمجھ مین نہین آتا آخرش رام کشن سے اُسنے پوچھا کہ یہ انگوٹھی تیرے پاس کہان سے آئی رام کشن نے کہا کہ میرے دوست جمیل نے مجھکو دی ہی۔ مدبر الدولہ تھوڑی دیر تو متحیر رہا اور پھر کہا کہ اے رام کشن سچ بتا کہ جمیل سے تیری کب کی ملاقات ہی اور کہان ملاقات ہوئی تھی رام کشن نے کہا کہ مین اور ہرناتھ اسی شہر کے قہوہ خانہ مین بیٹھے تھے وہان جمیل بھی آیا اور وہین اُس سے چند گھنٹہ ہوے کہ ملاقات ہوئی مدبر الدولہ نے پھر چند لمحہ تامل کیا اور ایک غلام کو اشارہ کیا کہ رام کشن اور ماہرو بیگم کی مشکین کھول دے چنانچہ ایسا ہی ہوا مدبر الدولہ نے پھر رام کشن سے پوچھا کہ کیا جمیل کا حال اُس سے زیادہ اور کچھ نہین معلوم ہی رام کشن کو بھی اس انگوٹھی کے اثر سے حیرت ہوئی اور مدبر الدولہ سے کہا کہ سوا اسکے مین کیا کہہ سکتا ہون کہ آپ نے مجھپر اور اپنی لڑکی پر رحم فرمایا مدبر الدولہ نے کہا کہ یہ ایک عجیب واقعہ ہی کہ میرا دل خود بخود تیرے چھوڑ دینے کو چاہتا ہی ماہرو بیگم نے کہا کہ بابا جان مین آپ پر قربان آپ نے تو بڑا رحم فرمایا اور اس شخص کو مخلصی دی جسکی جان کو مین اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتی ہون اور اس لیے مین آپ کی شکر گذار ہون مدبر الدولہ نے کہا کہ خدا اور رسول کی قسم مین ہرگز جان بخشی نہ کرتا لیکن مجھے نہین معلوم کہ مین نے ایسا کیون کیا۔ اب جمیل سے پوچھون دیکھون وہ کیا حال اپنا بیان کرتا ہی یہ کہکر اُسنے غلامون کو حکم دیا کہ کشتی محل سرا کی طرف لے چلو چنانچہ کشتی اب محلسرا کی طرف چلی

یہان سے تو قصہ کو چھوڑا یہان	سنائون مین دو غمزدون کا بیان

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مدبر الدولہ رام کشن اور ماہرو بیگم کو

کشتی مین سوار کرکے دریا مین لے گیا تھا اور ہرناتھ اور جمیل کو ایک کمرہ
مین بند کر گیا تھا اور چند غلامون کو ان گرفتاران بلا کی محافظت کے لیے
متعین کر گیا تھا اور یہ بھی واضح رہے کہ اُس کمرہ کو مدبرالدولہ مقفل
کر گیا تھا۔ اور کنجی اس خیال سے لے گیا تھا کہ نازنین بیگم اور محمودہ ان
دونون کو چھوڑ نہ دین۔ مگر یہ اُسکو خبر ہی نہ تھی کہ یہان گلچمن عیار طرار
کے پاس دوسری کنجی موجود ہی یہ دونون بیچارے مصیبت کے مارے
کمرہ مین بیٹھے تھے کہ اُنکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص قفل کھول رہا ہی جب قفل
کھُلا تو وہی بڈھی عورت یعنے گلچمن اندر آئی اور ایک طرف کی طرف
اشارہ کرکے کہا کہ وہان میرے ساتھ چلو جمیل نے کہا کہ اگر بخیال آزادی
دینے کے مجھکو لیے چلتی ہو تو جب تک میرا دوست ہرناتھ آزادی نہ پاویگا
مین یہان سے نہ جاؤنگا گلچمن نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی تمھارا دوست
تمھارے ساتھ نہین جا سکتا اور اُسپر تمھاری غیبت مین کوئی بلا نہ آجائیگی
تم نے نہین سُنا ہی کہ مدبرالدولہ نے صرف ایک ہی شخص کو قتل کرنے کا
قصد کیا ہی اور اِس غرض کے واسطے رام گشن کو لے گیا ہی جمیل نے
کہا کہ ایسی حالت مین چھپکر بھاگ جانا مناسب نہین گلچمن نے کہا کہ
فضول باتین مت کرو اور میرے ساتھ جلد چلو تمھارے لیے بہتری ہوگی
ہرناتھ نے تب جمیل کے کان مین کہا اچھا جاؤ کچھ حرج نہین ہی جمیل
نے تامل کرکے کہا اچھا چلو چلتا ہون چنانچہ گلچمن جمیل کو کمرے سے
باہر لائی اور دروازے مین قفل دے کر کنجی اپنے پاس رکھ لی جب جمیل
گلچمن کے ساتھ چلا تو اُس نے خیال کیا کہ شاید وہ مجھکو محمودہ کے
پاس لیے جاتی ہی لیکن ایک جگہ پہونچکر اُس نے ایک دروازہ کھولا

جو مدبرالدولہ کی لڑکیون کے کمرہ سے ملا ہوا تھا جمیل نے اپنے
دل مین کہا کہ دیکھیے کیا واقعہ پیش ہوتا ہی جمیل ایک کمرہ مین پہونچا
جو بہت آراستہ تھا اور وہان ایک بی بی نہایت خوبصورت ناز و انداز
سے بناؤ سنگار کیے ہوے جلوہ افروز تھی اس نازنین کی درحقیقت
عمر تئیس برس کی تھی مگر ظاہر مین اُس سے کم عمر کی معلوم ہوتی تھی
ہر عضو بدن کا نہایت موزون تھا۔ رخسارہ گورے گورے آنکھین
بڑی بڑی تھین بال بہت گھنے چہرہ گول ناک بڑی لب سُرخ۔ دانتون
کی لڑی گویا سلک مروارید تھی غرضکہ جب جمیل کمرہ کے اندر پہونچا
تو وہ بی بی اس خیال سے بیٹھی رہی کہ جمیل اُسکو اچھی طرح سے دیکھ لے
جب اُسنے دیکھا کہ اب جمیل آگے نہین بڑھتا تو اُسنے اشارہ سے آگے بلایا
اور اپنے پاس بٹھالا جمیل خاموش بیٹھا رہا آخرکار اُس نازنین نے کہا
کہ اے جوان جانتا ہی کہ تو کسکے پاس بیٹھا ہی جمیل نے کہا کہ شاید مدبرالدولہ
کی پیاری بی بی عشرت بانو ہو اُس نازنین نے یہ سُنکر کہا کہ تو نے
کس عفریت کا نام لیا مین تو تجھ جیسے فرشتہ صورت کی پیاری بی بی
ہونا چاہتی ہون جمیل نے کہا کہ آپ نے مجھکو اس غرض کے لیے بلایا ہی
عشرت بانو نے کہا کہ بیشک سواے اسکے اور کیا غرض ہوسکتی ہی جمیل
نے کہا کہ اے خاتون مین تمھاری خلاف مرضی کچھ نہین کہ سکتا صرف اسقدر
کہتا ہون کہ میرا دل میرے قابو مین نہین ہی عشرت بانو نے کہا کہ او
ظالم جیسا تو حسن و جمال مین لاثانی ہی ویسا ہی تو ظلم اور بے رحمی مین یکتا
ہی جیسا مین تجھکو چاہتی ہون ویسا ہی تو مجھ سے نفرت کرتا ہی جمیل نے
کہا کہ نفرت کرنا کیا معنی مین تو تہ دل سے آپ کا مشکور ہون اور صفائی دل سے

اپنی حالت بیان کرتا ہون عشرت بانو نے کہا کہ سچ بتا وہ کون ہی جس پر
تیرا دل مائل ہی جمیل نے جواب دیا کہ محمودہ کی جادو بھری چتون نے میرے
دلکو گھائل کیا ہی عشرت بانو نے کہا کہ گلچمن نے تیرے حسن وجمال کی تعریف
میرے سامنے ایسی کی کہ مین از خود رفتہ ہوگئی اور تجھکو جو بلا کر دیکھا تو ویسا ہی
پایا۔ مگر افسوس ہی کہ تو مجھ سے نفرت کرتا ہی دیکھ مین پھر کہتی ہون کہ عورت کا
غصہ برا ہوتا ہی اگر تو میری مرضی کے خلاف کریگا تو اچھا نہوگا جمیل نے کہا ای
خاتون جب آپ نے ملائمت سے کہا تب تو مین محمودہ کے خیال سے باز ہی
نہ آیا اب آپ جو غصہ سے کام نکالنا چاہتی ہین تو بے سود ہی بس بہتر ہی کہ مجھے
یہان سے آپ جانے دین کیونکہ مدبر الدولہ کوئی دم مین آنے والا ہی۔ اور
اس وقت مجھے اسی جگہ رہنا چاہیے جہان وہ مجھے بند کر گیا تھا عشرت بانو
نے اس بات کا مطلق خیال نہ کیا بلکہ سر بزانو ہو کر غور کرنے لگی کہ کیا تدبیر کرون
جس سے یہ جوان قابو مین آوے اور جمیل اس خیال مین تھا کہ مین بڑے
مخمصہ مین پھنسا جب مین اپنے دل کو محمودہ کی نذر کر چکا ہون تو اس بی بی
کی طرف کیسے متوجہ ہو سکتا ہون عشرت بانو ان خیالات مین تھی کہ جمیل
اپنی جگہ سے اٹھا اور چلنے کا قصد کیا عشرت بانو نے کہا کہ کیون ای جوان
کیا اب بھی تجھکو انکار ہی اور میری خواہش پوری نکریگا جمیل نے کہا ای
خاتون مجھے تو معاف فرمائیے اور جانے دیجیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ گلچمن
دوڑی ہوئی آئی اور کہا کہ باغ مین آواز لوگون کے چلنے کی سنائی دیتی ہی
غالباً مدبر الدولہ آتا ہی عشرت بانو نے کہا کہ اچھا پیارے جاؤ اور
جو کچھ مین نے سخت اور سست اس چند لمحہ کے عرصہ مین کہا ہی اسکو معاف
کرنا اور مجھے بھول نہ جانا گلچمن نے جمیل سے کہا کہ جلدی چلو مدبر الدولہ

آپہونچا چنانچہ جمیل اُسکے ساتھ گیا اور پھر اُسنے اُسی کمرہ مین ہرناتھ کے
پاس اُسکو بند کر دیا تھوڑے عرصہ مین مدبر الدولہ مع ماہرو بیگم اور
رام کشن کے وہان آیا اور سب چاشنی بھی اُسکے ہمراہ تھے جمیل سے ہرناتھ
نے پوچھا کہ تم کہان تھے اور کیا معاملہ ہوا۔ اگر ہرناتھ کو عشرت بانو کے
حالات سے آگاہی ہوتی تو جمیل یہ خیال بدنامی عشرت بانو کے اس معاملہ
کو پوشیدہ کرتا۔ مگر اُسکو تو معلوم تھا اس لیے اُسنے چاہری مین ہرناتھ سے چند
باتین کان مین کہدین جنکا جواب ہرناتھ دینے والا تھا کہ مدبر الدولہ آگیا
مدبر الدولہ نے دروازہ کھولکر ہرناتھ و جمیل کو بلایا کہ یہان آؤ چنانچہ
اُن کو ہمراہ لیکے مدبر الدولہ اپنی لڑکیون کے کمرہ مین آیا جہان ایکطرف
رام کشن ماہرو بیگم کے پاس بیٹھا اور عشرت بیگم اور مجھو دوسری طرف
بیٹھین رام کشن نے ہرناتھ جمیل کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گیا اور کہا کہ بھائی
مین تمہارا کس زبان سے شکریہ ادا کرون تم نے میری جان بچائی جمیل نے
کہا کہ جو کچھ ہوا [illegible] ہوا تھا [illegible] جانتا تھا کہ اثر اُسکا
نیک ہوگا غرضکہ سب لوگ اپنی اپنی جا پر بیٹھے تو مدبر الدولہ نے اُس
انگوٹھی کو چراغ کی روشنی مین دیکھنا شروع کیا۔ آخرکار جب خوب دیکھ چکا تو
اُسکو اور زیادہ [illegible] جمیل کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اسکا مالک مین کسکو
سمجھون جمیل نے کہا کہ مین اپنا [illegible] پہلے ہی عرض کر چکا ہون اور زیادہ کیا
کہون مدبر الدولہ نے کہا کہ پھر یہ انگوٹھی تمہارے پاس کس طرح آئی جمیل نے
کہا کہ جناب والا اس مین ایک راز ہے جسکو مین نہین بتا سکتا مدبر الدولہ نے
متعجب ہوکر کہا کہ البتہ اسمین کوئی راز ہے مدبر الدولہ نے کہا کہ اچھا اب آپ
لوگ یہان سے جانے کی تیاری کیجئے جمیل نے کہا کہ کیا آپ ایسی جلدی ہم لوگون کو

اس بہشت سے نکال دینگے مدبرانہ دلہن نے کہا کہ تمھارا یہان رہنا اُس وقت
ممکن ہو کہ تم اس انگوٹھی کا قصہ مفصل بیان کرو جمیل نے کہا بہت اچھا مین
عرض کرتا ہون دل سے سنیے جمیل نے اس قصہ کو اس طرح بیان کرنا شروع
کیا۔ کہ اگلے زمانہ مین سمرقند کے گرد نواح مین ایک بزرگ شیخ ابدال نامی
رہتے تھے وہ اپنے تقدس [illegible] مشہور رہتے اور
جہان تک ممکن تھا کفار کو مسلمان کرنے مین بہت [illegible] کوشش کرتے تھے تھوڑے عرصے
مین وہان مسلمان بکثرت ہو گئے اور پنج وقتہ نماز مسجدون مین ہونے لگی رفتہ رفتہ
اس قدر انکی شہرت ہوئی کہ دور دور سے لوگ انکا وعظ سننے کی غرض سے
آنے لگے انکو خدا نے ایک دختر نیک اختر دی تھی جس کا نام سکینہ تھا شیخ صاحب
خود اپنے تقدس کے سبب [illegible] اور وہ لڑکی اپنے حسن کے
لیے مشہور تھی آخر عمر چودہ برس کی ہوئی [illegible] کو اطراف سے درخواست شادی
کی آنے لگی [illegible] رفتہ رفتہ اس لڑکی کے حسن کی خبر جب قاجولی بہادر
وہان کے حاکم نے سنی تو [illegible] خواستگار ہی کی۔ اور بہت مصر ہوا
اور شیخ صاحب سے کہلا بھیجا [illegible] مین تامل کیا تو اسکا نتیجہ اچھا
نہوگا اور بڑی لڑائی ہوگی شیخ صاحب نے [illegible] اس پیام سے اُس لڑکی کو آگاہ
کیا۔ مگر اُس نے جواب دیا کہ [illegible] دولت کی پروا ہے نہ لڑائی سے ڈر ہے مین
اپنے باپ کو اس ظالم [illegible] قاجولی بہادر کو جب
یہ جواب صاف ملا تو سخت بیتاب ہو کر رہگیا اور منتظر موقع کا رہا ایک روز شام
کو شیخ صاحب دروازے پر بیٹھے ہوئے اپنی بیٹی سے یہی باتین کر رہے تھے
کہ دیکھو قاچار لونڈیان کو یہ گمان [illegible] معافی مین دیا گیا ہے اور لوگ اُن سے
زبردستی چھین لینا چاہتے ہین کہ اتنے مین چار سوار مسلح دروازے پر پہونچے

اور گھوڑوں سے اُتر کر اُنکے پاس آئے۔ اُسوقت شیخ صاحب اور اُنکی لڑکی
نے قاجولی بہادر کو پہچانا اور بہت پریشان خاطر ہوئے قاجولی بہادر
نے کہا کہ اے شیخ مین اب آخر بار پھر تم سے سکینہ کے بارہ مین درخواست کرتا
ہون اور ازراہ دوستی کہتا ہون کہ تم غریب آدمی ہو اور جو کچھ تمھارے مریدین
تمکو دیتے ہین اُس سے تمھاری گذران ہوتی ہی بخلاف اس کے میری حکومت
اور میرے ملک کی وسعت دیکھو کہان سے کہان تک ہو اگر تم اپنی لڑکی کو
میرے ساتھ بیاہ دوگے تو اُسکا وہ مرتبہ ہوگا کہ کسی عروس کا نہوگا۔ اور تمھاری
بھی عزت زیادہ ہوگی۔ اور اگر تمنے انکار کیا تو جان لو کہ اس گستاخی کی سزا
دیجائیگی اور اُس شوخ چشم لڑکی کو زبردستی چھین لے جاؤنگا۔ شیخ صاحب نے
کہا کہ خدا واحد ہو اور رسول اُسکا برحق ہو جو کچھ میری تقدیر مین ہو وہ ضرور
ہوگا مین نوشتۂ تقدیر اور لڑکی کی مرضی کے خلاف کچھ کر نہین سکتا نہ وہ تم کو
پسند کرتی ہو اور نہ تمھارے ڈرانے سے ڈرتی ہو قاجولی بہادر نے اپنے
ساتھیون سے کہا کہ اب یہ دونون راضی نہین ہوتے اِن کو سزا دینا واجب
ہو اچھا ان کو لے چلو یہ سُنتے ہی اُسکے ساتھیون نے شیخ صاحب اور اُسکی لڑکی
کو پکڑا اور قصد کیا کہ کھینچے ہوے لے چلین کہ دفعتہً ایک سوار سفید عمامہ
باندھے ہوے نمودار ہوا۔ اور اُن ظالمون کی طرف مخاطب ہوکر کہا خبردار
ایسا ہرگز نہ کرنا قاجولی بہادر نے اُس سوار کی طرف دیکھا اور کہا کہ
ہماری اور تمھاری پُرانی دوستی ہو تم اس معاملہ مین دخل نہ دو اس لڑکی
نے میری بڑی آبروریزی کی ہو اُس سوار نے کہا کہ تم اِس ذی عزت شیخ اور
بے یار و مددگار لڑکی کو مت ستاؤ ورنہ دوستی دشمنی سے مبدل ہو جائیگی
قاجولی بہادر نے کہا کہ اچھا پھر لڑائی ہوگی یہ کہکر اُسنے شیخ صاحب اور

لڑکی پر حملہ کیا۔ مگر اُس سوار نے روکا اور لڑائی شروع ہوئی شیخ صاحب اور
سکینہ سوار کی فتح یابی کے لیے دعا مانگتے تھے آخرکار قاجولی بہادر زخمی
ہوکر پشت زین سے زمین پر گر پڑا۔ تب اُسکے ساتھیون نے ایکبارگی سوار پر
حملہ کیا سوار مکان کی دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑا ہوا اور اُن تینون کے حملہ کو روکتا
رہا۔ سکینہ نے دیکھا کہ اب سوار بہت تھک گیا ہی اور وہ اکیلا اور دشمن
تین ہین اس لیے وہ بلا تامل قاجولی بہادر کی تلوار لے کر دوڑی اور
ایک شخص کا منجملہ تینون دشمنون کے کام تمام کیا اور باقی دو بھاگ گئے
اس طرح جب لڑائی ختم ہوئی اور شیخ صاحب اور سکینہ بچ گئے تو شیخ صاحب
اُس سوار کو اپنے مکان مین لے گئے اور لڑکی نے زخمون کو صاف کر کے
پٹی باندھی جب وہ لڑکی پٹی باندھنے مین مشغول تھی تو سوار نے اپنے دل
مین کہا کہ بیشک شہرہ اس لڑکی کے حسن و خوبی کا بے وجہ نہین ہی در حقیقت
وہ ایسی ہی ہی جب سکینہ مرہم لگا کر پٹی اُس سوار کے باندھ چکی تو اُسنے
دسترخوان بچھایا اور سوار سے کہا کہ تھوڑا کھانا کھا لو اُسنے کھانا شروع کیا
اور شیخ صاحب نے اُس سوار کی دلاوری کی تعریف کرنی شروع کی
مگر اُس سوار نے کہا کہ اس تعریف کا مین سزاوار نہین ہون بلکہ سکینہ ہی
اس کلمہ سے سکینہ شرما گئی اور جب تک سوار کھاتا رہا سکینہ خاموش
کھڑی رہی جب اس سوار نے کھانے سے فراغت پائی تو شیخ ابدال نے
کہا کہ اے جوان اب شام ہوگئی ہی اور رات بھی تاریک ہی بہتر ہی کہ آج رات
کو یہین آرام کرو اور صبح کو چلے جانا۔ اور اگر تم تا صحت یہان رہنے کی
خواہش کرو گے تو بھی مجھے عذر نہ ہوگا اُس اندرونی حجرہ مین تم رہنا۔ اور
جو اللہ مجھکو کھانے کو دیتا ہی وہ تمکو بھی دے گا۔ اس اجنبی سوار نے کہا

کہ جناب شیخ صاحب مجھکو اس جگہ کوئی نہین جانتا ہے آپ مجھے تا صحت یہان
رہنے دین تو بہتر ہے شیخ ابدال نے کہا بسروچشم تم میری جان و مال کے
مالک ہو اور مین تمکو وہ حجرہ رہنے کو دونگا جہان قاچار نویان کو دین
برحق کا الہام ہوا تھا۔ سوار نے پوچھا قاچار نویان کو کیا الہام ہوا تھا
شیخ صاحب نے کہا اسکا قصہ اس طرح پر ہے کہ قاچار نویان ابتداءً
بت پرست تھے مگر میرے ساتھ انکو ایک قسم کا اعتقاد تھا اور اسی وجہ
سے کبھی کبھی یہان آتے جاتے تھے ایک روز انھون نے مجھ سے یہان رہنے کی
اجازت مانگی مین نے کہا کہ اچھا رہو مین نے اتفاق سے انکے پلنگ پر
کتاب الٰہی رکھدی تھی چنانچہ جب وہ آرام کرنے گئے تو اس کتاب کو
پلنگ پر دیکھا۔ انھون نے اسکو بوسہ دے کر اور پیشانی سے لگا کر اپنے
سرھانے رکھدیا صبح ہوتے ہی حضرت جبرئیل کو انھون نے خواب مین
دیکھا کہ ان سے کہتے ہین کہ تم نے قرآن شریف کی بہت تعظیم کی ہے اس لیے
تمھاری اولاد اور تمھاری اولاد کی اولاد نسلاً بعد نسل عزت و آبرو
سے رہیگی چنانچہ اسی وقت قاچار نویان مسلمان ہوئے اور انکے
تینون بیٹے ایجل نویان اور تموچین اور الثان خان مسلمان ہین
اس سوار نے اس قصہ کو بہت توجہ سے شیخ ابدال کی زبانی سنا اور جب
سب لوگ آرام کرنے گئے تو اسکو شیخ صاحب حجرہ مین پہونچا آئے اور
کہا کہ تم بھی یہان آرام کرو۔ صبح کو بعد فراغت نماز سکینہ نے دسترخوان
بچھایا لیکن وہ اجنبی سوار کھانے کی طرف راغب نہ ہوا بلکہ ایسا معلوم
ہوا کہ وہ بڑے خوض مین ہے۔ شیخ ابدال نے پوچھا کیون کیا وجہ ہے جو تم
کھانا نہین کھاتے ہو کیا کچھ آرام مین رات کو خلل پڑا ہے جس سے تمکو

اشتہا ئین ہی اُس جوان نے کہا کہ ای شیخ صاحب اس حجرے مین تو عجیب و غریب خواب دکھائی دیتے ہین لیکن مین نہین جانتا کہ جو کچھ مین نے خواب مین دیکھا ہی وہ پورا بھی ہوگا۔ اور آیا مین نے اُس خواب کا مطلب سمجھا ہی یا نہین اب آپ چونکہ مرد مقدس ہین یہان تشریف لائیے اور میرے خواب کو سُن کر اُسکی تعبیر بتلائیے شیخ صاحب نے کہا کہ اچھا کہو تمھارا خواب کیا ہی اُس جوان نے کہا کہ خواب یہ ہی۔ کہ گویا مین اور آپ ایک ہی پلنگ پر سو رہے ہین کہ اتفاقاً ایک چاند آپ کے سینے سے نکلا اور بہت جلد بڑا ہو کر میرے سینے مین چھپ گیا۔ پھر فوراً ایک درخت میری پیٹھ سے پیدا ہوا اور اُس کی شاخین تمام دُنیا مین پھیل گئین اُس سایہ دار درخت کے نیچے چار پہاڑ پیدا ہوے اور پھر اُس درخت کی جڑ سے چار دریا نکلے بعد ازان میدانون مین سُنہرے رنگ کی فصل پکی اور پہاڑیون پر بڑے بڑے جنگل پیدا ہوے اور گھاٹیون مین بڑے بڑے شہر آباد ہوے اور اُن شہرون مین بڑی عمارتین اور بڑے بڑے مینار تھے۔ اور اُن میناروں پر موذن اذان دیتے تھے پھر بڑے زور سے ہوا چلی اور سب شاخون کو اُڑا لے گئی اُسوقت یہ مقام چونکہ دریا کے بیچ مین واقع ہی ایسا معلوم ہوا کہ گویا انگوٹھی کے بیچ مین ہیرا یا نگ جڑا ہوا ہی مین نے اُس انگوٹھی کو پہننا چاہا کہ میری آنکھ کھل گئی شیخ ابدال نے کہا کہ تم اس خواب کی تعبیر کیا سمجھے جوان سوار نے کہا کہ میری سمجھ مین کچھ نہین آیا آپ ہی اس کی تعبیر بتائیے شیخ ابدال نے کہا کہ مین اس خواب کی تعبیر اس وقت نہین بیان کر سکتا لیکن اس قدر کہتا ہون کہ تم دُنیا مین بہت سی لڑائیان فتح کروگے ہم تم پھر ملینگے اُسوقت باقی امور کی

تعبیر معلوم ہو جائیگی جوان نے کہا کہ مین تقدیر پر شاکر ہون اور اب یہان رہنا پسند نہین کرتا یہ کہکر جوان نے سکینہ کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور وہان سے روانہ ہوا۔ مگر جب تک وہ نظر کے سامنے رہا سکینہ اُسکو دیکھتی رہی غرضکہ ایک سال کا عرصہ گذر گیا اور وہ جوان شیخ ابدال کے مکان پر نہ آیا۔ تب سکینہ کو بیکلی ہوئی شیخ ابدال نے اُسکا حال دریافت کیا تب اُس لڑکی نے کہا کہ اُس بہادر جوان کی جدائی مجھکو سوہان روح ہے شیخ ابدال نے اُس لڑکی کی دلجوئی کی وہ لڑکی اپنے دل کو بہلاتی تھی مگر آتش محبت جو اُسکے سینہ مین بھڑک رہی تھی کسی طرح کم نہ ہوتی تھی اُس وقت ابرتان بہادر نواح سمرقند مین چند قلعون کا مالک تھا اُسکو یہ خیال گذرا کہ شیخ ابدال نے بہت شہرت حاصل کی ہے اور بہت لوگون کو مسلمان کرلیا ہے اگر یہی حال رہے گا تو ساری خلقت مسلمان ہوجاویگی اور بت پرستون کا نام ملک مین باقی نہ رہے گا اس لیے اسکا انسداد کرنا چاہیے۔ ماوراے اس کے وہ سکینہ کے حسن وجمال کا حال سُنکر غائبانہ عاشق تھا ایک روز وہ موقع پاکر شیخ ابدال کے مکان پر مع چند سوارون کے آیا اور اُسکو نماز مین مشغول پاکر سکینہ کو سرعت کے ساتھ لے بھاگا جب وہ اُسکو اپنے مکان پر لے گیا تو سکینہ سے کہا یا تو تو میری جورو بن یا اگر اپنی آزادی چاہتی ہے تو اپنے باپ کو دین اسلام کے شایع کرنے سے باز رکھ یہ کہکر اور سکینہ کو قلعہ مین چھوڑکر آپ خود کسی مہم پر چند روز کے واسطے چلا گیا جب شیخ ابدال نماز پڑھکر گھر پر آئے تو لوگون کی زبانی یہ سُنا کہ ابرتان بہادر اُسکو لے کر بھاگ گیا ہے شیخ موصوف

اُس وقت قاچار نویان کے پاس روانہ ہوئے اور اُن سے جا کر یہ بیان
کیا کہ لڑکی کو ابرتان بہادر لے کر بھاگ گیا قاچار نویان نے کہا آپ گھر
جائیے مین آپ کی مدد کرونگا - قاچار نویان ایک ضعیف آدمی تھا اور
ایجل نویان اپنے بیٹے کو امور سلطنت مین بہت لایق جانتا تھا چنانچہ
اُس نے ایجل نویان کو بلایا اور اُس سے شیخ ابدال کا احوال بیان
کیا ایجل نویان کو یہ حال سُنکر نہایت تعجب معلوم ہوا اور اپنے باپ سے
کہا کہ آپ کو شیخ ابدال کی مدد کرنا چاہیے قاچار نویان نے اپنے بیٹے
کی رائے کو پسند کیا اور شیخ ابدال اپنے گھر واپس آئے ایجل نویان
نے اپنے دوست آدنگ خان کو بلایا اور یہ کہا کہ تم سیکڑون لڑائیون
مین میرے ساتھ رہے ہو اور سب مین فتح پائی ہو اب ایسی تدبیر کرو کہ
ابرتان بہادر کا قلعہ فرم فتح ہو جائے اس واسطے مین نے یہ تدبیر سوچی
ہی کہ ہم اپنا مال و متاع ابرتان بہادر کے پاس بھیجدین اور کہلا بھیجین
کہ ہم ایک مہم پر جاتے ہین جب واپس آوینگے تو اپنا مال لے لینگے بالفعل
اسکو اپنی حفاظت مین رکھو پس ای آدنگ خان تم ابرتان بہادر
کے پاس جا کر اسکا جواب جلد لاؤ آدنگ خان گیا اور ابرتان بہادر
سے پیغام کہا اُسنے جواب دیا کہ مجھکو کچھ عذر نہین لیکن عورتین مال لے کر
قلعہ مین آوین مرد نہ آوین اسی اثنا مین قاچار نویان بہت بیمار ہوا
اس لیے یہ مقدمہ چند روز تک ملتوی رہا قاچار نویان نے نزع کے وقت
ایجل نویان کو بلایا اور یہ وصیت کی کہ ای فرزند ارجمند اب مین چند لمحہ
کا مہمان ہون مجھپر لازم ہی کہ تمکو کچھ نصیحتین کرون - یہ تمکو واضح رہے
کہ مین نے اپنی پیدایش کے وقت سے اس وقت تک اپنی ہمت اور

حوصلگی کے موافق کام کیا ہے مین ایک دفعہ سفر مین تھا کہ دو رئیسون کو لڑتے ہوے دیکھا چنانچہ جو رئیس کمزور تھا اُسکی مین نے مدد کی اور وہ فتحیاب ہوا بعد فتح یابی کے اِس رئیس نے مجھکو وہ علاقہ دیا جسکا مین اب تک مالک رہا پس تم بھی ای فرزند کمزور کی مدد کرنا اور اُس دشمن سے لڑنا جو تم سے لڑائی کے قابل ہو اور چھوٹے چھوٹے دیہات کے باشندون سے لڑنا اور اُنپر ظلم کرکے اُنکا مال لوٹنا گویا اپنی بہادری مین دھبہ لگانا ہے یہ کہکر قاچار نویان تو جان بحق تسلیم ہوا اور اُسکی تجہیز و تکفین کے بعد ایجل نویان نے چالیس سوارون کو مسلح کرکے عورتون کے کپڑے پہنائے مگر قبل اِسکے کہ یہ لوگ اس مہم پر روانہ ہون ابرتان بہادر نے آونگ خان کو بلایا اور اُسکو بہکایا کہ تم ایجل نویان کا ساتھ مت دو مین اُسکا ملک فتح کرنا چاہتا ہون اور اس صلہ مین تمکو بہت کچھ انعام دونگا۔ اور مین فلان روز فلان مقام پر مع اپنے سوارون کے پوشیدہ موجود رہونگا تم ایجل نویان کو اُدھر لانا اس وقت مین اُسکا اور اُسکے سپاہیون کا کام تمام کرونگا آونگ خان نے یہان تو ابرتان بہادر سے اقرار کیا۔ اور وہان جاکر اپنے آقا یعنے ایجل نویان سے تمام قصہ بیان کیا ایجل نویان اُسکی اِس خیرخواہی سے بہت خوش ہوا اور اُسکو گلے لگا کر بہت تحسین و آفرین کی اور انعام کثیر دیا۔ اور فوراً اُن چالیسون سوارون کو جو عورتون کے بھیس مین تھے لے کر وہ اُس طرف چلا جہان ابرتان بہادر مع اپنے سوارون کے کمین گاہ مین منتظر ایجل نویان کی آمد کا تھا کہ جب آونگ خان اشارہ کریگا تو ہم لوگ اُس مقام سے نکل کر ایجل نویان پر حملہ کرینگے۔ مگر یہان معاملہ برعکس ہوگیا یعنی ایجل نویان نے اُس پر حملہ کیا اور لڑائی نے اس قدر طول کھینچا کہ کئی

گھنٹہ تک رہی اور ابرتان بہادر مارا گیا اور ایجل نویان نے خوب قتل عام کیا غرضکہ بعد ختم جنگ ایجل نویان قلعہ قرم کی طرف گیا اور اُسکے سوارون نے اندر قلعہ کے جاکر سب مال ومتاع و قلعہ بقبضہ ایجل نویان کا کرا دیا اُس وقت آفتاب غروب ہونے والا تھا۔ اور شیخ ابدال نے کھانا بھی نہین کھایا تھا دروازہ پر کھڑا راستہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اُس کو گھوڑون کے ٹاپون کی آواز سُنائی دی اور تھوڑے عرصہ کے بعد دیکھا کہ وہ سب سوار اُسکے گھر کی طرف چلے آتے ہین جب وہ لوگ نزدیک آئے تو شیخ ابدال نے دیکھا کہ ایک عورت بھی گھوڑے پر سوار ہی غرضکہ وہ سب سوار شیخ صاحب کے دروازے پر آکر کھڑے ہوے اور وہ عورت گھوڑے پر سے اُتری یہ عورت شیخ صاحب کی لڑکی تھی اُسکو شیخ صاحب نے گلے سے لگا لیا اور اپنی لڑکی کے ملنے کی خوشی ظاہر کرکے کہا کہ مین تمھارے چھڑانے کے واسطے شکریہ کسکا ادا کرون شیخ نے یہ بھی دیکھا کہ وہ سوار اجنبی بھی سامنے کھڑا ہی جس نے پہلی مرتبہ قاجولی بہادر سے گلو خلاصی کرائی تھی اُسوقت شیخ نے کہا بیشک + این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ اور پھر اُسکا شکریہ ادا کرکے کہا کہ اب اپنا نام بتائیے سکینہ نے کہا کہ ای والد بزرگوار آپ نے نہین پہچانا یہ ایجل نویان پسر قاچار نویان ہی اُس سوار نے کہا کہ شیخ صاحب یہ جو تھوڑی سی خدمت مین نے انجام دی ہی اسکے صلہ مین میری یہ درخواست ہی کہ آپ اس نازنین کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے کیونکہ اللہ گواہ ہی کہ جسوقت سے مین نے اسکو دیکھا ہی اُس وقت سے آتش عشق میرے سینہ مین مشتعل ہی مین آپ کے تقدس اور اُس کے حسن وجمال کی تعریف سُنکر تن تنہا اپنے وطن سے چلا آیا تھا اور عین وقت پر پہونچکر آپ کی مدد کی تھی اور قاجولی بہادر

سے بچایا تھا مین آپ کے یہان چند روز اور رہتا مگر چونکہ خواب کی تعبیر سے معلوم ہوا کہ میری تقدیر مین اعلےٰ مراتب پانا مقدر ہوا ہی اس لیے مین وہان سے چلا آیا شیخ نے کہا پہلا جزو تمھارے خواب کا پورا ہوا اور سکینہ تمھاری ہوگئی چاند جو میرے سینہ سے نکلا اور تمھارے سینہ مین چھپا تھا اُس سے مراد سکینہ تھی اور اب مین تم سے کل خواب کی تعبیر کہتا ہون جو درخت تمھارے پشت سے پیدا ہوا تھا وہ تمھاری نسل ہی جو قریب قریب ساری دُنیا پر حکومت کریگی اور پہاڑ اور دریا سے یہ مراد ہی کہ تمھاری نسل اس قدر ملک دور دراز فتح کرنے کو جائیگی کہ اُسکو پہاڑون اور دریاؤن سے عبور کرنا ہوگا جہان کہین تمھاری نسل حکومت کریگی وہان دین اسلام جاری ہوگا۔ اور اللہ اکبر کی صدا ہر طرف سے بلند ہوگی اور تمھاری نسل مختلف قومون پر حکومت کریگی اور وہ انگوٹھی پہنے گی جو تم بوجہ کھلجانے آنکھ کے نہ پہن سکے یہ تعبیر بیان کرکے شیخ ابدال نے سکینہ کا نکاح ایجل نویان کے ساتھ کردیا۔ اور وہ دونون عیش و آرام سے زندگی بسر کرنے لگے اور اسی ایجل نویان کی اولاد سے تیمور صاحبقران پیدا ہوا جسکی اولاد فرمانروائے ہند ہی

چوتھی داستان

جمیل نے جو قصہ اوپر بیان کیا۔ اُسکو سب نے بہت غور سے سُنا اور خاصکر مدبر الدولہ کو بہت پسند آیا کیونکہ اُس مین جنگ و جدال و دلاوری اور محبت کا ذکر تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مدبر الدولہ نے کہا کہ ای جمیل واقعی یہ قصہ بہت عمدہ ہی سوا اُسکے اور بھی کوئی یاد ہو تو بیان کرو جمیل نے کہا کہ مجھکو چھ یا سات قصے اور یاد ہین۔ مگر ابچونکہ رات زیادہ ہوگئی ہی اسلیے

اس وقت تو بیان نہین کرسکتا اگر آپ اجازت دینگے تو کل شام کو دوسرا قصہ بیان کرونگا۔ مدبرالدولہ نے کہا کہ زنانخانہ مین غیر مردون کا ہونا مناسب نہین بہتر ہی کہ مین اور تم دونون ہون تب قصہ بیان کرو جمیل نے کہا کہ ایسی حالت مین میرے خیالات منتشر ہو جائنگے اور مین قصہ اچھی طرح سے بیان نہ کرسکونگا۔ اگر آپ قصہ سُننا چاہتے ہین تو یہ کیجیے کہ اِن بیبیون کو اجازت دیجیے کہ جب تک مین قصہ بیان کرون وہ میرے رو برو موجود رہین تاکہ میرے دل کو تسکین رہے اور اُسی عمدگی سے قصہ بیان کرون جس طرح کہ ابھی بیان کیا ہی مدبرالدولہ نے کہا کہ تم لوگون کا یہان رہنا باعث میری بدنامی کا تو ہی لیکن خیر گھر سے باہر نہ نکلنا اچھا آج یہان رہو اور کل قصہ بیان کرنا۔ بعد ازان محمودہ اپنی بھتیجی سے کہا کہ اب دیر بہت ہوئی ہی تم اپنے گھر جاؤ اُسنے کہا کہ مین اپنے والد کی اجازت لے آئی ہون اور ایک دو روز اپنی بہنون کے ساتھ رہ سکتی ہون مدبرالدولہ نے اُسکو رہنے کی اجازت دی اور اُن تینون جوانون کو خوابگاہ کے کمرے علیحدہ علیحدہ بتا کر خود آرام کرنے کے لیے چلا گیا جو کمرہ جمیل کو دیا گیا وہ بہت آراستہ تھا مدبرالدولہ تینون کمرون کے دروازون کو مقفل کرکے کنجی خود لیتا گیا تھا جس کمرے مین جمیل تھا۔ اُسکا دروازہ بہت بلند تھا اگر وہ وہان سے بھاگ جانے کی کوشش کرتا تو بھی غیر ممکن تھا لیکن اُسکو ایسا کرنے کی ضرورت کیا تھی وہ تو خود اپنی خواہش سے وہان رہا تھا جب جمیل کمرے مین تنہا رہ گیا تو اُس نے کچھ میوہ جات کھائے اور پلنگ پر لیٹ کے سوچنے لگا مگر پھر اُٹھا اور کمرے مین ہر چیز اور ہر گوشے کو دیکھنا شروع کیا جمیل اسمین مشغول ہی تھا کہ دفعتہً اُس نے سُنا کہ کوئی شخص

کمرۂ متصل مین کچھ گا ناگارہا ہی جب غور کرکے جمیل نے سُنا تو اُسکو یہ معلوم ہوا کہ ہرناتھ گارہا ہی اسوقت جمیل دروازہ اُسکے پاس جانے کا تلاش کرنے لگا آخرکار اُسکو دروازہ ملا اور دروازے سے جھانک کر اُسنے دیکھا کہ ہرناتھ بیٹھا ہوا گارہا ہی چونکہ دروازہ مین قفل لگا ہوا تھا یہ اُسکے پاس جانہ سکا اور ہرناتھ کو مطلق اسکی خبر نہ ہوئی کہ جمیل تلاش کررہا ہی بعد اُسکے جمیل نے ایک اور دروازہ دیکھا جب اُسکے پاس گیا تو اُسکے سوراخ سے دیکھا کہ ایک حبشی پڑا سو رہا ہی اور خرآٹے ماررہا ہی جمیل اُس دروازے سے کوٹھری مین گیا تو ایک اور دروازہ دیکھا مگر اُس مین قفل نہ تھا جمیل نے اُسکو کھولکر اندر جانا چاہا مگر اس خیال سے کہ مبادا یہ حبشی جاگ اُٹھے اور کچھ تعرض کرے۔ یہ خیال کرکے اپنے کمرے کی طرف واپس چلا لیکن چونکہ وہ تہ خانہ تھا اور اُسمین بہت دروازے تھے اُسکو اپنے کمرہ کا دروازہ نہ ملا اور راستہ بھولکر دوسرے دروازہ کے پاس پہونچا جمیل نے اُسمین جانا چاہا لیکن اُسکو اندر سے بند پاکر کھٹکھٹایا مگر اندر سے کچھ آواز نہ آئی تب جمیل گھبرایا کہ اب کیا کرون چراغ بھی گل ہوگئے ہین اور روشنی کا ملنا ممکن نہین ہی اگر اپنے کمرے مین نہ پہونچ سکونگا تو سب لوگ یہ سمجھین گے کہ چھپ کر بھاگ گیا آخرکار وہ پھر اسی دروازے کی طرف چلا جہان حبشی سو رہا تھا اور اُس دروازے کے پاس گیا جس کو اُس نے بوجہ خوف کے نہ کھولا تھا جمیل نے دل مضبوط کرکے وہ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہی کہ عشرت بانو ایک پلنگ پر ناز و انداز سے سو رہی ہی جمیل کمرے کے اندر گیا اور بہت آہستگی سے اُس کمرے مین ہوتا ہوا دوسرے کمرے مین پہونچا جہان ایک مرتبہ عشرت بانو سے ملاقات ہوئی تھی وہ کمرہ خالی تھا اور اُسکے پاس دوسرا کمرہ تھا جمیل

وہان گیا لیکن اُسکا دروازہ مقفل تھا ناچار وہین ٹھہر گیا اور خیال کرنا شروع کیا کہ عشرت بانو کیسی غافل سو رہی ہی اور اس انداز سے لیٹی ہو کہ گویا مسکرا رہی ہی اور دانت اُسکے مثل موتیون کے چمک رہے ہین جمیل یہ خیال ہی کر رہا تھا کہ عشرت بانو کی آنکھ کھل گئی اور اُسنے جو جمیل کو وہان دیکھا تو دل مین کہنے لگی کہ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون۔ بھلا جمیل یہان کیون آنے لگا تھا لیکن جب اُسنے ہوشیار ہو کر دیکھا تو کہا خواب نہین ہی واقعی جمیل ہی یہ خیال کر کے جمیل سے کہا کہ آہ پیارے تم ہو مین تو تمکو خواب مین دیکھ رہی تھی دیکھو مین تمکو چاہتی ہون اور تم مجھسے بھاگتے ہو جمیل نے کہا کہ اے خاتون مجھکو آج تجربہ ہوا ہی کہ انسان کا دل اپنے قابو مین نہین رہتا تم جانتی ہو کہ مین محمودہ پر مائل ہون لیکن جب سے تم کو دیکھا ہی تب سے طبیعت یہی چاہتی ہی کہ اُسکا خیال چھوڑ دون اور تمھاری خدمت مین حاضر رہون دیکھو آج رات کو تمھارے ہی خیال مین بے چین رہا اور اسقدر رات اختر شماری مین گذری آخر بہت بے چین ہو کر آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے معافی پہلے قصور کی مانگتا ہون عشرت بانو نے کہا کہ تمھاری باتین اسوقت مجھکو بہت میٹھی معلوم ہوتی ہین آؤ اور میرے پاس بیٹھو جمیل عشرت بانو کے قدمون پر گر پڑا اور اُس سے معافی کا خواستگار ہوا عشرت بانو نے اُسکا سر اُٹھایا اور پیار سے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر اپنے پاس بٹھا لیا جمیل بیٹھ گیا اور محبت کی باتین اس طرح کرنے لگا کہ جو غبار عشرت بانو کے دل مین پہلے سے ہی نکل جائے جمیل نے یہ بھی کہا مین ایک شریف خاندان کا آدمی ہون میری بات کا اعتبار کیجیے مین محمودہ کو آج ضرور صاف جواب دے دونگا اور تب تم مجھکو اپنا ہی سمجھنا عشرت بانو نے جو شراب عشق

کے نشہ مین سرشار تھی جمیل سے کہا کہ دیکھو اسکے خلاف نہ ہو محمود ہ
سے بہت جلد قطع تعلق کرنا اور ابھی تو تم دو ایک روز یہان رہو گے
کسی حیلہ سے میرے پاس ضرور آنا جمیل نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو مین
ضرور آؤنگا جمیل نے کہا اب تو آپ نے میرا قصور معاف کر دیا اور کچھ
مجھسے ناراض تو نہین ہین عشرت بانو نے کہا کہ نہین ناراضی کی کیا بات
ہے لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم یہان آئے کیسے جمیل نے کہا کہ ایک دروازے
کی کنجی میرے ہاتھ آگئی تھی اُسی سے قفل کھول کر میں ے کمرے مین آیا
اور یہ کہکر جیب مین ہاتھ ڈالا کہ کنجی نکال کر عشرت بانو کو دکھادے مگر
گھبرا کر جیبون مین کنجی تلاش کرنے لگا عشرت بانو نے کہا کہ کیون گھبرائے
کیون جمیل نے کہا کہ کنجی کہین گر پڑی دیکھو تمھارے بچھونے پر تو نہین
گری عشرت بانو نے کہا کہ پیارے اضطراب کی کوئی بات نہین ہے میرے
پاس ان سب دروازون کی کنجیان موجود ہین لو یہ کنجی ہے اسی سے کل پھر
دروازہ کھول کر آنا جمیل نے عشرت بانو کے ہاتھ کو بوسہ دے کر کنجی
لے لی اور کہا کہ اے محبوبہ اب مین رخصت ہوتا ہون چنانچہ وہان سے جمیل
دروازہ کھولتا اور بند کرتا چلا آخر کار اپنے کمرے مین پہونچا اور دیکھا کہ
چراغ وہان کا گل ہو گیا ہے جمیل آتے ہی اپنے پلنگ پر لیٹا اور سو گیا صبح کو
جمیل نے اپنے دوستون سے رات کا قصہ کچھ نہ کہا بلکہ اپنے ہی دل مین
رکھا صبح کو تینون دوستون کے واسطے نوکر دن سے کھانا لا کر
دسترخوان بچھایا کھانا کھا کر یہ تینون دوست اِدھر اُدھر کی باتین
کرتے اور دل بہلاتے رہے شاد کو سب سلیمان اور بدیع الدولہ وغیرہ
جمع ہوسکے اور جمیل سے اپنی دوسری داستان اس طرح بیان کرنا شروع کی

اگلے زمانہ مین مسعود نامے ایک بادشاہ تھا۔ اُسنے قیام الملک پر
چڑھائی کی غرض سے کوچ کیا اور اپنے ملک سے چند منزل دور جاکر اُسنے قیام
کیا۔ جابجا سرداروں کے خیمہ ایستادہ اور انپر علمہاے شاہی نصب تھے ان سب
خیمون کے وسط مین مسعود شاہ کا خیمہ تھا اور اسی کے قریب چار خیمہ اور
تھے اُن مین سے ایک مین محلسراے شاہی تھا دوسرے مین بادشاہ کا بڑا بیٹا
سعید رہتا تھا تیسرے مین اُسکا چھوٹا بیٹا یوسف اور چوتھے مین
مظفر خان جو ایک نامی سردار اُس فوج کا تھا رہتا تھا جس روز یہ فوج
وہان پہونچی اُس کی صبح ایک قاصد مع چند ہمراہیون کے وہان آیا اور کہا
کہ مجھکو قیام الملک یہان کے حاکم نے بھیجا ہے اور مین بادشاہ کے حضور مین
حاضر ہونا چاہتا ہون چنانچہ بعد اطلاع کے بادشاہ نے اُسکو بلایا یہ قاصد
اپنے ہمراہیون کو دروازہ پر چھوڑکر اندر گیا تو دیکھا کہ بادشاہ تخت پر بیٹھا
ہے اور اُسکے گرد وپیش سرداران فوج کرسیون پر بیٹھے ہین۔ قاصد نے ادب
سے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے اُسکو سرتاپا دیکھا اور اُسکی کمسنی اور
حُسن پر لحاظ کرکے اُسکا نام پوچھا اُس قاصد نے کہا کہ میرا نام تہور خان ہے
بادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا کام کیا ہے اُسپر قاصد نے کہا کہ قیام الملک
کی طرف سے پیغام صلح لایا ہون گو قیام الملک کو خوب معلوم ہے کہ حضور
کی فوج بہت کم ہے تاہم اسکو یہ منظور نہین ہے کہ فضول لڑائی مین بندگان خدا
کا ناحق خون ہو بادشاہ نے کہا کہ اے جوان احمق تیرا پیغام لغو ہے اور یہ پیغام
دینا گویا ما بدولت کی توہین کرنا ہے تہور خان نے کہا کہ واقعی میرے
بادشاہ کی فوج بہت ہے آپ مقابلہ نہین کر سکین گے بادشاہ نے کہا اے
جوان گستاخ مجھکو تیری جوانی پر افسوس آتا ہے ورنہ اس کلمۂ سخت کا جواب

تجھکو تلوار سے دیا جاتا خیریت اسی مین ہو کہ تو ابھی چلا جا اور اپنے آقا سے
کہدے کہ ہوشیار رہے اور جب تو یہان سے جانا تو راستہ مین جو سپاہی
میری فوج کا ملے اُسپر حملہ کرنا اگر تو بچکر چلا گیا تو خیر اور اگر میرے سپاہی نے
تجھکو گرفتار کر لیا۔ تیرا سر تن پر نہو گا تہور خان نے یہ الفاظ سنکر پیچ تاب
کھایا اور کچھ کہا چاہتا تھا کہ مظفر خان اُسکو اِس خیال سے بادشاہ کے
سامنے سے اُٹھالے گیا کہ کہین یہ کوئی اور کلمہ سخت نہ کہے اور بادشاہ اُسکو
قتل کر ڈالے علیحدہ جاکر مظفر خان نے اُس جوان سے کہا کہ تو کیسا احمق
ہی کہ شیر سے اُسی کے گھر مین لڑتا ہی تہور خان نے اپنی تلوار پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ
بادشاہ نے میری بڑی توہین کی ہی اسی تلوار سے اسکا عوض لونگا مظفر خان
نے کہا کہ ہماری فوج ان دھمکیون سے نہین ڈرے گی بہتر ہی تو یہان سے چلا جا
جب تہور خان وہان سے چلا تو اُسنے اپنے ساتھیون سے کہا کہ دیکھو بادشاہ
نے میری بڑی توہین کی اگر لڑائی ہوئی تو سچ کہتا ہون کہ مین پہلے اُس کی
فوج پر حملہ کرونگا گو اُسکی تعداد زیادہ ہو پھر یا تو مرونگا۔ یا مارونگا۔ یہ کہکر مع
ساتھیون کے ایک کوس بھی نہ گیا تھا کہ کچھ سوار دریا کے کنارہ پر نمودار ہوے
تہور خان نے کہا۔ کہ شاید بادشاہی فوج آگئی۔ پھر کہنے لگا کہ وہ لوگ
سَو سے زیادہ معلوم ہوتے ہین اور ہم صرف ساٹھ آدمی ہین خیر آنے دو
کچھ مضائقہ نہین یہی وقت بہادری کی آزمائش کا ہی تہور خان کے
سپاہیون نے کہا کہ خاطر جمع رکھو فتح ہمارے ہاتھ ہی۔ یہ کہکر تہور خان
نے گھوڑون کو فوج شاہی کی طرف پھیرا جب یہ فوج قریب آئی تو معلوم
ہوا کہ کچھ عورتین بھی گھوڑون پر سوار ہین اور نقاب ڈالے چلی آتی
ہین اور اُن مین سے ایک عورت ایسی شان سے گھوڑے پر سوار تھی جس سے

تہور خان نے خیال کیا کہ وہ کوئی معزز عورت ہی تہور خان نے دشمن کی فوج سے کہا کہ لڑائی کے لیے تیار رہو ہم لڑائی پر مستعد ہین جب انھون نے دیکھا کہ تہور خان آمادہ جنگ ہی تو انھون نے چیخ ماری لیکن سردار فوج نے انکی دلدہی کی اور کہا کہ گھبراؤ مت مین ابھی سب کو تہ تیغ کرتا ہون غرض لڑائی شروع ہوئی کبھی تو شاہی فوج غالب آتی تھی اور کبھی تہور خان کی فوج آخر کار فوج شاہی کو تہور خان نے بھگا دیا اور شہزادی اور اسکی خواصون کو گرفتار کر لیا۔ اس جوان نجیب نے۔ اس خوف زدہ شہزادی کے پاس جاکر کہا۔ تم ڈرو مت تم فیاض دشمن کے قابو مین ہو اگر مجھے بادشاہ کا ظلم نہ پیش آتا تو مین ایسا نہ کرتا۔ شہزادی نے کہا اے تہور خان مسعود بادشاہ میرا باپ ہی اسکی نسبت ایسے کلمات مت کہہ تو خوش نصیب ہی کہ مین بدقسمتی سے تیرے قبضہ مین آگئی تہور خان نے کہا کہ بی بی تمھارا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام بے نظیر ہی بعد ازان اس خوبصورت بی بی کو گرفتار کر کے تہور خان نے اپنے دل سے مشورہ کیا۔ کہ آیا مین اس بی بی کو چھوڑ دون یا اپنے آقا کے پاس لیجاؤن آخر کار یہ امر طی پایا کہ قیام الملک اپنے آقا کے پاس لیجاؤن اور جو وہ حکم دے وہ کرنا چاہیے۔ شہزادی نے کہا کہ اے جوان تو میرے ساتھ اخلاق سے پیش آیا مین تیری ممنون ہون اور تیرے افسرون کی تعظیم اور عزت مین بھی ملحوظ رکھونگی تہور خان نے اسکی تسلی کی اور کہا کہ میری فوج کے افسر بھی تمھارے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش آوینگے یہ کہکر شہزادی نے ایک مرتبہ اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دیا تہور خان عش عش کرنے لگا۔ اور کہا کہ واہ اسکی خوبصورتی کی تعریف مین نے بجا سنی تھی یہ تو آدمی نہین بلکہ اسے حور سمجھنا چاہیے یہ شعر شہزادی کے حسب حال ہی

واہ کیا حسن ہی کیا شان ہی اے صل علی	آدمی ہنتے تو اس حسن کا دیکھا نہ سنا

آخرکار جب تہورخان کی فوج لوٹ مار کر چکی تو تہورخان شہزادی کو لے کر
خیمہ گاہ کی طرف چلا راستہ مین شہزادی کو کسی طرح کی تکلیف نہ دی اور نہ
محافظت مین سختی کی بے نظیر بھی مطئین رہی اور بھاگنے کا قصد نہ کیا۔ آخرکار
تہورخان اپنے خیمہ گاہ مین پہونچا۔ اور سپہ سالار سے ملکر کہا کہ بادشاہ
نے صلح تو منظور نہین کی مگر اُسکی لڑکی بے نظیر میرے ہاتھ آگئی ہی اس معاملہ
کی نسبت اپنے آقا سے راے لے کر عمل کیا جائیگا پس آپ اس بارہ مین
ایک قاصد بھیجکر ہمارے آقا سے راے لیجیے کہ کیا کرنا چاہیے کیونکہ مین نے
اس بی بی سے قسم کھائی ہی کہ اس معاملہ کو جلد طی کراونگا تہورخان کے
افسر نے کہا کہ تمھارا ہی جانا بہتر ہوگا اور مین شہزادی اور اسکی خواصون
کو بہت اچھی طرح سے رکھونگا تہورخان نے بے نظیر سے کہا کہ مین خود
اپنے آقا کے پاس جاتا ہون اور کل تک واپس آجاؤنگا جب تہورخان
بے نظیر سے رخصت ہونے لگا تو اُسنے دوبارہ اپنا نقاب چہرہ سے اُٹھایا
اور اپنے پناہ دہندہ کو اپنا جمال دکھایا چنانچہ تہورخان چھ سوارون
کو لے کر وہان سے روانہ ہوا اور آدھی رات کو منزل مقصود پر پہونچا صبح کو
اپنے آقا سے ملا تہورخان نے مختصر حال بیان کیا۔ لیکن قیام الملک
کو اس امر سے تردد ہوا۔ کہ بادشاہ نے شرائط صلح کو قبول نہ کیا قیام الملک
نے پوچھا کہ کیا بادشاہ کو اپنی فوج پر بہت بھروسا ہی تہورخان نے کہا کہ
واقعی وہ بہت دلیر ہی اور اسکی فوج بہت قواعددان ہی قیام الملک نے
اپنے وزیر سے مشورہ کر کے تہورخان سے کہا کہ تم اپنے سپہ سالار کے پاس
جاؤ اور وہ ہمارا حکم تعمیل کریگا۔ تہورخان کو خط لکھکر دیا گیا لیکن چونکہ

اُس کو مضمون خط سے آگاہی نہ تھی اس لیے اُسکے دل مین خلش تھی ۔ کہ معلوم نہین خط مین کیا لکھا ہو کیونکہ وہ بے نظیر کی رہائی کے لیے بہت ساعی تھا غرضکہ ایک رات دن مین تہور خان واپس آیا ۔ اور خط کو اپنے افسر فوج کو دیا افسر نے جب خط پڑھا تو اُسکے چہرہ پر آثار ملال معلوم ہوے اُس خط کو پڑھکر سپہ سالار نے تہور خان کو دیا اُسمین یہ لکھا تھا کہ چونکہ ہمنے مسعود شاہ سے درخواست صلح کی تھی اور اُسنے نامنظور کی اسیلیے اُسکی لڑکی کو بالفعل مقید رکھو ۔ اور پھر مسعود شاہ کو اطلاع دو کہ اگر شرائط صلح منظور کرنا ہو تو قبول کرلے ورنہ اُسکی بیٹی بے نظیر کا سر کاٹ ڈالا جائیگا تہور خان یہ خط پڑھ نہین چکا تھا کہ ایک قاصد گھبرایا ہوا پسینہ مین تر آیا اور کہا کہ مسعود شاہ نے ہماری فوج پر حملہ کیا ۔ اور یہ سُنکر کہ اُسکی بیٹی کو ہماری فوج گرفتار کرلائی ہو سب قیدیون کو جو اُسنے گرفتار کیے تھے قتل کر ڈالا ہو مین صرف اکیلا بھاگ کر بچ گیا تہور خان نے کہا کہ یہ اُسکا معاوضہ ہو قیام الملک نے بے رحمی کے ساتھ بے نظیر کے قتل کا حکم دیا سپہ سالار فوج نے کہا کہ مین تو قیام الملک کا تابعدار ہون اگر مجھکو نوکری کرنا ہو تو اُسکے حکم کی تعمیل کرونگا ۔ چاہیے وہ کیسا ہی ہو تب تہور خان سپہ سالار کے قدمون پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ ایسا مت کرو سپہ سالار نے کہا کہ تہور خان اپنا سر اُٹھاؤ مین خود ایسی حالت مین متردد ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ تمھاری خوشامد سب بیفائدہ ہو تہور خان نے کہا کہ آپ دو روز توقف کرین مین قیام الملک کے پاس جاتا ہون اور اُس سے خوشامد کرکے اُس بے گناہ بی بی کی جان بخشی کرا ؤنگا ۔ سپہ سالار نے آبدیدہ ہوکر کہا کہ تہور خان یہ

امر غیر ممکن ہی دونون فوجین آمادۂ جنگ ہین اگر ذرا بھی تعمیل حکم مین دیر ہوئی تو نتیجہ برا ہوگا ایسی حالت مین اگر میری لڑکی کی نسبت بھی حکم ایسا دیا جاتا تو ضرور تعمیل کرتا تہور خان نے کہا کہ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا ہی مین بے نظیر کے عوض مرنے پر تیار ہون سپہ سالار نے کہا کہ مین مجبور ہون پھر تہور خان نے کہا کہ ایک تدبیر اُس بی بی کے بچنے کی ہی۔ وہ یہ ہی کہ تم کہنا کہ میرے قبضہ مین وہ بی بی آئی نہین اور مین کہونگا کہ مین نے اُسے مار ڈالا یا وہ میری حفاظت سے بھاگ گئی سپہ سالار نے کہا اس قاصد نے جو اُس بی بی کو دیکھا ہی یہ نہ کہدیگا تہور خان نے کہا کہ یہ ایک شریف آدمی ہی وہ ہمارے راز کو فاش نہ کرے گا۔ اور اُس قاصد کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کہ کیون راز کو فاش تو نہ کروگے للہ جلد بولو۔ وہ قاصد جواب دینے والا تھا کہ سپہ سالار نے کہا ای تہور خان تمھارا خوشامد کرنا فضول ہی مجھکو حکم کی تعمیل کرنا ضرور ہی اگر نہ تعمیل کرونگا تو عدول حکمی ہوگی تہور خان نے کہا کہ خط تو میرے ہاتھ مین ہی ایسا سمجھو کہ مین نے اُسے تمکو دیا ہی نہین سپہ سالار نے کہا کہ بے نظیر تو بچ جائیگی لیکن تم ایسا کروگے تو تمکو پھانسی دیجاویگی تہور خان اِس طرح اِس مقدمہ کو توقف مین ڈالتا گیا۔ آخر کار سپہ سالار نے کہا دیکھو حکم کی تعمیل مین دیر ہوتی ہی اُسکی تعمیل کرنے دو تہور خان کو غصہ معلوم ہوا اور اُسنے خط کو پھاڑ ڈالا۔ اور جلا دیا سپہ سالار نے تہور خان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ او بیوقوف تو نے یہ کیا کیا تہور خان نے جواب دیا کہ اب تمھارے پاس کون حکم ہی جسکی تعمیل تم کروگے سپہ سالار حالت غضب مین خیمہ کے دروازہ پر ٹہلتا رہا اور تہور خان خاموش کھڑا رہا پھر سپہ سالار نے اور سپاہیون کو بلایا اور اُنسے کہا کہ اسکو گرفتار کرلو اور بحفاظت تمام رکھو سپاہیون

نے تہور خان کو حراست مین رکھا اور سخت حفاظت کی کہ بھاگ نہ جاوے
اس عدول حکمی کی اطلاع قیام الملک کو بھی ہوئی چونکہ وہ اور وہم پر تھا
اس لیے اُس معاملہ مین کوئی قطعی حکم نہین دیا صرف یہی حکم دیا کہ تا حکم ثانی
تہور خان کو قید مین رکھو۔ اس طرح چند روز گذر گئے اور شہزادی اور
تہور خان قید مین رہے شہزادی کو جب تہور خان کی عالی ہمتی کا حال
معلوم ہوا تو اُسکی حالت پر افسوس کیا لڑائی ہونے سے ایک روز پہلے
قیام الملک اور سپہ سالار اور دیگر سرداران فوج خیمہ مین بیٹھے تھے اور شراب
کا دور چلتا تھا وہ سب ایسے بے فکر تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی
سے اب کچھ واسطہ ہی نہین رہا قیام الملک نے پوچھا کہ ہمارے قیدی
تہور خان کا کیا حال ہی۔ سپہ سالار نے کہا کہ وہ قید مین ہی اور یہ
عدول حکمی اُسنے بوجہ غلبۂ محبت کے کی ہی اب اُسکا قصور حضور معاف
فرمائین اور کچھ تھوڑی سی سزا کر دین اور قتل نہ کرین کیونکہ وہ بہت بڑا بہادر
سپاہی ہی قیام الملک نے کہا کہ میری بھی رائے یہی تھی مگر ایسا مین کر نہین
سکتا سپہ سالار نے پھر اُسکی جان بخشی کی سفارش کی قیام الملک نے کہا
کہ اچھا کل کی لڑائی مین اُس سے کوئی کام سخت لیا جاویگا اور اُسکی بہادری
کی آزمایش کیجائیگی یہ کہکر اُسکو طلب کیا جب تہور خان آیا تو اُس نے
قیام الملک سے کہا کہ حضور ہی کا بھروسا مجھکو ہی قیام الملک نے کہا
کہ ہم سب تجھکو بچانا چاہتے ہین مگر مجبور ہین کہ قواعد فوجی کی رو سے ایسا
نہین کر سکتے تہور خان نے کہا کہ بے نظیر کے پانے کی امید مجھکو ہی
اس لیے مین اپنی جان بخشی چاہتا ہون۔ اگر کوئی شرط ہو تو بیان کیجیے
اُسکو بجا لاؤن۔ سپہ سالار نے کہا کہ تم بے نظیر کا نام مت لو تو جان بخشی

کردی جاے تہور خان نے کہا کہ اسکے سواے جو کچھ کہوگے سو کرونگا۔
مگر یہ تو ہرگز نہوگا کہ اُسکا خیال اپنے دل سے نکال ڈالون اب بہت جلد
فرمائیے کہ وہ شرط کیا ہی مین اُسکی تعمیل مین مستعد ہون قیام الملک نے
کہا کل صبح کو جب لڑائی کی صفین آراستہ ہون تو اُس وقت تمھارا یہ کام ہی
کہ تم مسعود شاہ کے پاس جاکر اُسکو قتل کرو۔ اور وہان سے صحیح وسلامت
واپس آؤ یہ شرط ہی اور اسی کی بجاآوری پر تمھاری اور بے نظیر کی جان بچنی
ممکن ہی جب اس سخت شرط کی بجاآوری کا حکم قیام الملک نے دیا تو تمام
خیمہ مین ایک سنّاٹا ہوگیا اور سپہ سالار نے حالت سکوت مین سر جھکا لیا
کیونکہ وہ سمجھا کہ تہور خان کا بادشاہ مسعود کے پاس چلا جانا تو ممکن ہی
لیکن قتل کرنا ایک امر دشوار ہی اور بالفرض قتل بھی کرنے کا موقع ہاتھ آگیا
تو اُسوقت تہور خان کی جان بچنا مشکل ہی وہان سے سلامت آنا شی دیگر ہی
اِدھر تہور خان اس حکم قضا توام کو سُنکر ششدر رہگیا اور پھر اُسکو کچھ
جرأت زبان کھولنے کی نہوئی۔ غرضکہ صبح کو پانی بہ شدت برس رہا تھا دونون
بادشاہون کی فوج میدان کارزار مین آئی ایک طرف تو قیام الملک نے
صف آراستہ کی اور دوسری طرف مسعود کی فوج آراستہ ہوئی اس طرح پر کہ
میمنہ تو زیر حکم سعید بڑے بیٹے کے تھا اور میسرہ زیر حکم یوسف چھوٹے بیٹے
کے اور قلب لشکر مین خود بادشاہ غرضکہ بعد ترتیب صفوف لڑائی شروع
ہوئی اور آخر کار جنگ مغلوبہ کی نوبت پہونچی ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی
اسی اثنا مین تہور خان قیام الملک کی فوج سے باہر آیا اور بہ مشکل تمام
اُس جگہ پہونچا جہان مسعود شاہ تھا جان نثار مسعود شاہ کے باڈی گارڈ
کے افسر نے تہور خان کو پہچانا اور یہ خیال کیا کہ یہ شخص پہلے بھی پیغام

صلح لایا تھا اور شاید اب بھی کوئی پیغام لایا ہو لہذا اُسکو بادشاہ تک
آنے دیا تہور خان نے بادشاہ کے پاس پہونچکر خنجر اُسکے سینہ مین
مارا مسعود شاہ گر پڑا اور جان نثار نے جو یہ حالت دیکھی تو وہ گھبرا گیا اور
ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ اتنے مین تہور خان موقع پاکر نکل گیا جس مقام پر یہ
لڑائی ہوئی وہان سے بے نظیر اور اُسکی خواصین قریب ایک کوس کے فاصلہ پر
تھین اور بے نظیر کو اس امر کی خبر بھی نہ تھی کہ تہور خان ایسی سخت شرط
کو بجا لایا بے نظیر نقاب ڈالے فرش مکلف پر تکیہ لگائے ہوے بیٹھی تھی
اور اس امر سے متردد تھی کہ دیکھیے جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ہی اور خیال کر رہی تھی
کہ جنگ دو سردار دا اگر میرے باپ کی شکست ہوئی تو مین کیا کرونگی کہ
اُسی اثنا مین گھوڑون کے ٹاپون کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد
دیکھا کہ تہور خان خیمہ کے دروازہ پر کھڑا ہی بے نظیر خوش ہوئی اور کہا
کہ تہور خان کیا حال ہی تہور خان نے بے نظیر سے کہا کہ مجھکو اسوقت
تو دیکھکر تم خوش ہوئین لیکن تھوڑی دیر مین تم مجھسے نفرت کروگی بے نظیر
نے کہا کہ یہ امر غیر ممکن ہی تم تو میرے محسن ہو تم سے اس طرح کیسے پیش
آسکتی ہون تمھارے لیے تو مین اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہ کرونگی
تہور خان نے کہا کہ مین نے تمھاری جان بچائی اور اسوجہ سے خوش ہون
لیکن ساتھ ہی اسکے تمھارے ایک عزیز کی جان لی ہی اسکی وجہ سے رنجیدہ
اور تم سے شرمندہ ہون تب بے نظیر نے متحیر ہو کر کہا کہ تمنے کیا لڑائی مین
میرے کسی عزیز کی جان لی ہی تہور خان نے کہا کہ ہان قصور تو ہوا ہی
اور وہ بہت ہی عزیز قریب تمھارا تھا مجھے امید ہی کہ تم ضرور معاف کروگی
بے نظیر نے کہا کہ کہین سعید یا یوسف کو تو نہین مارا یہ کہکر زار زار رونے لگی

تب تہور خان نے کہا نہین نہین تمھارے بھائی کو نہین مارا ہی بلکہ تمھارا
باپ میرے ہاتھ سے قتل ہوا ہی اور اب مین جانتا ہون کہ وہ زندہ نہوگا۔
یہ سُنکر بے نظیر نے خیال کیا کہ اب دنیا مین کچھ نہین ہی اور اپنا تیز خنجر اُٹھاکر
اپنے سینہ مین مار لیا تہور خان نے چاہا کہ اُسکو اس حرکت سے باز رکھے
جب تک تہور خان اُسکے پاس پہونچے بے نظیر نے اپنا کام تمام کر لیا
تھا یہان تو یہ واقعہ گذرا۔ اُدھر مسعود شاہ کا حال سُنو کہ گو اُس کو
زخم کاری لگا تھا۔ تاہم اُسکے ہوش و حواس بجا تھے اور فوج کو بہت
اچھی طرح سے لڑاتا تھا۔ آخر کار قریب دوپہر کے اُس کی فتح ہوئی اور
قیام الملک مع اپنے سردارون کے گرفتار ہوا۔ اُسوقت قیام الملک
کو معلوم ہوا کہ تہور خان نے اپنی شرط پوری کر دی تھی تھوڑی دیر کے
بعد مسعود شاہ نے اسیران جنگ کے قتل کا حکم دیا ہی تھا کہ خود اُسکا
پیمانۂ عمر بھی لبریز ہو گیا یعنے اُسی زخم سے انتقال کیا لڑائی ختم ہونے کے
بعد لوگون نے دیکھا کہ تہور خان کی لاش بھی وہین پڑی ہی تب
وہ کہنے لگے کہ اچھا ہوا کہ بادشاہ کا قاتل بھی مارا گیا ـ

پانچوین داستان

جمیل نے جب یہ قصہ بیان کیا تو اُس کو سُنکر سب لوگ بہت خوش
ہوے اور بعد ختم ہونے قصہ کے وہ لوگ خیال کرنے لگے کہ دیکھیے اب
جمیل یہان کس طرح ٹھہر سکتا ہی۔ مگر محمودہ زیادہ ہوشیار تھی وہ سمجھ گئی کہ
جمیل بیشک کوئی نہ کوئی یہان ٹھہرنے کی تدبیر کریگا۔ یہ سب اِسی خیال
مین تھے کہ مدبر الدولہ نے کہا۔ البتہ جمیل تمکو قصہ گوئی مین بہت دخل ہی

اور اسمین کوئی تمھارا مقابلہ نہین کر سکتا جب مدبر الدولہ نے یہ تعریف کی تو
جمیل سر و قد تسلیم بجالایا اور کہا کہ آپ کی خوشنودی باعث میرے افتخار کی
ہوئی لیکن یہ قصے تو کچھ بھی حقیقت نہین رکھتے جو قصے مین اب بیان کرونگا وہ
کہین ان قصون سے دلچسپ اور عمدہ ہین مدبر الدولہ نے کہا کہ جس طرح شہزادی
شہرزادنے الف لیلہ کے قصے کہکر اپنی جان بچائی تھی اُسی طرح تم بھی قصہ کہنے کے
بہانہ سے یہان رہنا چاہتے ہو جمیل نے کہا کہ حضور غور فرماوین کہ اگر ہم لوگون کو
آپ رخصت کر دینگے تو اسمین آپ کی ایک قسم کی ہتک ہوگی آپ کو معلوم ہی کہ ہم
لوگون کو آپ کی لڑکیون اور بھتیجی سے کس قسم کی محبت ہوا اور یہ بھی معلوم ہی کہ ہم
لوگ کون ہین تو پھر ایسی حالت مین ہم کیسے جاسکتے ہین مدبر الدولہ تھوڑی دیر
متحیر رہا اور غور کرتا رہا کہ کیا کرون پھر کہنے لگا کہ تمنے بیشک اپنا حال بیان کیا لیکن
مین کیسے اُسکو صحیح باور کرون جمیل نے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہین آتا تو آپ ہمارے
وطن کو آدمی بھیجکر دریافت کرا لیجیے مدبر الدولہ نے کہا کہ مجھکو اپنی لڑکیون کے
بارہ مین تو اختیار ہی لیکن اپنی بھتیجی محمودہ کے بارہ مین کچھ نہین کر سکتا اُسکے
والدین کو اس امر مین اختیار ہی جمیل نے کہا کہ مین یقین کرتا ہون کہ قاضی القضات
صاحب کو اپنی لڑکی کا بیاہ میرے ساتھ کرنے مین کوئی عذر نہوگا مدبر الدولہ نے کہا
کہ آج کل میرے بھائی کو ایک امر اہم کی نسبت تشویش ہوا اور ابھی مین اُس سے بیاہ
شادی کے بارہ مین کچھ کہہ نہین سکتا جمیل نے کہا کہ ہان محمودہ کی زبانی کچھ
تھوڑا حال مجھکو بھی معلوم ہوا تھا کہ قاضی القضات آج کل معتوب ہو رہے ہین
لیکن محمودہ اور اُسکے والدین کو اللہ پر بھروسہ ہی کہ کہین نہ کہین ان جرایم کا پتہ
چل ہی جائیگا ۔ مدبر الدولہ تھوڑی دیر تک خاموش رہا اور پھر یہ کہا کہ مین ایسا
شخص نہین ہون کہ اس معاملہ اہم مین دخل دون بالفعل مین اس امر مین

غور کر رہا ہون کہ تمنے جو قاصد بھیجنے کی بنسبت کہا ہی سو قاصد بھیجون یا نہین اگر مین نے قاصد بھیجا اور اُسنے وہی بیان کیا جو تمنے بیان کیا ہی تو مجھکو بیاہ کر دینے مین کوئی غذر نہوگا جمیل نے کہا بہتر ہی کہ آج آپ اس معاملہ مین غور کرین اور کل مین وہ قصہ بیان کرونگا جس سے آپ سب لوگ خوش ہونگے مدبر الدولہ نے کہا کہ تم عجب طرح سے یہان رہنے کی خواہش ظاہر کرتے ہو کہ مجھکو چارنا چار قبول کرنا پڑتا ہی اچھا آج یہین رہو غرضکہ سب لوگ اپنے اپنے کمرون مین آرام کے واسطے گئے اور جمیل پھر اپنے کمرہ مین اکیلا رہا اُسنے ہزناتھ کو پھر آج گاتے ہوے سُنا لیکن چونکہ پہلے روز جمیل اُسکو گاتے ہوے دیکھہ چکا تھا اس لیے اُسکو اس آواز سے تعجب نہین ہوا اور چونکہ وہ سب تہ خانون کی سیر بھی کر چکا تھا اس لیے اُسکو خواہش کہین جانے کی نہوئی پس وہ اپنے کمرہ مین بیٹھہ گیا تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اُسکو معلوم ہوا کہ کوئی شخص آہستہ آہستہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہی جب اُسنے دروازہ کھول دیا تو گلچمن کو دروازہ پر دیکھا گلچمن نے جمیل سے کہا کہ آج مدبر الدولہ نہین آیا ہی اس لیے عشرت بانو نے تمکو بُلایا ہی جمیل نے گلچمن کو انعام دیا اور اُسکے ساتھ ہو لیا چلتے وقت گلچمن نے جمیل سے کہا کہ دروازہ مین قفل دے دو اور کنجی اپنے پاس رکھو غرضکہ جمیل عشرت بانو کے کمرہ مین پہونچا گلچمن تو اُسکو پہونچا کر چلی گئی اور جمیل اور عشرت بانو کمرہ مین تنہا رہگئے عشرت بانو کا کلین کھولے ہوئے ناز و انداز سے فرش مکلف پر بیٹھی ہوئی تھی جمیل کو آتے دیکھکر کہنے لگی کہ پیارے تم نے آج یہان ٹھہرنے کی خوب تدبیر نکالی اور حسب وعدہ تشریف لاکر مجھپر بڑا احسان کیا جمیل نے کہا کہ مجھکو خود خیال تھا۔ لہذا بلا تامل آپ کے پاس حاضر ہوا عشرت بانو نے جمیل کے گلے

مین ہاتھ ڈال کر کہا کہ پیارے تمنے اپنا وعدہ بھی وفا کیا یا نہین جمیل نے
کہا کہ افسوس مجھکو اُسکے وفا کرنے کا موقع نہ ملا عشرت بانو نے کہا کہ
اب تک محمودہ جانتی ہو کہ تم اُس سے محبت کرتے ہو جمیل نے کہا کہ نہین
آج مین اُس سے کسی قدر کشیدہ رہا جس سے وہ سمجھ گئی کہ میری محبت مین
کچھ تغیر ہی عشرت بانو نے خوش ہو کر کہا کہ واقعی کیا تم نے ایسا کیا دیکھو
مجھکو دھوکھا مت دینا تمھاری محبت میرے دل مین اس قدر سمائی ہی۔ کہ
آج تمام دن تمھارا ہی خیال رہا اور ہر وقت تمھاری صورت میری نگاہ کے
سامنے پھرتی رہی جمیل نے کہا کہ میری بھی یہی کیفیت ہی آج شام کو مین نے
ہر چند چاہا کہ محمودہ سے قطع تعلق کرنے کی کچھ باتین کرون مگر مدبر الدولہ
نے مجھکو اُسکے پاس تک بیٹھنے نہ دیا ای عشرت بانو مین اب تک تمھارا
نہین ہوا ہون۔ لیکن کل مین ضرور محمودہ کو خط لکھونگا اور اگر موقع ملا تو
باتین کرونگا عشرت بانو نے کہا کہ ہان جلد قطع تعلق کرو تو ہم تم دونون
پھر عیش سے بسر کرین یہ کہکر عشرت بانو خاموش ہوگئی اور جمیل نے
کہا کہ اب مین جاتا ہون عشرت بانو نے کہا کہ خدا حافظ جاؤ۔ کل ضرور
اس معاملہ کو طی کر لینا یہ باتین دونون مین ہو رہی تھین کہ گلچمن نے
آکر کہا کہ بی بی خبردار ہو جاؤ مدبر الدولہ آتا ہی یہ سنکر جمیل اور
عشرت بانو کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا گلچمن نے جمیل سے کہا بھاگو
اب یہان ٹھہرنے کا موقع نہین عشرت بانو نے کہا کہ کس طرف سے
جمیل کو نکالون گلچمن نے کہا کہ یہان چھپانا غیر ممکن ہی عشرت بانو
گھبرا گئی تب گلچمن نے کہا کہ تامل مت کرو مدبر الدولہ کوئی دم مین
آیا چاہتا ہی اگر ہم تینون کو یہان دیکھ لے گا تو مار ہی ڈالے گا

عشرت بانو نے کہا کہ گلچین تم باہر جاؤ اور مدبر الدولہ کو برائے خدا
دروازہ پر روکو مین بند و بست کرتی ہون جمیل ایک دروازہ سے
بھاگا کہ عشرت بانو نے کہا کہ پیارے ادھر سے نہ جاؤ بلکہ اُدھر سے جاؤ
غرضکہ جمیل کو عشرت بانو نے ایک کمرہ کے اندر جانے کو کہکر پردہ
اُسکے دروازہ پر ڈالدیا اُدھر جمیل اُسکے اندر گیا ادھر مدبر الدولہ
عشرت بانو کے کمرہ مین داخل ہوا جمیل شب گذشتہ کو تہ خانے کی سیر کے وقت
بخوبی دیکھ چکا تھا کہ یہ راستہ جدھر سے وہ جا رہا ہے اُسی تہ خانے کو گیا ہے جہان
حبشی کل سو رہا تھا مگر مجبوراً اسی طرف گیا کیونکہ اور کوئی راستہ نہ تھا
جب جمیل نے اُس دروازہ پر پہونچکر اُسکو کھولا تو اُسکے باہر حبشی کو ٹہلتے
ہوے پایا جمیل اُسکی طرف بڑھا اور کہنے لگا کہ مین خیال کرتا ہون کہ تمکو
جب یہ معلوم ہوگا کہ مین یہان کس طرح آیا تو تمکو کچھ تعجب نہوگا مگر وہ بخلاف
اسکے متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ بڑے لوگون کے اغراض مین کس طرح سمجھ سکتا
ہون کیونکہ مین غلام ہون جمیل نے کہا کہ جس طرح اور آدمیون کی عقل ہوتی
ہے اسی طرح غلامون کی بھی ہوتی ہے غلام نے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ اُنکو بھی عقل ہوتی
ہے مگر چونکہ وہ بچپن سے مثل غلامون کے پرورش پاتے ہین اور آزادی اور
خودمختاری سے کوئی کام نہین کرنے پاتے اس لیئے اُنکی عقل تیز نہین رہتی
جمیل نے کہا کہ تم نے یہ عجب بات کہی گو میری اور تمھاری حالت مین کچھ ہی
فرق ہو لیکن مین تمھاری ملاقات سے بہت خوش ہوا یہ جو جمیل نے کہا تو حبشی
نے متحیر ہوکر جمیل کی طرف دیکھا گویا اُس سے کبھی کسی نے اس طرح مہربانی
سے باتین نہین کی تھین اور اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ یہ جوان شخص
یہان کیون آیا جمیل نے کہا یہ نئی جگہ ہے مین تمھاری رہنمائی چاہتا ہون حبشی نے

کہا آپ یہان اجنبی معلوم ہوتے ہین اگر کسی خاص پوشیدہ غرض سے آپ یہان تشریف لائے ہین تو بیان کیجیے مین آپ کو آگاہ کرون جمیل نے کہا کہ نہین مین بالکل اجنبی نہین ہون بلکہ تمھارے آقا مدبر الدولہ کا مہمان ہون غلام نے کہا کہ اگر آپ مہمان ہین تو مجھکو کیا - میرا کام ہی کہ مین آپ کو راستہ بتا دون پس آئیے مین آپ کے ساتھ چلتا ہون جمیل نے کہا کہ نہین مجھکو اپنے کمرہ مین ابھی جانے کی جلدی نہین ہی ذرا ٹھہرو تھوڑی باتین کرلین چنانچہ جمیل نے اُس غلام سے کہا کہ یہان تم کس غرض سے پہرہ دیتے ہو آیا کوئی خزانہ یہان ہی جسکی حفاظت کرتے ہو یا جس طرح مین عشرت بانو کے کمرہ سے نکلا تھا اسی طرح اور جو شخص نکلے اُسکو راستہ بتاتے ہو - اِس سوال کے جواب دینے مین غلام کو اولاً تامل ہوا لیکن آخر کار کہنے لگا کہ اگر مین یہان مدبر الدولہ کے خزانہ کی حفاظت کرتا ہون تو یہ امر غیر ممکن ہی کہ مین آپ کو اُسکی جگہ بتاؤن کیونکہ مین خود اُسکی جگہ نہین جانتا کہ وہ کہان ہی جمیل نے کہا کہ مین نے ازراہ بدنیتی کے یہ امر نہین دریافت کیا تھا تو مجھکو غریب آدمی جانتا ہی تب غلام نے کہا کہ عشرت بانو کے کمرہ مین جانا اور اس طرح ناوقت پوشیدگی سے نکلنا تو نیک نیت عزت دار آدمی کا کام نہین ہی جمیل نے کہا کہ راز کی باتون سے اور نیت اور عزت سے کوئی تعلق نہین یہ کہکر اُس غلام سے پوچھا کہ کیا مثل میرے تم بھی واقف ہو کہ عشرت بانو مدبر الدولہ سے اُس قدر ملتفت نہین ہی جسقدر کہ زوجہ کو ہونا چاہیے غلام نے کہا فرض کیجیے مین یہان دو کامون کے واسطے تعینات ہون ایک خزانہ کی حفاظت کے واسطے چاہے وہ جہان کہین ہو اور دوسرے گاہے گاہے عشرت بانو کے کام کرنے کے واسطے پس آپ یہ نہ سمجھین کہ یہان ٹھہرنے مین جان کی سلامتی ہی کیونکہ کبھی کبھی مدبر الدولہ

بھی میرے دیکھنے کے واسطے آجاتا ہی کہ مین سوتا تو نہین ہون جمیل نے کہا کیا
تمھارا کام تمام رات جاگنے کا ہی غلام نے کہا بیشک اگر ایسا نہ کرون تو ضرور
پھانسی دیا جاؤن جمیل نے کہا واہ ابھی کل تو مین نے تمکو سوتے ہوئے پایا
تھا غلام نے آشفتہ ہوکر کہا کہ بالکل غلط فرماتے ہین جمیل نے کہا کہ مین
بالکل صحیح کہتا ہون اور اس قدر پتہ سنو کہ تم شراب کے نشہ مین پڑے تھے
تمھارے پاؤن دروازہ کی طرف تھے اور سر دیوار کی طرف تھا اور تلوار تمھاری
زمین پر پڑی تھی غلام تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر کہنے لگا کہ تم کیسے یہان
آئے تھے جمیل نے کہا کہ یہ تو مین نہ بتاؤنگا کہ مین کیسے آیا تھا پھر غلام نے کہا کہ
کمرہ مین مدبرالدولہ آگیا ہو اور یہان بھی آیا چاہتا ہی بہتر ہو کہ تم یہان سے
چلے جاؤ جمیل نے کہا کہ مجھے راستہ نہین معلوم ہی تو آگے آگے چل اور مین تیرے
پیچھے چلونگا وہ غلام آگے آگے چلا مگر پیچھے پھر پھر کر دیکھتا جاتا تھا کہ جمیل مجھے
کوئی نقصان تو نہ پہونچائیگا جاتے جاتے ایک مقام پر دروازے کے پاس یہ
دونون پہونچے وہان جمیل نے اُس غلام کو اس طرح دبایا جیسے کوئی شکاری جانور اپنے
شکار کو دباتا ہی اور اُسکو زمین پر گرا کر اُسکے سینہ پر چڑھ بیٹھا غلام نے پوچھا اسکے
کیا معنے ہین اور تم نے مجھے کیون دے مارا جمیل نے کہا یہ بتاؤ کہ بس اسقدر کہا
تھا کہ جمیل کو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص عشرت بانو کے کمرہ سے باہر آتا ہی غلام
نے کہا کہ دیکھو چھوڑ دو مدبرالدولہ آتا ہی جمیل نے کہا اچھا اُٹھ مگر خبردار اس
واقعہ کا ذکر مدبرالدولہ سے یا عشرت بانو سے نہ کرنا اگر ذکر کریگا تو مین
ضرور سب سے کہدونگا کہ تو کل رات کو سو رہا تھا اور تجھے ضرور پھانسی دیجائیگی
جمیل غلام سے یہ کہہ چکا تھا کہ اُسکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص آتا ہی پس وہ وہان سے
بھاگا اور اپنے کمرہ مین جاکر اوّل تو مدبرالدولہ کی اُس تلوار کو پوشیدہ مقام مین

رکھا جو وہ عشرت بانو کے کمرہ سے لایا تھا اور بعد ازان آرام کی غرض سے
لیٹ رہا صبح کو جب جمیل جاگا تو اُسنے خیال کیا کہ اگر غلام نے رات کا معاملہ مدبرالدولہ
سے کہدیا ہوگا تو ابھی معلوم ہو جائیگا لیکن ظن غالب ہو کہ نہ بیان کیا ہوگا۔ کیونکہ
اگر بیان کیا ہوتا تو اب تک مدبرالدولہ نے مجھکو بلا کر سزا بھی دیدی ہوتی
جمیل خیال ہی کر رہا تھا کہ ایک غلام اُسکو بلا کر اُس کمرہ مین لے گیا جہان پہلے
روز جمیل اور رام کشن اور ہرناتھ نے کھانا کھایا تھا جب جمیل اُس کمرہ کو
جاتا تھا تو رستہ مین گلچمن اُسکو ملی وہ میوہ جات اپنی خاتون یعنی عشرت بانو
کے واسطے لیے جاتی تھی جمیل کو دیکھکر اس طرح متحیر ہوئی اور اُسکو نگاہ تعجب سے
دیکھنے لگی کہ سب میوہ جات ادھر اُدھر گر پڑے غلام نے جو جمیل کے ساتھ تھا کہا
گلچمن کیا تمکو کوئی بیماری ہوگئی ہو کہ ایسی حرکت سرزد ہوئی گلچمن نے کچھ
آہستہ آہستہ کہا کہ جسکو نہ جمیل سمجھا نہ غلام اور میوہ اُٹھا کر جلد ہی سے چلی گئی
جمیل نے اُسکا کچھ بھی خیال نہ کیا اور اُس کمرہ مین پہونچا جہان ہرناتھ اور
رام کشن بیٹھے ہوے تھے غرضکہ رات ہوئی اور یہ تینون دوست یکجا ہوکر
حسب الطلب مدبرالدولہ کے محاسرے مین گئے مدبرالدولہ وغیرہ
سب وہان موجود تھے اُسنے ان سب سے شفقت آمیز کلمات کہکر بیٹھنے کو کہا۔
یہ لوگ بیٹھے اور جمیل نے اپنا قصہ اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

حاکیان حکایات کہن و چہرہ پردازان مرقعہ سخن یون بیان کرتے ہین کہ
کسی زمانہ مین ملک فارس کے متعلق ایک گانون مین ایک بوڑھا زمیندار
رہا کرتا تھا۔ اور اُسکے ۲ دو بیٹے تھے اُس ضعیف آدمی کا نام مرتضیٰ تھا اور اُسکے
بیٹون کا نام قاسم اور ہاشم تھا یہ تینون اپنے کھیتون کی کاشت کرتے اور
بآسایش تمام اپنی زندگی بسر کرتے تھے اُن لڑکون کی مان اُنکی صغرسنی مین

مرگئی تھی مگر اُنکے باپ نے بہت محنت و مشقت سے اُنکی پرورش کی تھی قاسم
خوبصورت اور تیراندازی کے فن مین کامل تھا۔ اور ہاشم بھی مثل اپنے بڑے
بھائی کے حسین تھا لیکن اُسکی طبیعت رذیل کامون کے کرنے کی طرف مائل نہ تھی
اس لیے وہ ہمیشہ فرصت کے وقت کتابین پڑھا کرتا تھا اُسی گانون کے قریب
دوسرا گانون تھا ایک اور شخص عبدالرحمن نامے رہتا تھا اُسکی زوجہ بھی مرگئی تھی
مگر ایک لڑکی شکیلہ نام زندہ رہی تھی اس لڑکی کا باپ سلطان روم کی فوج مین
نوکر تھا اور اس قدر دولت پیدا کرکے وہان سے لایا تھا کہ عالم ضعیفی میں آسایش
بسر کرنے کو کافی تھی اس لیے نوکری چھوڑ کر وہ اپنے وطن مالوف کو چلا آیا تھا
لوگون نے گانون مین یہ خبر مشہور کردی کہ ان دونون بھائیون مین سے ایک کے
ساتھ شکیلہ کی منگنی ہوگئی ہی لیکن ہنوز ایسا نہین ہوا تھا حالانکہ اُسکی عمر بیس برس
کی ہوگئی تھی چونکہ یہ دونون بھائی شکیلہ کے باپ کے گھر اکثر جایا کرتے تھے اس لیے
کبھی تو شکیلہ قاسم کی تیراندازی دیکھکر اُسکو پسند کرتی اور کبھی ہاشم کی
خوش الحانی سُنکر اُسپر فریفتہ ہوتی مگر ہنوز قطعی طور پر کسی کو پسند نہین کیا تھا کہ
ایک روز مرتضیٰ سے اور عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی اور عندالتذکرہ عبدالرحمن
نے مرتضیٰ سے کہا کہ مجھسے اور تمسے مدت سے ملاقات ہی اور چونکہ ہم دونون کے
پاس دولت بہت رہی اور میری لڑکی اور تمھارے بیٹے بھی خدا کے فضل سے
جوان ہوگئے ہین اس لیے اُس راہ و رسم قدیمہ کو مستحکم کرنیکے لیے مین یہ چاہتا ہون
کہ اپنی لڑکی کی شادی تمھارے لڑکے سے کردون تاکہ ہم دونون کہ چراغ سحری
ہو رہے ہین یہ خوشی آنکھون سے دیکھ لین مرتضیٰ نے کہا مین راضی ہون اور
قاسم صرف ایک برس شکیلہ سے بڑا ہی پس یہ جوڑا اچھا ہی شکیلہ کے باپ نے
منظور کرکے کہا کہ بعد ایک ماہ کے ساعت سعید دیکھکر بیاہ کردینا چاہیے جب

یہ قرارداد ہوگیا تو عبدالرحمن نے اپنی بیٹی شکیلہ سے اُسکا ذکر کیا وہ مسرور ہوئی اور کچھ معترض نہوئی اُدھر مرتضٰی نے قاسم کو یہ خوشخبری سنائی وہ بھی راضی ہوا چونکہ ہاشم بھی شکیلہ کو پیار کرتا تھا اس لیے جب اُسنے یہ خبر سُنی کہ قاسم کے ساتھ شکیلہ کا بیاہ ہوگا۔ تو اُسکو بہت ملال ہوا لیکن اس ملال کو اُسنے اپنے دل مین رکھا اور کسی سے ظاہر نہ کیا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ مرتضٰی کے دروازہ پر وہان کا جاگیردار آیا اور پانی پینے کو طلب کیا ہاشم دوڑکر بہت عمدہ شراب اُسکے پینے کے لیے لایا وہ پیکر بہت محظوظ ہوا تھوڑی دیر بعد ہاشم کا باپ بھی اندر سے باہر آیا اور اس جاگیردار سے کہا کہ اگر آج کے روز کھانا آپ میرے یہان تناول فرما دین تو بہتر ہی اُسنے انکار کیا اور منجملہ اور باتون کے مرتضٰی سے ہاشم کی بڑی تعریف کی اور کہا مین اس لڑکے کو نوکر رکھنا چاہتا ہون۔ اگر تم اجازت دو تو مین اپنے ہمراہ لیجاؤن ہنوز مرتضٰی نے کچھ نہ کہا تھا کہ ہاشم نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ اور اُسکا کہنا قبول کیا اسواسطے کہ وہ بوجہ ملال کے وہان سے چند عرصہ کے لیے چلا جانا مناسب جانتا تھا لیکن مرتضٰی کو ہاشم کے ملال کا حال معلوم نہ تھا اس لیے اُسکو اُسکی مفارقت ناگوار تھی اُس جاگیردار نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو تمھارا لڑکا تمھارے پاس وقتاً فوقتاً آیا کریگا جب ہاشم اس جاگیردار کے ساتھ اُسکے گھر پہونچا تو اُسکے اہل خاندان ہاشم کے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش آئے ہاشم اکثر وہان کتابین پڑھا کرتا یا اپنے آقا کے ساتھ مہم پر چلا جاتا تھا ہاشم کو نوکر ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اُسکے آقا کو کئی جاگیردارون کا مقابلہ کرنے کے لیے جو متفق ہوکر اس سے لڑنا چاہتے تھے جانا پڑا چنانچہ ہاشم بھی اُسکے ساتھ لڑائی پر گیا ہاشم کے آقا نے اپنے شہر سے کوچ کیا۔ اور شیراز مین دشمنون سے لڑائی شروع ہوئی

ہزارہا آدمی طرفین کے مارے گئے آخرکار ہاشم کے آقا کی شکست ہوئی اور ہاشم
مع اپنے آقا کے گرفتار ہوگیا دشمنان فتحیاب نے اسیران جنگ کے قتل کا حکم
دیا سب تو قتل ہوئے مگر ہاشم بوجہ صغرسنی کے قتل نہ کیا گیا۔ اور وہ مثل غلام
کے رکھا گیا ہاشم کے باپ اور بھائی کو یہ خبر پہونچی کہ ہاشم مع اپنے آقا کے قتل
ہوا تو اُنکو سخت ملال ہوا اور چونکہ قاسم کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اس لیے
بطور یادگار اپنے بھائی کے اُسکا نام ہاشم رکھا اُدھر تو شکیلہ کا باپ مرچکا
تھا ادھر ہاشم کے قتل ہونے کی خبر آئی تو لوگون نے مرتضیٰ اور قاسم کو
کمزور پاکر اُنکی اراضی ضبط کرلی تھی لہٰذا ان دونون نے بھی مجبور ہوکر ایک
جاگیردار کے یہان فوج مین نوکری کرلی جب اُس جاگیردار کو اُنھین جاگیردارون
سے لڑنے کا اتفاق ہوا جنسے ہاشم کے آقا کو شکست ہوئی تھی تو اسکو بھی شکست
ہوئی اور مرتضیٰ اور قاسم گرفتار ہوے اور ہاشم جس جاگیردار کا غلام بنایا گیا تھا
اُسی کی غلامی مین یہ دونون بھی دیے گئے مرتضیٰ نے اپنے پسر گم گشتہ ہاشم
کو پہچانا اور اُس سے لپٹ کر زار زار رونے لگا اور یہی حال قاسم کا بھی تھا
مرتضیٰ نے کہا کہ ہاشم تو تو اس عزت سے یہان ہو کہ تلوار تیرے زیب کمر ہو
زنجیر طلائی گردن مین اور انگشتری بیش بہا انگلی مین اور افسوس صد افسوس
میری قسمت پر کہ مین یہ روز بد دیکھنے آیا قاسم نے کہا اے والد بزرگوار ہاشم کو
اس طرح ملامت نہ کرو اُسکا اسمین کیا قصور ہو ہاشم نے کہا مجھکو آپ ناحق قصوروار
ٹھہراتے ہین یہ سب خرابیان میرے اور میرے بھائی کی وجہ سے ہوئی ہین اور
مجھکو اُس شخص کا محکوم بنایا ہو جو اسیران جنگ کو کبھی زندہ نہین چھوڑتا مین
اپنی خوش قسمتی سے بچ گیا ہون قاسم نے کہا کہ میری وجہ سے کیون خرابیان ہوئین
ہاشم نے کہا مین اور تم دونون شکیلہ پر فریفتہ تھے ہمارے والد نے تمھارا بیاہ اُسکے

ساتھ کردیا اُسوقت مین نے بوجہ ملال کے اپنے وطن کو چھوڑنا مناسب سمجھا یہ سنکر
تینون لپٹ کر خوب روئے اور کہنے لگے دیکھیے اب ہماری قسمت مین کیا لکھا ہی
ہاشم نے کہا آپ چند روز یہان رہین مین آپکی رہائی کی کوئی تدبیر کرونگا باپ نے
ہاشم سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلوگے یا نہین اُسنے جواب دیا کہ مین چند وجوہ
سے نہین چلسکتا یہ کہکر وہ اپنے خیمہ سے نکلا اور جہان لڑائی ہوئی تھی وہان
مقتولون مین سے دو شخصون کے سر کاٹ لایا اور اپنے خیمہ کے دروازہ پر
لٹکا دیے اور جاگیر دار سے جاکر کہدیا کہ مین نے اُن دونون غلامون کو قتل
کر ڈالا قاسم اور مرتضیٰ خیمہ مین پوشیدہ رہتے تھے اور کوئی موقع انکے نکال
دینے کا نہ ملتا تھا اور چونکہ لشکر کا کوچ وہان سے ہونے والا تھا اس لیے اور
بھی ہاشم کو تردد ہوا کہ اگر لشکر کے کوچ ہونے سے پہلے ان دونون کو یہان سے
نکالنے کا موقع نہ ملا تو انکا چھوٹنا مشکل ہوگا اسی اثنا مین یہ خبر معلوم ہوئی کہ
وہ جاگیر دار جسکے تابع ہاشم تھا بہت بیمار ہی اور اسی وجہ سے لشکر کا کوچ نہوگا
ایک روز ہاشم اُسکے پاس گیا اور دست بستہ عرض کی کہ ایک ضعیف شخص کو
مین جانتا ہون وہ علاج بہت اچھا کرتا ہی اگر حکم ہو تو اُسکو حاضر کردون اُس
جاگیر دار نے اجازت دی اور کہا کہ اگر مین اچھا ہوا تو اُسکو اور تجھکو دونون کو
انعام کثیر دونگا اور اگر کچھ فائدہ نہوا تو دونون کو قتل کر ڈالونگا ہاشم سلام
کرکے وہان سے اپنے خیمہ مین آیا اور اُس ضعیف آدمی کو لے چلا جسوقت یہ دونون
اُس جاگیر دار علیل کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک حسین لڑکی بھی اُس جاگیر دار
سے اس طرح باتین کر رہی ہی جیسے کوئی لڑکی اپنے باپ سے باتین کرتی ہی ان
لوگون نے اُس لڑکی کو جاگیر دار کے پاس بیٹھے ہوے دیکھکر دروازہ پر توقف کیا
ہاشم اُسکو کھڑے ہوے دیکھا کیا جب لڑکی نے اُن دونون کو کھڑے ہوے دیکھا

تو نقاب ڈال لیا اور اندر بلایا ہاشم اُس جاگیردار کے پاس گیا اور کہا کہ
بڑی محنت سے اِس ضعیف کو لایا ہون اور وہ حاضر ہی جاگیردار نے کہا اُسکو
بلاؤ اور اپنی لڑکی ناہید سے کہا کہ تم بھی یہین رہو مرتضیٰ تو بیمار کے
پاس گیا اور کسی گھاس کو منگوا کر اُسکا استعمال کرایا اور ہاشم اُس لڑکی کو دیکھا
کیا اُسوقت شکیلہ کا خیال ہو آیا تو اور بھی شعلہ عشق کا مشتعل ہوا غرضکہ ہاشم
طرح طرح کے خیالات پکار رہا تھا کہ ناہید نے اُس سے پوچھا کہ یہ بڈھا شخص کون ہی
اور اس معاملہ مین کس کی زندگی معرض خطر مین ہی ہاشم نے اُسکا معقول جواب
دیکر اُسکا اطمینان کیا اور کہا آپ خاطر جمع رکھین اس بڈھے کے علاج سے
تمھارے باپ کو صحت ہوگی پھر اُس لڑکی نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے اپنا نام
ہاشم بتایا ناہید نے کہا کہ تو اس ضعیف شخص کو میرے باپ کے علاج کے واسطے
لایا اور میرے اوپر احسان کیا ہی اُسکے عوض مین ایک انگوٹھی تجھکو دیتی ہون
اُسکو لو اور پہنو ہاشم نے کہا کہ تمھارے باپ نے مجھکو انعام دینے کا وعدہ کیا ہی
ناہید نے کہا کیا مضائقہ ہی یہ بھی لو اور اُسکو بھی لینا ہاشم نے اسکے اصرار سے
اُسکی نرم نرم اُنگلی کو دبا کر وہ انگوٹھی لے لی اور کہا کہ مین تمھاری خاطر سے پہنے
لیتا ہون مرتضیٰ نے جو دوا کا استعمال کرایا تو جاگیردار کو نیند آگئی اور مرتضیٰ
اُسی کے پلنگ کے پاس بیٹھا رہا اور ہاشم اور ناہید دوسرے کمرے مین باتین
کرتے رہے ناہید نے کہا کہ مین بھی اپنے باپ کے جاگنے تک یہین رہونگی یہ
کہکر وہ خیمہ سے باہر گئی اور چند لمحہ مین دو غلامون کے ہمراہ آئی اور اپنا نقاب
علٰحدہ رکھکر ہاشم سے کہا آؤ ہم دونون کھانا کھالین ہاشم نے جو وہ صورت پیاری
دیکھی تو ہزار جان سے عاشق ہوگیا اور شکیلہ کا خیال جاتا رہا چند روز تک ہاشم
اسی طرح خیمہ مین جایا کیا اور ناہید سے گفتگو کرکے اپنے دل بیقرار کو تسکین دیتا رہا

تھوڑے عرصہ مین وہ جاگیردار اچھا ہوگیا اور علاج کی ضرورت نہ رہی تب اُسنے ہاشم سے کہا کہ اس ضعیف شخص کو اپنے خیمہ مین لیجا کر رکھو خبردار کسی قسم کی تکلیف نہو ہاشم کے خیمہ مین اُس ضعیف کو اسوجہ سے رہنے کے لیے اُس جاگیردار نے کہا تھا کہ اُسکے دل مین یہ شبہہ ہوا کہ شاید اُسنے کوئی زہر دیا ہو جسکی یہ خاصیت ہو کہ تھوڑے دنون تک طبیعت اچھی رہے اور پھر جب زہر کا اثر شروع ہو تو وہ ہلاک کرے مگر جب پندرہ سولہ روز ہوے اور اُس جاگیردار کو یقین ہوگیا کہ مین اب بالکل اچھا ہون تو اُسنے ہاشم اور مرتضیٰ کی نسبت کچھ تحقیقات کرکے انکو انعام دینے کا قصد کیا اور اپنی لڑکی ناہید کو بلایا وہ جب آئی اور دست بستہ سامنے کھڑی ہوئی تو اُس جاگیردار نے کہا کہ اے دختر نیک اختر ہاشم کی وجہ سے میری دوبارہ زندگی ہوئی وہ بہت لائق اور بہادر آدمی ہے اُسکی خیرخواہی کا انعام سوائے اُسکے اور کچھ نہین کہ تیرا بیاہ اُسکے ساتھ کردون ناہید یہ کلمات سُنکر خوشی سے اپنے جامہ مین نہ سمائی اور باپ کے حکم کو منظور کیا بعد ازان جاگیردار نے اپنے غلام عبدالرحیم کو بلایا اور کہا ہاشم کے خیمہ مین دو پوشاک امیرانہ لیجا۔ اور ہاشم اور مرتضیٰ کو پہنا کر میرے پاس لے آ عبدالرحیم اُس خیمہ مین پوشاک لے کر دفعتًا چلا گیا اور ہاشم کو قاسم کے پوشیدہ کرنے کا موقع نہ ملا عبدالرحیم نے کہا یہان تو تین شخص ہین ایک پوشاک تو ہاشم کی ہے اور حیران ہون کہ دوسری پوشاک کو ان دونون مین سے کسکو پہناؤن بہتر ہے کہ آقا کے پاس چلو اُس غلام نے ہاشم کو پوشاک پہنادی اور مرتضیٰ اور قاسم کو اپنے آقا کے پاس لایا جاگیردار سے غلام نے کہا کہ حضور نے کہا تھا کہ ہاشم کے خیمہ مین ایک شخص ہے یہان تو دو ہین پس مین متحیر ہون کہ کس کو پوشاک پہناؤن جاگیردار نے کہا آہ آہ یہ تو وہی دونون شخص ہین جو لڑائی

مین گرفتار ہوے تھے اب مین اُنکو ضرور پھانسی دونگا جاگیردار نے ہاشم سے
پوچھا کیون یہ وہی شخص ہین کہ نہین تب ہاشم نے مفصل حال بیان کیا جاگیردار
نے کہا مین قسم کھا چکا ہون کہ جو شخص گرفتار ہوگا اُسکو ضرور قتل کرونگا اور اگر
کوئی شخص کسی غلام کو پوشیدہ کریگا تو وہ بھی قتل کیا جائیگا اے ہاشم مین اُس
شخص کو بھی ایسی حالت مین نہین چھوڑ سکتا جسنے میری جان بچائی ہے مرتضیٰ
اُس جاگیردار کے قدمون پر گر پڑا اور خوشامد کرنے لگا تب ہاشم کی طرف جاگیردار
نے مخاطب ہوکر کہا کہ اچھا مین تیرے باپ کو اور اُسکے ایک لڑکے کو چھوڑ دونگا
ایک لڑکے کو قسم کے پورا کرنے کے لیے ضرور قتل کرونگا پس تم دونون لڑکون مین
سے ایک شخص قتل ہونے کے لیے تیار ہو ہاشم نے یہ بات اپنے باپ سے کہی
مرتضیٰ نے پہلے قاسم کی طرف دیکھا اور پھر ہاشم کی طرف اور یہ خیال کیا کہ
قاسم بیاہا ہوا ہے اور اُسکی بی بی اور بچہ موجود ہین اور ہاشم اکیلا ہے اگر مارا جائیگا
تو کچھ مضایقہ نہین ہے مگر محبت پدری یہ راے نہ دیتی تھی کہ ایک قتل کیا جاے
اور دوسرا زندہ رہے کیونکہ اسکو دونون عزیز تھے اس لیے وہ ہر ایک کیواسطے
خوشامد کرتا تھا مگر وہان کوئی حامی و مددگار نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد ہاشم نے
کہا کہ اے والد بزرگوار آپ تامل نہ کرین قاسم کی بی بی اور بچہ موجود ہین
اگر وہ مارا جائیگا تو گویا تین شخص مارے جاوینگے میرا قتل ہونا مناسب ہے کیونکہ
مین تنہا ہون قاسم نے کہا کہ نہین ایسا نہین ہوسکتا مجھکو لوگ بدنام کرینگے
ہاشم ایک مرتبہ تو میرے واسطے جلاوطن ہوا اور دوسری مرتبہ اُسنے میرے واسطے
جان دی مین زمانے کے عیش اُٹھا چکا ہون اسلیے مجھکو قتل ہونا چاہیے اور
ہاشم کو تھوڑے دنون آرام کرنا چاہیے ہاشم نے کہا مین جینے سے تنگ آ گیا ہون
مجھکو مرنا چاہیے یہ مباحثہ ہو رہا تھا کہ مرتضیٰ کو غش آگیا اور قاسم اُسکے علاج

مین مصروف ہوا اور ہاشم موقع پا کر جاگیردار کے پاس پہونچا اور اُس سے کہا
کہ مین مرنے پر تیار ہون چنانچہ پھانسی تیار ہوئی صرف رسی کھینچنے کی دیر تھی
کہ ایک جوان بی بی نقاب ڈالے ہوئے خیمہ مین آئی اور جاگیردار سے کہا کہ ای
باپ اس شخص کو قتل نہ کرو اگر قتل کرتے ہو تو مجھکو بھی اُسکے ساتھ قتل کرو
جاگیردار نے کہا ای ناہید کیا تجھکو اس شخص سے الفت ہی جو اُسکی رہائی چاہتی
ہی ناہید نے کہا ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ آپ نے بوجہ اُسکے حُسن خدمت کے
میرا بیاہ اُسکے ساتھ کرنے کو فرمایا تھا۔ اسی قدر عرصہ مین آپ اُس وعدہ کو
بھول گئے جاگیردار اپنی لڑکی کو بہت عزیز رکھتا تھا اُس سے کہنے لگا ای ناہید
مین تیری خاطر سے اسکو رہا کرتا ہون ورنہ ہرگز نہ چھوڑتا یہ خوشخبری ہاشم کے
باپ اور بھائی کو پہونچی اور اُن دونون نے جان تازہ پائی اُسی روز ناہید
کی شادی ہاشم کے ساتھ ہوگئی اور دونون بآرام رہنے لگے قاسم اور
مرتضیٰ تو اپنے وطن کو چلے آئے اور ہاشم اُس جاگیردار کے پاس رہا
ایک عرصہ تک ہاشم نے وہان اپنی زندگی عیش و عشرت کے ساتھ بسر کی مگر
اُسکے کوئی اولاد نہوئی تھوڑے عرصہ کے بعد ناہید کا انتقال ہوگیا تب
ہاشم بھی اپنے وطن کو واپس آیا اور اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ رہنے لگا۔

چھٹی داستان

قصہ مذکورۂ بالا کو سُنکر سب لوگ محظوظ ہوے اور مدبر الدولہ نے
کہا کہ واقعی یہ قصہ پہلے دونون قصون سے بہت دلچسپ ہی یہ کہکر مدبر الدولہ تو
خاموش ہوگیا اور تینون عاشق اپنے اپنے معشوقون سے باتین کرنے لگے یہ لوگ
باتون ہی مین مشغول تھے کہ دروازہ کھلا اور عشرت بانو اندر آئی اور دیکھا کہ سب

باتون مین مشغول ہین یہ سب لوگ اسکی تعظیم کو بدین خیال اُٹھے کہ وہ مدبر الدولہ کی
زوجہ ہی عشرت بانو نے اپنے شوہر سے کہا کہ میرا آنا کچھ آپ کے خلاف مرضی تو نہین
ہوا مدبر الدولہ نے کہا نہین آؤ اور سر آنکھون پہ بیٹھو دیکھو یہی تینو شخص ہین
جنکا ذکر مین نے تمسے کیا تھا دو رات اور دن سے یہ لوگ یہان رات کو تو خانون ہین رہتے
ہین اور دن کو قصے کہتے تھے مگر اب یہ لوگ جانے والے ہین جب مدبر الدولہ نے یہ کہا تو
سب نے جمیل کی طرف دیکھا کہ شاید وہ کوئی حیلہ یہان ٹھہرنے کا کرے گا مگر وہ خاموش رہا
عشرت بانو نے مدبر الدولہ کی گردن مین ہاتھ ڈالکر کہا کہ تمنے مجھکو قصہ سننے سے محروم رکھا
یہ تو تمنے کوئی اچھی بات نہ کی تب مدبر الدولہ نے کہا کہ تم جانتی ہو کہ غیرون کے
روبرو عورتون کا آنا ناجائز ہی اسلیے مین نے تمکو نہین بلایا تھا عشرت بانو
نے کہا کہ جس مقام پر میرا شوہر موجود ہو وہان میرے موجود ہونے سے کوئی حرج نہین
اور در حالیکہ تمھاری لڑکیون کی مان مرگئی ہی اور مین انکی محافظ ہون اسلیے
جہان وہ ہون وہان میرا ہونا ضرور ہی اور دیکھو تمھاری بھتیجی محمودہ بھی تو یہان
موجود ہی مدبر الدولہ نے کہا اگر مین جانتا کہ تمکو اس قدر قصہ سننے کا شوق ہی تو
مین تمکو ضرور بلا لیتا۔ اب کیا کرون قصہ تو تمام ہو گیا اور اب یہ لوگ بھی جانے والے
ہین تب عشرت بانو نے کہا کہ اگر تمکو میری خاطر منظور ہی تو ان لوگون کو آج
رخصت نہ کرو مین کوئی قصہ سن لون تب وہ چلے جاوینگے مدبر الدولہ اپنی بی بی
سے بہت محبت رکھتا تھا کہنے لگا کہ اگر جمیل قصہ کہنے پر راضی ہو تو مجھے کوئی عذر
نہین آج رات کو حسب معمول رہین اور کل چلے جاوین جمیل نے کہا کہ مجھکو آپ کی
اور آپ کی پیاری بی بی عشرت بانو کی خواہش کے مطابق قصہ کہنے مین کوئی
عذر نہین لیکن مین دو قصے ایک روز نہین کہہ سکتا ہون چاہے آپ اجازت
یہان رہنے کی دین یا نہ دین یہ کہکر جمیل اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے دوستون سے

کہا کہ چلو تب عشرت بانو نے اپنے شوہر سے کہا کہ مین تو ضرور قصہ سنون گی للٰلہ
ان لوگون کو ٹھہراؤ تا کہ مین بھی کوئی قصہ سنون مدبر الدولہ نے کہا اچھا گھبراؤ نہین
قصہ سن لینا پھر جمیل کی طرف مخاطب ہوکر کہا اچھا تم لوگ آج پھر یہان رہو مین
اس معاملہ مین غور کر لون کہ تمھارے وطن کو آدمی بھیجکر تمھارے حالات دریافت کرون
یا نہ کرون یہ کہکر مدبر الدولہ تینون کو اپنے ساتھ لے گیا رام کشن اور ہرناتھ نے تو
اپنے اپنے معشوقون سے رخصت کے وقت کان مین کچھ بات کہی مگر جمیل محمودہ سے
بے پروائی کے ساتھ دور ہی سے رخصت ہوا عشرت بانو سب امور پر لحاظ کرتی
رہی اور جب اسنے دیکھا کہ جمیل اس بے پروائی سے محمودہ کے ساتھ پیش آیا
تو بہت خوش ہوئی اور سمجھی کہ اب جمیل محمودہ کو چھوڑ دیگا اور مجھسے ملے گا مگر
مدبر الدولہ نے کچھ نہ دیکھا اسواسطے کہ اسکی پشت ان لوگون کی طرف تھی اور رخ
دروازے کی طرف تھا غرضکہ یہ لوگ اپنے کمرون مین گئے اور جمیل پھر اپنے کمرے
مین تنہا ہوا ایک لحظہ کے بعد جمیل نے چور دروازہ کو کھولا اور پھر اس دروازہ کو جسمین
سے ہرناتھ کو گاتے ہوے دیکھا تھا جب جمیل نے دروازہ کھولا تو ہرناتھ کو جرأت
ہوئی اور کہنے لگا کہ کہئے کیا چاہتے ہو جمیل نے تھوڑا کہا کہ ایک بات ہے اور وہ یہ کہ تم میرے
کمرے مین چلے آؤ اور مین تمھارے کمرہ مین چلا جاؤن تم میرے کمرہ مین پہونچکر چراغ
گل کر دینا اور جب کوئی میرے کمرے مین آئے تو اسکے ہمراہ چلے جانا وہ تم کو
عشرت بانو کے پاس لیجائیگی خبردار زبان سے کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے
وہ ناراض ہوجائے اور جب وہ یہ امر دریافت کرے کہ جمیل کے کمرہ مین کیسے
گئے تو یہ کہنا کہ شاید مدبر الدولہ نے مجھے اس کمرہ مین رہنے کو کہا تھا
ہرناتھ نے کہا کہ تم اس فعل سے کیا فائدہ اٹھاؤ گے کیا تم نازنین بیگم کو
نہین چاہتا جمیل نے کہا نہین بلکہ جو کچھ عشرت بانو کہے وہ تم کرنا اور جیسا

موقع ہو ویسا حیلہ کرنا لیکن اب موقع نہین تم میرے کمرہ مین جاؤ اور مین تمھارے
کمرہ مین جاتا ہون ہرناتھ نے کہا اے دوست یہ کیا راز ہی اور تم یہ کیا طلسمات
کر رہے ہو جمیل نے کہا کہ متحیر مت ہو تھوڑی دیر مین تمکو سب کچھ حال معلوم
ہو جائیگا اب جو مین کہتا ہون وہی کرو ہرناتھ نے کہا کہ اچھا بھائی وہی
کرونگا جمیل نے کہا ایک بات اور بھی سنو جب تم عشرت بانو کے پاس جاؤ اور
وہان کوئی امر خطرناک پیدا ہو تو جو کچھ عشرت بانو بچنے کی صلاح دے اُسکے کرنے
مین تامل مت کرنا اور اگر کوئی حبشی غلام تمکو ملے اور وہ تمکو راستہ بتانے کو ہمراہ
ہو تو تم اُس سے کہنا کہ وہ آگے آگے چلے اور تم اُسکے پیچھے پیچھے چلنا اور ہر طرح سے
اطمینان رکھنا کسی طرح کا ڈر نہین ہی جمیل نے اُس سے علحٰدہ ہونے کے وقت یہ
بھی کہا کہ مین نے تکیہ کے نیچے تلوار رکھدی ہی اُسکو تم زیب کمر کرنا اور اپنے جسم
سے علحٰدہ نہ کرنا غرضکہ جمیل ہرناتھ کے کمرہ مین آیا اور ہرناتھ جمیل کے
کمرہ مین اب ہرناتھ کا حال سنو وہ جمیل کے کمرہ مین گیا تو اُسنے تکیہ کے نیچے تلوار
پائی بعد ازان چراغ کو گل کر دیا چند لمحہ ہرناتھ تاریکی مین بیٹھا تھا کہ گلچمن ہونچی
اور دروازہ کھولکر کہا کہ چلو عشرت بانو نے بلایا ہی ہرناتھ نے کچھ جواب نہ دیا
اور ایک اشرفی اُسکے ہاتھ مین دیکر اُسکے ساتھ ہولیا راستہ مین کچھ روشنی ملی
اُسمین گلچمن نے دیکھا کہ بجاے جمیل کے ہرناتھ میرے ساتھ ہی تب وہ متحیر
ہوئی اور ہرناتھ سے پوچھا کہ تم جمیل کے کمرہ مین کیسے آگئے ہرناتھ نے
کہا کہ مدبر الدولہ نے مجھکو اسی کمرہ مین رہنے کو کہا تھا شاید اُسنے غلطی کی
ہو پھر گلچمن نے پوچھا کہ چراغ کیسے گل ہو گیا اور یہ تلوار تمنے کہان پائی ہرناتھ
نے کہا کہ چراغ مین تیل نہوگا اس وجہ سے گل ہو گیا اور تلوار مین نے تکیہ کے
نیچے پائی تھی گلچمن متحیر تھی کہ یہ سب کیونکر ہوا آخر اُسنے ہرناتھ سے کہا کہ تم

جانتے ہو مین تجھین کہان لائی ہون ہرناتھ نے کہا کہ مین نہین جانتا تمنے مجھکو
بلایا اور مین تمھارے ساتھ ہولیا آخر گلچمن نے ہرناتھ سے کہا کہ تم اس مقام
پر پوشیدہ رہو مین اندر دیکھ آؤن کہ مدبرالدولہ تو نہین آگیا ہی ہرناتھ
وہین پوشیدہ رہا اور گلچمن اندر گئی عشرت بانو جمیل کے انتظار مین بیٹھی ہوئی
تھی جب اُسنے گلچمن کو آتے ہوے دیکھا تو بیقرار ہو کر کہنے لگی کہ کیون تنہا کیون
آئی ہو تب گلچمن نے سب حال بیان کیا اور کہا کہ بجاے جمیل کے ہرناتھ میرے ساتھ
آیا ہی اور تلوار بھی اُسکے پاس ہی عشرت بانو نے اپنی شومی تقدیر کی شکایت
کرکے گلچمن سے کہا کہ ہرناتھ کو واپس لیجا اور جمیل کی تلاش کر کہ کہان ہی
گلچمن نے کہا کہ بی بی صبر کرو بار بار آنے جانے مین خطرہ ہی عشرت بانو نے کہا
کچھ مضایقہ نہین تو جا اور جمیل کو تلاش کرکے جہان سے ممکن ہوے آ وہ مجھسے
اُلفت رکھتا ہی اور میرے طلب کرنے کا منتظر ہوگا گلچمن نے کہا کہ ہرناتھ بھی
تو مثل جمیل کے خوبصورت اور خوش خُلق اور خوش مزاج ہی اُسی کو بلالو اور اپنے
دل کا حوصلہ نکالو. بقول شخصیکہ مصرعہ حوصلہ دل کا نکالو نہ کوئی ارمان رہے:
عشرت بانو نے کہا کہ یہ وہ شخص ہی جو نازنین بیگم کا عاشق ہی گلچمن نے کہا
ہان وہی عشرت بانو نے کہا اچھا اسی کو لے آ گلچمن نے کہا کہ آپنے اُس
غلام محافظ سے کچھ دریافت کیا تھا عشرت بانو نے کہا ہان جو کچھ اُسنے کہا ہی
وہ مین تم سے پھر کہونگی اسوقت جاؤ اور ہرناتھ کو بلا لاؤ گلچمن جیسے ہی
ہرناتھ کو لینے کے واسطے گئی ویسے ہی مدبرالدولہ آگیا او گلچمن سے
کہا کہ میری تلوار نہین ملتی ہی تمھاری بی بی کہتی ہین کہ مین نے نہین دیکھی
گلچمن نے کہا کہ حضور مین نے بھی نہین دیکھی مگر تلاش کرونگی مدبرالدولہ
نے کہا کہ بیشک ان غلامون نے چرائی ہی گلچمن نے کہا کیا تعجب ہی لیکن

اب مین اُسکا پتہ لگاؤنگی مدبرالدولہ نے کہا ہان پتہ لگاؤ مین تمکو بہت انعام دونگا پھر مدبرالدولہ نے کہا کہ آج گرمی بہت ہی یہ پردہ باندھ دو۔ یہ کہکر مدبرالدولہ خود چاہتا تھا کہ وہ پردہ باندھے جسکے پیچھے ہرناتھ چھپا کھڑا تھا کہ گلچمن نے دوڑ کر عرض کی کہ حضور آج میری خاتون کو بشدت لرزہ آگیا ہی اور تھوڑی ہوا بھی اُنکو نقصان کریگی اس لیے اِس پردہ کو نہ باندھیے مدبرالدولہ نے کہا کہ مجھکو نہین معلوم تھا کہ تمھاری بی بی کی طبیعت اچھی نہین ہی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ مین نے اُنکو لڑکیون کے کمرہ مین صحیح وسالم پایا تھا پس اُسنے پردہ کا باندھنا تو چھوڑ دیا اور عشرت بانو کے کمرہ مین چلا اور گلچمن سے کہا کہ دیکھو ان غلامون سے کہدو کہ میری تلوار لی ہو تو دے دین ورنہ سب کو سزا دونگا عشرت بانو یہ سب باتین کمرہ کے اندر سے سُن رہی تھی اپنے شوہر کو آتے ہوے دیکھکر باہر نکل آئی اور اُسکو اندر لے گئی۔ عشرت بانو نے مدبرالدولہ کو تلوار کے واسطے بہت متردد پایا اُسوقت اُسنے خیال کیا کہ ہرناتھ یہان پردہ کے پاس چھپا کھڑا ہی اور تلوار بھی اُسکے پاس ہی اگر مدبرالدولہ دیکھ لیتا تو غضب ہی ہوجاتا مدبرالدولہ تو اپنی بی بی کے کمرہ مین گیا اور گلچمن نے تلوار کے واسطے تحقیقات شروع کی عشرت بانو نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھکو تمھاری تلوار کے گم ہونے سے سخت تردد ہی مدبرالدولہ نے کہا کہ میری جان تم اُسکے لیے تردد نہ کرو وہ مل جائیگی مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھاری طبیعت خدانخواستہ کیسی ہی چونکہ عشرت بانو گلچمن کی سب باتین سُن چکی تھی اس لیے اُسنے کہا جبسے مین تمھارے پاس سے اپنے کمرہ مین واپس آئی ہون تو اُسوقت سے کچھ لرزہ معلوم ہوتا ہی مدبرالدولہ نے کہا کہ اچھا اپنے کمرہ مین چلو اور وہان آرام کرو عشرت بانو اپنے کمرہ مین

جاکر لیٹ گئی اور کانپنے لگی مدبرالدولہ اُسکی بیماری کی وجہ سے ایسا بدحواس
ہوا۔کہ تلوار کا معاملہ بالکل بھول گیا اور عشرت بانو کے پاس لیٹ کر سو گیا
ہرناتھ بیچارہ وہین پوشیدہ کھڑا رہا اور گلچمن نے سب غلامون کو کھڑا کرکے
تحقیقات شروع کی جب مدبرالدولہ سوگیا تو عشرت بانو اپنے شوہر کے
پاس سے آہستہ اُٹھی اور دروازہ کے پاس آکر جھانکا تو دیکھا کہ ایک کمرہ مین
پردہ کے پیچھے تو ہرناتھ پوشیدہ ہی اور دوسرے کمرہ مین سب غلام جمع ہین
اور گلچمن تحقیقات کررہی ہی عشرت بانو اپنے دل مین خیال کرنے لگی کہ نہ
اسکا موقع ہی کہ ہرناتھ کو اپنے پاس بلاؤن اور نہ یہ موقع ہی کہ وہ اپنی خوابگاہ
مین واپس جائے آخرکار اُسنے ہرناتھ کو اپنے ہی پاس بلایا اور اُس سے کہا کہ اے
جوان یہ تلوار مجھکو دیدے تیرے پاس اسکا رہنا قباحت ہی اور مدبرالدولہ
اُسکی تلاش کررہا ہی ہرناتھ نے کہا کہ مین سب طرح سے تعمیل حکم مین حاضر ہون
لیکن یہ تلوار نہین دے سکتا ہون عشرت بانو نے پُرغضب ہوکر کہا کہ
کیون نہین دے گا ہرناتھ نے کہا کہ دیکھیے اندر کے کمرہ مین تو مدبرالدولہ
سو رہا ہی اور باہر کے کمرہ مین سب غلام مسلح بیٹھے ہین اگر مین یہ تلوار دیدون تو
اپنی حفاظت کس طرح کرون عشرت بانو نے کہا کہ نہین ڈر و مت مین تمھاری
سلامتی کی ذمہ دار ہون لاؤ تلوار مجھے دیدو ہرناتھ نے کہا کہ جب مین اپنے
کمرے مین پہونچ جاؤنگا تو اُسکو اُسی مقام پر رکھ دونگا جہان سے مین نے اُسکو
پایا ہی اُسوقت آپ کو اُسکے لینے کا اختیار ہی جب تک یہ باتین ہوتی رہین
عشرت بانو ہرناتھ کی خوبصورتی اور طرحداری کو اس طرح بغور دیکھتی رہی
جیسے کوئی ندیدہ طعام لذیذ کی طرف دیکھتا ہی آخرکار اُسنے ہرناتھ سے آہستہ
سے کہا کہ میرے ساتھ آؤ مین تمھین یہان سے نکال دون مگر دیکھو بے احتیاطی یا

خوف نہ کرنا اور سیدھے میرے ساتھ چلے آنا ورنہ میری اور تمھاری جان خطرہ
مین پڑے گی ہرناتھ نے کہا جہان چاہیے وہان چلو مین تمھارے ساتھ ہون
عشرت بانو ہرناتھ کو ساتھ لے کر اپنے کمرہ کے دروازے پر آئی اور جھانک کر
دیکھا کہ اُسکا شوہر جاگتا ہی یا سوتا ہی۔ جب اُسنے دیکھا کہ شوہر اُسکا سو رہا
ہی تو ہرناتھ سے کہا کہ آہستہ سے چلے آؤ۔ چنانچہ ہرناتھ اُسکے ساتھ اُس
کمرہ سے ہوتا ہوا دوسرے کمرہ مین پہونچا اور اُسکا دروازہ بند ہو گیا
عشرت بانو وہان سے چلی گئی اور ہرناتھ جون ہی اس کمرہ کے باہر آیا تو
ایک حبشی غلام کو دیکھا کہ شمشیر برہنہ لیے ہوے پہرہ دے رہا ہی حبشی غلام
ہرناتھ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور عاجزی سے کہنے لگا کہ آپ میری صورت
دیکھکر خوف نہ کرین مین مدبر الدولہ کے خزانہ کی حفاظت کرتا ہون چلیے
مین آپ کو راستہ بتا دون ہرناتھ نے کہا کہ مین یہان اجنبی ہون تو آگے آگے
چل اور مین پیچھے پیچھے چلونگا غلام نے کہا یہ تو نازیبا بات ہی کہ غلام آگے آگے
چلے اور آقا پیچھے چلے ہرناتھ نے حسب ہدایت جمیل کے غلام سے کہا کہ میرا حکم یہی
ہی کہ تو آگے چل غلام نے کہا کہ اچھا یہ تو مین کرونگا لیکن یہ تو فرمائیے کہ شمشیر برہنہ
آپ کیون لیے ہوے ہین آپ مجھکو مارینگے تو نہین ہرناتھ نے کہا کہ فریب سے
بچنے کے واسطے یہ تلوار مین لیے ہون اگرچہ مجھے کوئی خطرہ نہین ہی اس گفتگو سے
غلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا اور چار ناچار آگے آگے چلا تھوڑی دور جا کر
ہرناتھ نے دیکھا کہ وہ حبشی اپنے داہنے ہاتھ کو ہلاتا ہی ہرناتھ نے اُسکے
ہاتھ ہلانے پر نظر کی اور اسکی وجہ خیال کرنے لگا۔ آخر کار ہرناتھ نے دیکھا
کہ جمیل آگے سے آتا ہی اُسکو دیکھکر غلام اپنی تلوار سنبھالتا ہی ہرناتھ
اُسوقت جمیل کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور غلام ٹھہر گیا جمیل نے غلام سے

کہا کہ مین تجھسے بہت خوش ہون کہ تو نے شب گذشتہ کا حال کسی سے نہین کہا دیکھ یہ میرا دوست ہی اور جو واقعہ اسکے ساتھ ہوا ہی اُسکو بھی کسی سے ظاہر نہ کرنا اگر کرے گا تو تو جانے گا غلام کو جمیل نے وہان سے رخصت کیا اور ہرناتھ سے کہا کہ اپنے کمرہ مین جاؤ یہ دونون اُس کمرہ مین گئے اُسوقت جمیل نے ہرناتھ سے پوچھا کہو یار کیا گذری ہرناتھ نے مفصل حال بیان کیا اور جمیل سے پوچھا کہ یار تم سے غلام بہت ڈرتا ہی اسمین کچھ راز ہی مجھ سے کچھ تو بیان کرو جمیل نے کہا کہ اسکا بہت بڑا قصہ ہی اُسکے کہنے کا اسوقت موقع نہین دیکھو یہ سب حال آج کا رام کشن سے نہ کہنا اب تم تلوار مجھکو دو اور اپنے کمرہ مین جاکر آرام کرو ہرناتھ نے جمیل کو تلوار دیدی اور ایک دوسرے سے رخصت ہوکر اپنے کمرہ مین آئے صبح کو اِن تینون کے واسطے کھانا آیا بعد فراغت طعام سب لوگ معہ عشرت بانو کے حسب معمول جمع ہوئے اور جمیل نے اِس طرح قصہ کہنا شروع کیا۔

کسی زمانہ مین چند لوگ شکار کے واسطے اپنے شہر سے چلے ایک مقام پر اُنھون نے کچھ ہرن کا شکار دیکھا چنانچہ ایک شخص نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اِس قدر دور نکل گیا کہ ہمراہیون کا ساتھ چھوٹ گیا وہان ہرن کسی جھاڑی مین گھس گیا اور ہاتھ نہ آیا تب یہ جوان وہان سے واپس چلا لیکن بوجہ گم کرنے راہ کے ایک درخت نیچے سایہ مین بیٹھ گیا اور منتظر تھا کہ کوئی مسافر اُدھر سے آوے تو اُس سے راستہ دریافت کرون یہ جوان اسی خیال مین تھا کہ چند قزاقون نے آکر گھیر لیا اُسوقت اِس جوان نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کیا چاہتے ہو اُن قزاقون نے کہا کہ جو کچھ مال و متاع تمھارے پاس ہی وہ ہمکو دیدو یا اُسوقت تک ہمارے ساتھ رہو کہ تمھاری کوئی

شخص ضمانت اُس روپیہ کی بابت کرے جو ہمکو دینے کا تم وعدہ کرتے ہو
اُس جوان نے کہا کہ مال ومتاع حاضر ہے لے لو لیکن مجھکو چھوڑ دو اور مین
قسم کھاتا ہون کہ جب اور جہان کہین تم روپیہ طلب کروگے مین تمکو دونگا
اُن قزاقون نے کہا کہ ہمکو تمھارے قول کا اعتبار تو ہے لیکن چونکہ ہم تجارت
پیشہ ہین اِس لئے ضمانت چاہتے ہین پس تم اُس جنگل تک ہمارے ساتھ چلو
جہان ہمارے خیمے ایستادہ ہین ہمارا سردار تمکو دیکھکر بہت خوش ہوگا۔ جوان
نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دو مین روپیہ تمکو ضرور دونگا۔ قزاقون نے کہا نہین تمکو
ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا جوان اُن قزاقون سے یہ باتین کرتا تھا اور چارون
طرف دیکھتا تھا کہ شاید میرے ساتھی مدد کو آجاوین اِتفاقًا ایک سمت سے
اُسکے کان مین گھوڑون کے ٹاپون کی آواز آئی تب جوان نے کہا کہ دیکھو میرے
ساتھی آگئے اب مین بچ جاؤنگا ایک قزاق نے کہا نہین تم بچ نہین سکتے وہ
صرف دو آدمی ہین اُس جوان نے اُن دونون سوارون کو دیکھکر شور کیا وہ
سوار اس جوان کی طرف دوڑے ان دونون سوارون مین سے ایک تو مرد تھا
اور ایک عورت نہایت حسین تھی اور اُسکی عمر کوئی اٹھارہ برس کی تھی جب
اِن چارون قزاقون نے دیکھا کہ وہ دونون سوار اس طرف آتے ہین۔ تو
اُنھون نے اُس جوان کی مشکین باندھ دین اور خود اُس سوار سے مقابلہ کیا
خوب لڑائی ہوئی آخر کار قزاق زخمی ہوکر گر پڑے بعد ایک سو ہونے اِس معاملہ
کے اُس جوان نے اپنی پناہ دہندہ کا شکریہ ادا کیا یہ شخص جو بظاہر ہندو اور
اپنے ملک کا کوئی سردار معلوم ہوتا تھا کہنے لگا کہ یہ کوئی کام مین نے اس قابل
نہین کیا ہے کہ تم اُسکا شکریہ ادا کرو۔ اگر مین ایسی حالت مین ہوتا تو تمکو میرا
بچانا لازم تھا کیونکہ ہمیشہ سے ہندو مسلمان مین دوستی چلی آتی ہے لیکن سپاہ تھی

اُسکے جب کبھی لڑائی دونون مین ہوتی ہی تو خوب ہی دل کھول کر ہوتی ہی
مسلمان جوان نے جواب دیا کہ ہان تم نے نہین سُنا ہی اب پھر لڑائی ہونیوالی
ہی اب جو بادشاہ ہی اُسنے قسم کھائی ہی کہ سب مندرون کو مسجد بناڈالونگا اور
ہندو اُسکے خلاف مندرون کے بچانے کی کوشش کر رہے ہین ہندو جوان نے کہا
بیشک وہ محافظت مندرون کی کرینگے اور مسلمانون کو شکست دینگے کیونکہ اب
مسلمانون مین ویسی طاقت نہین ہی جیسی کہ پیشتر تھی مسلمان جوان نے کہا کہ یہ سب سچ
ہی مگر تمھاری قوم کے برہمنون نے پترے دیکھکر کہا ہی کہ مسلمان فتح پاوینگے ہندو جوان
نے کہا کہ اگر ان برہمنون کے قول پر اعتبار کرتے ہو تو مین بہت سی ایسی نظیرین دیسکتا
ہون کہ مسلمانون کو درویشون نے بتایا ہی کہ ہندوون کے مقابلہ مین فتح پاوینگے
مگر شکست ہوئی پس ان لوگون کے بیان کا کیا اعتبار پھر اُسنے کہا کہ خیر ان پُرانے
واقعات کو اِسوقت کی صحبت سے کیا تعلق ہی مین اور میری بہن اپنے وطن کو جاتے
ہین ہمارے ساتھ اور بھی لوگ ہین اور تھوڑے عرصہ مین وہ یہان آجاوینگے مین
اُمید کرتا ہون کہ تم اُسوقت تک کہ وہ لوگ یہان آوین اسی مقام پر ٹھہروگے
اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤگے جوان مسلمان نے کہا کہ تم نے میرے ساتھ یہی بہت بڑا
سلوک کیا کہ میری جان بچائی اب کھانا کھانے کے لیے اصرار کرتے ہو اسکا شکریہ
مین کس زبان سے ادا کرون اُس ہندو جوان نے کہا کہ میرا نام لچھمن سنگھ ہی اور
میری بہن کا نام چنبیلی ہی اور میرا باپ بھی راجپوتون کی فوج مین ایک سردار ہی
جوان مسلمان نے کہا کہ تم سے ملاقات ہونے سے مین بہت خوش ہوا مین تمھارے
کہنے کے موافق ضرور شریک کھانے کے ہوتا مگر مجھکو اپنے ہمراہیون سے علحدہ ہوے بہت
عرصہ ہوا وہ سب لوگ متردد ہونگے مین آپ کو یہ انگوٹھی بطور یادگار کے دیتا ہون
اسکو اپنے پاس تم رکھو ہندو جوان اسکا جواب نہین دینے پایا تھا کہ مسلمان جوان اپنے

گھوڑے پر سوار ہوا اور چند لمحہ مین نظر سے غائب ہو گیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے عرصہ کے بعد مسلمان بادشاہ نے لڑائی کی تیاری شروع کی اور ایک فوج بیشمار لیکر ہندوون پر چڑھائی کی اور اُنکے شہر کا محاصرہ کیا متواتر لڑائیان ہوتی رہین مگر فتح اور شکست کسی نہ ہوتی تھی آخر کار مسلمان بادشاہ نے شہر مین قتل عام کرنے کا حکم دیا ہندوون نے یہ حکم سُنکر شہر مین بہت حفاظت کی مگر اوّل تو اُنکے پاس تھوڑی فوج تھی دوسرے برہمنون نے یہ کہا تھا کہ مسلمانون کی فتح ہوگی اس لئے وہ بہت پست ہمت ہو رہے تھے اور جب اُنکا ایک سردار مارا گیا۔ تو اور بھی سراسیمہ ہو گئے آخر کار شہر مین مسلمانون کا قبضہ ہو گیا۔ اور ہر مندر مسجد بنایا گیا لچھمن سنگھ بھی ہندوون کی فوج مین نوکر تھا اور چونکہ اُسکی بہن بھی اُسکے ہمراہ تھی اسلیئے لچھمن سنگھ اور اُسکا باپ اور بہن تینون گرفتار ہو گئے جس شخص کی حراست مین لچھمن سنگھ تھا اُس سے لچھمن سنگھ نے پوچھا کہ جن لوگون کو بادشاہ نے گرفتار کیا تھا وہ کہان ہین اُس شخص نے جواب دیا کہ سب کو قتل کر ڈالا مگر تمھارا باپ زندہ ہے لچھمن سنگھ نے کہا کہ میری بہن کہان ہے اُسنے جواب دیا کہ اُسکا حال مجھکو معلوم نہین ہے تب لچھمن سنگھ نے کہا کہ للہ مجھکو بادشاہ کے پاس لیچلو مین اُس سے عاجزی کر کے اپنے باپ اور بہن کی جان بخشی کراؤنگا وہ شخص بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اس کلمہ کو سُنکر لچھمن سنگھ نے علاء الدین کی طرف بغور دیکھا اور پہچانا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو مین نے قزاقون سے بچایا تھا۔ بعد ازان لچھمن سنگھ نے انگوٹھی انگلی سے نکالکر بادشاہ کو دکھائی اور کہا کہ میرے باپ اور بہن پر رحم کیجیے بادشاہ نے کہا لچھمن سنگھ ڈر نہین مین نے تم سے کہا تھا۔ کہ ہم اور تم پھر ملینگے دیکھو برہمنون کا کہنا سچ ہوا لچھمن سنگھ نے کہا افسوس ہندوون کی سلطنت گئی بادشاہ نے کہا کہ نوشتۂ تقدیر یون ہی تھا لچھمن سنگھ نے کہا

کہ مین اب آپکی مہربانی کا خواستگار ہون میرے باپ اور بہن کو بلائیے اور چھوڑ دیجیے جب لچھمن سنگھ کا باپ سامنے آیا تو بادشاہ نے کہا کہ تم نے اُسوقت کیون اطاعت قبول نہ کی ورنہ اسقدر خونریزی نہ ہوتی اُسنے جواب دیا کہ ہمکو اُمید فتحیابی کی تھی اِس لئے ایسا نہین کیا بادشاہ نے کہا اچھا اب اُن سردارونکا نام بتاؤ جو میری فوج سے لڑے تھے اس کلمہ سے لچھمن سنگھ کے باپ کو تامل ہوا تب لچھمن سنگھ نے کہا کہ ای پدر بزرگوار مجھے اُمید ہو کہ آپ اپنی ناموری مین دھبہ نہ لگا دینگے لچھمن سنگھ سے بادشاہ نے کہا کہ تو چپ رہ تو بہت گستاخ ہو اگر تو نے میرے ساتھ احسان نہ کیا ہوتا تو مین تجھسے بہت بُری طرح پیش آتا لچھمن سنگھ نے پھر کہا کہ مین اپنے خاندان کی بدنامی کراکے رعایت کا خواستگار نہین ہونا چاہتا ہون باپ نے لچھمن سنگھ سے کہا کہ بیٹا چپ رہو ہمکو اپنی جان بچانا منظور ہو لچھمن سنگھ نے کہا ای پدر بزرگوار آپکا کدھر خیال ہو مجھکو عزت کھوکر جان بچانی منظور نہین اس کلمہ کو سنکر بادشاہ اور حاضرین جلسہ نے لچھمن سنگھ کی طرف دیکھا اور کہا ای جوان گستاخ چپ۔ اور بادشاہ نے لچھمن سنگھ کے باپ سے کہا کہ جو جو افسر میری فوج سے لڑے تھے اُنکا نام اس کاغذ پر لکھو لچھمن سنگھ کا باپ کاغذ پر نام لکھنے والا تھا کہ لچھمن سنگھ نے کہا ہمت کرو اس سے تو مرجانا بہتر ہو بادشاہ اُسکے اس کلام کو سُنکر ہنسا اور لچھمن سنگھ کے باپ نے نام سب افسرون کے لکھ دیے لچھمن سنگھ اور چنبیلی روتے رہے کہ یہ سخت بدنامی ہوئی پھر بادشاہ چنبیلی کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تو کیا کہتی ہو تیری گالیان تو میرے واسطے مٹھائی سے کم نہین بقول کسے

کتنے شیرین ہین لب تیرے کہ شفق بیگالیان کھاکے بے مزہ نہوا پھر لچھمن سنگھ کے باپ سے کہا کہ تم نے میرے حکم کی تعمیل کی اس لئے مین تم سے خوش ہوا۔

اور تمکو اور تمھارے بیٹے کو بعزت تمام رخصت کرونگا اور اے چنبیلی تو تو
میری راحت جان ہی آج سے تو بیگمات مین داخل ہوگئی اب میرے پاس آ
اور بیٹھ لچھمن سنگھ نے کہا نہین یہ نہین ہوسکتا بادشاہ نے لچھمن سنگھ کے باپ
سے کہا دیکھو تمھارا بیٹا گستاخی سے باز نہین آتا اور مین بہت رعایت کرتا جاتا
ہون لچھمن سنگھ کا باپ بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ مین حضور کا
ہر طرح سے تابعدار ہون لیکن ان دونون نورچشمون کو مین اپنے ساتھ سے علیحدہ
نہین کرسکتا یہ مجھکو جان سے بھی زیادہ عزیز ہین بادشاہ نے کہا تو نہین جانتا
کہ تم سب میرے غلام ہو اور مجھکو اختیار ہی تمھاری نسبت جو چاہون سو کرون
لچھمن کے باپ نے کہا چاہے جو کچھ ہو مین اپنے بچّون کو علیحدہ نہ کرونگا تب
بادشاہ نے خواجہ سرا کو حکم دیا کہ لچھمن سنگھ اور اسکے باپ کی مشکین
باندھے اور چنبیلی کو میرے پاس لے آوے لچھمن سنگھ نے بہت کچھ بادشاہ
کو سخت و سست کہا۔ مگر اُسنے کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور چنبیلی کا ہاتھ پکڑکر تخت پر
بٹھا لیا۔ اور بوجہ نشۂ شراب کے دست درازی کرنی شروع کی چنبیلی نے دیکھا کہ اب
آبرو جاتی ہی اسلیے اُسنے اپنا خنجر نکالا اور اپنے سینہ مین مارکر اپنا کام تمام کیا چنبیلی کے
اس فعل سے بادشاہ پُرغضب ہوا اور اُسکے بھائی اور باپ کو قتل کرڈالا

ساتوین داستان

بمجرد ختم ہونے اس قصہ کے گلچھن دوڑی ہوئی آئی اور گھبراکر کہا۔ کہ شہر مین
رعیت باغی ہوگئی ہی اور بادشاہ نے آپ کو طلب کیا ہی مدبرالدولہ نے
کہا کہ بادشاہ یہ جانتا ہی کہ میرے پاس فوج موجود ہی مگر یہان اُسکے خلاف
معاملہ ہی اور کچھ بھی فوج میرے پاس نہین جمیل و رام کشن اور ہرناتھ نے کہا

کہ ہم موجود ہین اور آپ کے ساتھ چلین گے اور لڑینگے مدبرالدولہ نے منظور
کرکے تیاری کرنی شروع کی محمودہ نے کہا مین بھی اپنے والدین کے پاس جاؤنگی
اس بغاوت کی وجہ سے تنہا جانے مین خطرہ ہے اس لئے آپکے ساتھ چلی چلونگی
اور ایسی حالت مین مجھکو اپنے والدین کے پاس رہنا ضرور ہے مدبرالدولہ نے
ان تینون دوستون کو اُنکے ہتھیار واپس دیے اور رام کشن اور ہرناتھ
اپنے اپنے معشوقون سے رخصت ہوئے تب مدبرالدولہ ان تینون دستون
اور محمودہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوا جب یہ سب لوگ کشتی مین سوار ہوکر
چلے تو جمیل نے اپنی انگوٹھی مدبرالدولہ کی اُنگلی مین دیکھی اور کہنے لگا کہ
یہ انگوٹھی اب تک مدبرالدولہ کے ہاتھ مین ہے اُسکو کسی حیلہ سے لینا چاہیئے
چنانچہ اُسکو کسی حیلہ سے لیکر اپنی جیب مین رکھ لیا جب کشتی دوسرے کنارہ پر
پہونچی تو جمیل نے مدبرالدولہ سے کہا کہ آپ رام کشن اور ہرناتھ کے
ساتھ بادشاہی محل کی طرف چلین اور مین محمودہ کو اُسکے گھر پہونچاکر آپکے
پاس آتا ہون مدبرالدولہ نے کہا کہ مین بالفعل اپنے مکان پر چلتا ہون
تم وہین آنا دیر نہو جمیل نے کہا مین بہت جلد آتا ہون یہ کہکر وہ محمودہ
کے ساتھ اُسکے مکان کو چلا جب قریب مکان کے پہونچا تو اُسکی اُنگلی مین وہی
انگشتری طلسمی پہنادی اور اُسکے لب نازک کا بوسہ لیکر وہان سے ایک طرف کو
چلا نہ مدبرالدولہ کے مکان کو گیا نہ بادشاہی محل کو۔ اب مدبرالدولہ کا
حال سنو وہ جب اپنے گھر پہونچا تو سب ملازمون کو بلاکر کہا کہ لڑائی کے لئے
تیار ہو بعد تیاری کے وہ مع رام کشن اور ہرناتھ کے بادشاہی محل کیطرف
گیا مگر متحیر تھا کہ جمیل اب تک کیون نہین آیا غرضکہ بادشاہ کو مدبرالدولہ
کے آنے کی اطلاع ہوئی رام کشن اور ہرناتھ تو دروازہ پر ٹھہرے اور

مدبر الدولہ اندر گیا بادشاہ سے مدبر الدولہ نے پوچھا اس بغاوت کی
کیا وجہ ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ خفیہ قتل جو ہوتا ہی اُسکی وجہ سے رعیت باغی
ہوگئی ہی اور چاہتی ہی کہ مین معزول کیا جاؤن یا قاضی القضاۃ قتل ہو
کیونکہ وہ کچھ انسداد قتل کا نہین کر سکتا بس ای مدبر الدولہ مین مناسب
سمجھتا ہون کہ قاضی القضاہ کو باغیون کے حوالہ کر دون تاکہ وہ اُسکو
مار ڈالین مدبر الدولہ نے کہا للہ ایسا نہ کیجیے گا وہ میرا بھائی ہی بادشاہ
نے کہا کہ سوائے اِسکے کوئی چارہ نہین ہی مدبر الدولہ نے کہا کہ حضور نے تو
قاضی القضاۃ کو آٹھ روز کی مہلت دی تھی اور ابھی تو چار روز گذرے ہین
خلاف اُس حکم کے قتل کرنا مناسب نہین ہی بادشاہ نے کہا کہ چونکہ رعیت باغی
ہو رہی ہی ایسے وقت مین قاضی القضاۃ ہی کا قتل کرنا مناسب ہی ماوراے
اِسکے قاضی القضاۃ کے واسطے تمام شہر شاکی ہی کہ اُس سے انتظام شہر نہین ہو سکتا
یہ اور بھی وجہ جواز قتل کی ہی وزیر دوم نے عرض کیا کہ نہین قاضی القضاۃ کو
باغیون کے حوالہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ بادشاہی جلاد سے قتل کرا کر مدبر الدولہ کو
سپہ سالار فوج کا مقرر کرنا چاہیئے غرض کہ قاضی القضاۃ طلب ہوا اور جلاد
کو حکم دیا گیا کہ اُسکو قتل کرے جلاد نے قاضی القضاۃ سے معافی مانگی اور کہا
مین بھی مثل آپ کے ملازم ہون اور تابع فرمان شاہی ہون قاضی القضاہ نے کہا
کہ تیرا قصور اسمین کیا ہی مرضی خدا یون ہی ہی میری خواہش اسوقت یہ ہی کہ
میری بی بی اور لڑکی کو بُلا دو تاکہ مین دیکھ تو لون جب اُسکی بی بی اور لڑکی
دونون آئین تو قاضی القضاۃ نے کہا کہ مین نے بہت کوشش اُس خفیہ
قتل کے پتا چلانے مین کی مگر بے سود اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون مجھو وہ
یہ سُنکر اپنے باپ سے لپٹ گئی اور رونے لگی اور اُسکی بی بی نے جلاد سے کہا کہ

تھوڑی دیر توقف کرین بادشاہ کے پاس اُسکے معافی خون کی بابت عرض معروض کرنے جاتی ہون قاضی القضاۃ نے کہا ای بی بی اور ای لخت جگر محمودہ اب تم رونا موقوف کرو اور مجھے مرنے دو میری قسمت مین یہی لکھا تھا آخر کار جلاد نے پھانسی تیار کی اور قاضی القضاۃ کے گلے مین رسی ڈالنے پر مستعد ہوا کہ محمودہ اپنے باپ سے لپٹ گئی اور اُسکی انگلی مین جمیل کی دی ہوئی انگشتری پہنا دی اور باپ سے کہا کہ جلاد کو دکھا دو جیسے ہی قاضی القضاۃ نے اُس جلاد کو انگوٹھی دکھلائی اُسنے اُسکو بغور دیکھا اور متعجب ہوکر قاضی القضاۃ سے کہا ہنوز تمھارا رشتۂ حیات باقی تھا جاؤ مین تمکو قتل نہین کرسکتا پھر محمودہ اور اسکی مان شاداں و فرحان مع قاضی القضاۃ کے اپنے گھر آئین۔ اب جمیل کا حال سنو جب وہ مدبر الدولہ سے اس حیلہ سے علٰحدہ ہوا کہ مین محمودہ کو اُسکے گھر تک پہونچا دون تو وہ محمودہ کو پہونچا کر باغیون کے سردار کے پاس گیا۔ اور کچھ روپیہ دیکر اور بھی دینے کا وعدہ کرکے راہ راست پر لایا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ تم گھبراؤ مت خفیہ قتل کا پتا بہت جلد لگا جاتا ہی چنانچہ اس سردار نے مستحکم وعدہ کیا کہ اب ہم لوگ بغاوت نہ کرینگے اور بادشاہ کے مطیع رہینگے جمیل باغیون کو راضی کرکے مدبر الدولہ کے پاس گیا۔ اُسوقت مدبر الدولہ نے کہا کہ واہ خوب تمنے ہمارا ساتھ دیا تم کہان تھے مجھکو اس راز سے تو آگاہ کرو کہ قاضی القضاۃ کی جان کیونکر بچی جمیل نے سب حال مفصل بیان کیا مدبر الدولہ نے کہا کہ تم عجب شخص ہو جو کام تمھارا ہوتا ہی وہ حیرت انگیز ہے تمھارا نہایت ممنون ہون یہ کام تمنے نہ صرف رعیت کیواسطے کیا بلکہ بادشاہ کے واسطے بھی اور اُسکا معاوضہ تمکو ملنا چاہئیے جمیل نے کہا اُسکا دینا آپ کے اختیار مین ہی مدبر الدولہ نے کہا وہ کیا جمیل نے کہا کہ مجکو اور میرے دوستون کو اُس وقت تک مجلس اے مین رہنے کی اجازت دیجیے کہ آپ

ہمارے وطن آدمی بھیجکر ہمارا حال دریافت کرین مدبر الدولہ نے کہا مجھے منظور
ہی لیکن اسوقت مین بادشاہ کے پاس جاکر ان سب امور کی اطلاع کراؤن
جمیل نے کہا وہان جانے کی آپ تکلیف نہ کرین ان سب امور کی اطلاع اُسکو
ہوگئی ہی اب آپ محلسرائے کو چلین رام کشن اور ہرناتھ کو بھی اپنے ہمراہ
لیجائیے مین یہ گھوڑا اُس شخص کو دے آؤن جسنے مجھے دیا تھا اور مین دریا کے
کنارے آپ سے ملجاؤنگا مدبر الدولہ نے کہا کہ جلد آنا پس مدبر الدولہ
مع رام کشن اور ہرناتھ کے ایک سمت کو چلا اور جمیل دوسری طرف جاتے
جاتے جمیل ایک مقام پر اپنے گھوڑے سے اُترا اور سائیس کو گھوڑا حوالہ کرکے رخصت
کیا اور خود وہان سے قاضی القضاہ کے مکان پر آیا اور ایک غلام کو خط دیکر
وہان سے چلا آیا اور دریا کے کنارہ آکر مدبر الدولہ وغیرہ کو منتظر پایا سب
لوگ کشتی مین سوار ہوکر محلسرائے کو چلے راستہ مین مدبر الدولہ نے جمیل سے
کہا کہ تمھارے بیاہ کے معاملہ مین تو مین دخل نہین دے سکتا ہون لیکن
رام کشن اور ہرناتھ کو چاہیے کہ اپنے اپنے والدین کے نام خط لکھین مین
اپنا آدمی بھیجکر حالات دریافت کرون جمیل نے کہا بہتر ہی مین محمودہ کے
والدین کی رضامندی حاصل کرلونگا۔ آپ میرے دوستون کے حالات دریافت
کرنے کے لیے قاصد روانہ کرین رام کشن اور ہرناتھ بہت خوش ہوے
اور جمیل اور مدبر الدولہ کا شکریہ ادا کیا پھر مدبر الدولہ نے جمیل سے
کہا کہ مجھکو اور میری پیاری بی بی عشرت بانو کو قصون کے سننے کا بہت
شوق ہی آج کوئی اچھا قصہ کہنا اور محمودہ تو آئی نہین اُسکے بغیر تمھارے
خیالات تو منتشر رہینگے جمیل نے کہا کل یہ ضرور آجاونگی مدبر الدولہ
نے کہا معلوم ہوا کہ ہمسے علیحدہ آپ وہین گئے تھے اور اُسکو پیغام آنے کا

دے آئے ہین جمیل نے کہا البتہ مین وہان گیا تھا لیکن آپ عشرت بانو کے
سامنے اس امر کا تذکرہ نہ کیجیے گا کیونکہ اگر اُنکو یہ معلوم ہوگا کہ مین محمودہ کی
ملاقات کی غرض سے یہان آیا ہون تو اُنکو ناگوار ہوگا۔ غرضکہ کشتی کنارہ پر
پہونچی اور سب لوگ مکان مین گئے اور اپنے اپنے کمرون مین آرام کیا مدبرالدولہ
نے اپنی لڑکیون کو اطلاع کردی کہ اب بغاوت فرو ہوگئی اور تمھارے عاشق بھی
میرے ساتھ آئے ہین پھر وہ اپنی بی بی عشرت بانو کے کمرہ مین گیا اور کل کیفیت
اُس سے بیان کی عشرت بانو نے مدبرالدولہ سے پوچھا کہ محمودہ کہان ہی مدبرالدولہ
نے کہا کہ جب سے وہ یہان سے گئی ہی مجھکو اُسکا حال معلوم نہین ہوا اب عشرت بانو
اپنے دل مین سمجھی کہ بیشک جمیل کو میری محبت یہان کھینچ لائی ہی ماہر و بیگم اور
نازنین بیگم نے جب سُنا کہ ہمارے عاشق بھی مدبرالدولہ کے ساتھ بغاوت کے
فرو کرنے مین شریک تھے اور پھر یہان آئے ہین اور ہمارے باپ نے اُنکے ساتھ
ہمارا بیاہ کرنے کا وعدہ کیا ہی تو وہ بہت مسرور ہوئین اس عرصہ مین محمودہ بھی
حسب تحریر جمیل کے وہان آگئی جب یہ تینون عاشق اور معشوق جمع ہوے تو
رام کشن اور ہرناتھ نے اپنے اپنے والدین کے نام خط لکھے اور قاصد کے ہاتھ
روانہ کیے پھر مدبرالدولہ نے جمیل اور سب لوگون کو حسب معمول ایک کمرہ
مین یکجا ہونے کا حکم دیا اور بعد ازان جمیل سے کہا کہ اب کوئی
قصہ بیان کرو چنانچہ اُس نے اس طرح قصہ بیان کرنا شروع کیا۔
روم مین ایک بادشاہ تھا اُسکے دو لڑکے نورالدین اور بدرالدین تھے
بعد مرنے بادشاہ کے دونون بھائیون مین تخت کے واسطے جھگڑا ہوا اور جنگ و جدل
کی نوبت پہونچی آخرش نورالدین کو شکست ہوئی وہان سے بھاگ کر وہ شہر
بہ شہر پھرتا رہا لیکن چونکہ سب لوگ بدرالدین سے موافق تھے اور اُسی کا بادشاہ

ہونا پسند کرتے تھے اس لیے نورالدین جس شہر مین جاتا وہان کے لوگ بدرالدین سے نورالدین کی بابت مخبری کر دیتے تھے آخر کار ایک شہر مین وہ گرفتار ہوگیا اور بدرالدین نے قلعۂ مصر مین قید کرنے کا حکم دیا نورالدین بہت حسین اور خوش مزاج اور رحم دل اور سحر بیان آدمی تھا اور مصر کے قلعہ دار کی بی بی مر گئی تھی صرف ایک لڑکی اور دیگر خاندان تھے۔ چنانچہ اُن کے ساتھ نورالدین سے اس قسم کا رابطۂ اتحاد ہوگیا گویا وہ قلعہ دار کے اہل خاندان مین شامل تھا قلعہ دار کی لڑکی کی عمر اُس زمانہ مین سولہ ۱۶ برس کی تھی اور اُسکا نام زہرہ تھا اکثر امرا اُسکے ساتھ شادی کرنے کی آرزو رکھتے تھے مگر اُسکے باپ نے ایک تعلقدار کے ساتھ جسکا نام منصور تھا زہرہ کی منگنی کر دی تھی زہرہ نے جو ایک مرتبہ منصور کو اتفاقاً دیکھ لیا تو اُسکی صورت اُسکو بہت بُری معلوم ہوئی اور اُس روز سے زہرہ کو اُس سے نفرت سی ہوگئی چونکہ نورالدین اور زہرہ ہر وقت پاس رہتے تھے اس لیے ان دونون مین محبت ہوگئی لیکن کسی قسم کا خیال فاسد ان دونون کے دلون مین نہ تھا ایک روز زہرہ کے باپ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تو اب جوان ہوگئی ہے مین چاہتا ہون کہ کل تیری شادی کی رسمیات سے فراغت کر دون زہرہ نے کہا اے پدر مہربان مجھکو اپنے پاس سے جدا نہ کرو اور یہ مکان جسمین مین پیدا ہوئی ہون مجھ سے نہ چھڑاؤ باپ نے کہا بیوقوف تو میرے پاس کب تک رہ سکتی ہے مین چراغ سحری ہو رہا ہون اسلیے چاہتا ہون کہ تیرا بیاہ اپنے سامنے کر دون شادی سے قبل لڑکیون کو مان باپ کی مفارقت ناگوار ہوتی ہے لیکن جب شوہرون سے سابقہ پڑتا ہے تو چندان ناگوار نہین ہوتا پس مین تیرا بیاہ کر دینا لازمی جانتا ہون اور منصور بہت بڑا آدمی ہے۔ اور خوبصورت بھی ہے تو اسکے یہان آسایش سے رہیگی زہرہ نے کہا کہ مجھکو منصور پسند نہین ہے

اور مین اُسکے ساتھ بیاہ نہ کرونگی یہ سُنکر باپ لڑکی کے کمرہ سے باہر چلا آیا
اور زہرہ سُست اپنے کمرہ مین اس خیال مین بیٹھی تھی کہ کیا کرون اتفاقاً اُسکی
نظر نورالدین پر پڑی اور دیکھا کہ اُسی مقام پر چہل قدمی کر رہا ہے جہان وہ
اور زہرہ دونون روز ٹہلا کرتے تھے زہرہ اپنی جگہ سے اٹھی اور نورالدین کے
پاس گئی نورالدین نے کہا آج مجھکو تم سُست معلوم ہوتی ہو اسکا کیا سبب ہے
اسنے مفصل حال بیان کیا کہ میرا باپ مجھکو منصور کے ساتھ بیاہ کرنے پر مجبور کرتا
ہے نورالدین نے جو بیاہ کا نام سُنا تو حیرت زدہ ہوکر کہنے لگا کہ تیرا بیاہ منصور
کے ساتھ ہرگز نہین ہو سکتا مین اپنا دل تیری نذر کر چکا ہون اور چونکہ دشمنون
نے تخت سلطنت سے مجھکو محروم کر دیا ہے مین تیرا ہی ملنا سلطنت کا ملنا اور اپنی
خوش طالعی سمجھونگا زہرہ نے کہا مین تو منظور کرتی ہون لیکن میرا باپ تو کل
میری شادی منصور کے ساتھ کرنے پر آمادہ ہے نورالدین نے کہا ہرگز نہین
مین تو تیرا ہو چکا اور میری موجودگی مین غیر کے ساتھ کیسے بیاہ ہو سکتا ہے زہرہ
نے کہا اگر تو میرا ہے تو مین بھی تیری ہون اور یہ کہکر زہرہ نورالدین سے
لپٹ گئی دوسرے روز جب بارات آئی تب زہرہ کے باپ نے منصور سے
مفصل حال زہرہ کے انکار کرنے کا بیان کیا اور چونکہ نورالدین بھی اُس
مجلس مین موجود تھا اس لیئے زہرہ کے باپ نے کہا کہ زہرہ اس شخص کے ساتھ
بیاہ کرنا چاہتی ہے اور اسکو وہ پسند نہین کرتی منصور سمجھا کہ اسی شخص نے زہرہ کو
ورغلاتا ہے اسلیئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور ایک گھونسہ نورالدین کے سینہ پر مارا
نورالدین نے بجواب اس گھونسہ کے ایسی تلوار اُسکے لگائی کہ اُسکا سر قلم ہو گیا
اس واقعہ سے مجلس مین بڑا شور وغل ہوا اور یہ صلاح ٹھہری کہ نورالدین سے
منصور کے قتل کا قصاص لینا ضرور ہے زہرہ کے باپ نے کہا کہ یہ شخص میری

حفاظت مین ہے مین اس سے سمجھ لونگا چنانچہ مجلس تو برخاست ہوئی اور زہرہ
کا باپ نورالدین کو قلعہ مین واپس لایا اور سپاہی اُسکی حفاظت کے لیے متعین
کیے اور اُسکے ہتھیار بھی چھین لیے جب نورالدین نے اپنے تئین اس حالت مین
دیکھا تو اپنے تئین بہت لعنت و ملامت کی مگر اُسوقت ملامت کرنا عبث تھا
ایک رات کو نورالدین بحر تفکر مین غرق تھا کہ اُسنے دیکھا کہ ایک عورت ایک
ہاتھ مین چراغ لیے اور دوسرے مین ایک گٹھری لیے میری طرف چلی آتی ہے جب
وہ قریب آئی تو پہچانا کہ وہ زہرہ ہے اُسوقت زہرہ نے کہا کہ کل تم قتل کیے جاؤگے
مین تمکو اطلاع کرنے کے واسطے آئی ہون اور تم میری دائی کے گھر جو یہان سے قریب
ہے بھاگ جاؤ نورالدین نے کہا تم بھی چلوگی یا نہین زہرہ نے کہا کہ مین بالفعل
نہین جاسکتی لیکن تم خاطر جمع رکھو مین تمھارے ہی ساتھ بیاہ کرونگی لیکن جلدی
کرو مین دربانون کو شراب پلاکر آئی ہون ابھی وہ نشہ مین غافل ہین اگر دیر
ہوگی تو وہ ہوش مین آجاوینگے اور پھر یہان سے نکلنا مشکل ہوگا غرضکہ زہرہ
نے ایک جوڑا زنانے کپڑون کا جو وہ اپنے ہمراہ لائی تھی نورالدین کو پہنایا
چنانچہ نورالدین وہان سے اُس کپڑے کو پہن کر نکلا اور زہرہ سے پھر چلتے
وقت کہا کہ مجھکو بھول نہ جانا نورالدین دائی کے گھر پہونچا اور وہان کپڑے
تبدیل کیے پھر وہان سے چلا اور جنگلون مین پھرنا شروع کیا آخرکار اُسکو لوگون
نے پہچانا اور پھر گرفتار کرکے قلعہ سودانیہ مین قید کیا تھوڑے عرصہ کے بعد زہرہ
کا باپ مرگیا اور تب زہرہ نے خیال کرنا شروع کیا کہ اب مین کیا کرون
آخرکار اُسکے دل نے یہ مشورہ دیا کہ جس طرح ممکن ہو نورالدین کے پاس
چلنا چاہیے یہ خیال کرکے وہ قلعۂ سودانیہ کو روانہ ہوئی اور وہان پہونچکر
دربان سے کہا مین نورالدین سے ملنا چاہتی ہون مجھکو از راہ مہربانی قلعہ

کے اندر جانے دے دربان نے اجازت دی زہرہ نے نورالدین کے کمرہ کے دروازہ پر پہونچکر نورالدین کے نوکر سے پوچھا کہ نورالدین کہان ہی اُسکو میرے آنے کی اطلاع کردے ملازم نے جواب دیا کہ نورالدین بہت بیمار ہی اور اُسکو اسوقت ایسی دوا دی گئی ہی کہ جس سے اُسکو نیند آجائے زہرہ نے کہا کہ اگر نورالدین بیمار ہی تو مین عین وقت پر اُسکی تیمارداری کے واسطے یہان آئی ہون یہ کہکر زہرہ اندر کمرہ کے گئی اور نورالدین کو غافل لیٹا ہوا پایا نورالدین کی یہ حالت دیکھکر زہرہ نے اپنا مُنھ اُسکے مُنھ پر رکھدیا اور کہا پیارے تیرا کیا حال ہی تیرے چہرہ پر تو مُردنی چھائی ہی افسوس کہ حسرت دل نکلنے نہ پائی اور تو آمادہ سفر ملک بقا ہوا ان کلمات کو سُنکر نورالدین نے آنکھ کھولدی اور کہا زہرہ تو خوب آئی کہ تجھکو بھی اس آخری وقت مین مین نے دیکھ لیا حیف دشمنون نے زہر ہلاہل سے میرا کام تمام کیا اور آرزوے دل نہ برآئی یہ کہکر نورالدین جان بحق تسلیم ہوا زہرا بھی اُسکے پاس لیٹ گئی اور اُسیوقت اُسکی روح بھی قالب سے پرواز کر گئی جب تھوڑی دیر کمرہ مین خاموشی رہی تو ملازم نے جو کمرہ کے باہر موجود تھا خیال کیا کہ اس خاموشی کا باعث کیا ہی آخرکار وہ اندر گیا اور دونون کو مردہ پایا تب کہنے لگا کہ واہ کیا عاشق صادق تھے کہ دونون نے ایک ساتھ جان دی۔

یہ قصہ سُنکر سب لوگون کو افسوس ہوا تھوڑی دیر کے بعد مدبرالدولہ نے کہا کہ اب آرام کرنا چاہیے چنانچہ جلسہ برخاست ہوا جمیل نے اُسوقت خیال کیا کہ مین اپنے کمرہ مین گیا اور گلچمن میرے بُلانے کے واسطے پہونچی اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کرون کہ عشرت بانو کے پاس جانا نہ پڑے یہ خیال کرتے کرتے اُسنے یہ سوچا کہ آج رام کشن سے کمرہ تبدیل کرنا چاہیے یہ

سوچ کر اُسنے رام کشن کے کان مین کہا کہ آج مین تمھارے کمرے مین رہونگا
اور تم میرے کمرے مین رہنا اس لیے بجاے اپنے کمرہ کے میرے کمرہ مین چلے جانا
اور مدبر الدولہ چونکہ اسوقت نیند کی وجہ سے جلدی مین ہے اُسکو اس امر
کی خبر بھی نہوگی چنانچہ نازنین بیگم اور ماہرو بیگم اور عشرت بانو تو اپنے
اپنے کمرہ مین چلی گئین اور یہ لوگ اپنے کمرون مین چلے رام کشن حسب وعدہ
بجاے اپنے کمرہ کے جمیل کے کمرہ مین چلا گیا اور جمیل رام کشن کے کمرہ مین
مگر اس تبدیل کمرہ کی خبر مدبر الدولہ کو مطلق نہ ہوئی اور قفل کمرون مین
لگا کر چلا گیا جب سب لوگ چلے گئے جمیل چور دروازہ کی راہ سے رام کشن کے
کمرہ مین پہونچا اُسکو حیرت ہوئی کہ جمیل کدھر سے آگیا جمیل نے کہا حیرت
کی کوئی بات نہین سب حال تمکو معلوم ہو جائیگا لیکن اب جو مین کہتا ہون
سنو رام کشن نے کہا وہ کیا ہے جمیل نے کہا ظن غالب ہے کہ گلچمن تمکو بلانے
کے واسطے آویگی سو تم اُس سے عشرت بانو سے ملاقات کرنے کا بہت کچھ
اشتیاق ظاہر کرنا اور اُسکے ساتھ چلے جانا رام کشن نے کہا واہ مین ماہرو بیگم
پر فریفتہ ہون وہ سُنیگی تو خفا ہوگی جمیل نے کہا اس سے میرا مطلب یہ
نہین ہے کہ تم ماہرو بیگم کا خیال چھوڑ دو یہ باتین سب ظاہرداری کی ہین
رام کشن نے کہا اچھا جو تم کہوگے سو کرونگا پھر جمیل نے کہا اگر وہان جانے
کے بعد کوئی امر خطرناک واقع ہو تو فوراً کمرہ سے نکل کر بھاگ جانا اور اگر
کسی حبشی غلام سے ملاقات ہو اور وہ تم سے کہے کہ چلو مین راستہ بتا دون تو
تم اُسکے آگے مت چلنا بلکہ اُسی حبشی سے کہنا کہ وہ آگے آگے چلے اور تم اُسکے
پیچھے چلنا بس جاؤ اور میرے کمرہ مین بیٹھو گلچمن آتی ہوگی رام کشن کمرہ
مین ویسی ہی پہونچا تھا کہ گلچمن نے دروازہ کھولا لیکن جب روشنی مین اُسنے

رام کشن کی صورت دیکھی تو اُسکو حیرت ہوئی کہ بجاے جمیل کے رام کشن نو
کس طرح یہان آیا گلچمن سے نے کہا معاف کرو مین نے غلطی سے
تمھارے کمرے کا دروازہ کھولا رام کشن نے کہا کہ کچھ ہرج
نہین مگر یہ بتاؤ کہ غلطی کیسی کیا کسی اور شخص کی تلاش مین تم
آئی تھین گلچمن نے کہا مین اور ایک کام کو آئی تھی اور اب
جاتی ہون رام کشن نے کہا للہ میری بات سنتی جاؤ گلچمن ٹھہر گئی
رام کشن نے کہا کہ دیکھو جب مجھسے اور تم سے اول مرتبہ سڑک پر شہر مین ملاقات
ہوئی تھی تو تم مجھکو عشرت بانو کے واسطے یہان لانے والی تھین مگر یہان آکر
عشرت بانو تو ایک طرف رہگئین ماہرو بیگم کے عشق مین مین گرفتار ہوگیا مجھکو
عشرت بانو کی ملاقات کا کمال اشتیاق ہی اگر اُنکے پاس لیچلو تو نہایت
ممنون ہونگا گلچمن نے کہا اُنکے پاس کیسے لیچلون مدبر الدولہ آنے والا ہی
رام کشن نے کہا مجھکو اُس سے کچھ خطرہ نہین ہی بہرحال جس طرح ممکن ہو مجھکو لیچلو
تمھارا کسب اختیار ہی اور یہ لو چند اشرفیان تمھاری نذر ہین گلچمن نے اشرفیان
لے کر چند لمحہ تامل کیا اور کہا اچھا بہت آہستہ آہستہ چلے آؤ غرضکہ عشرت بانو
کے کمرہ تک رام کشن پہونچا اُسوقت گلچمن نے رام کشن سے کہا کہ اب تم اندر
جاؤ اور جو کچھ کہنا ہو عشرت بانو سے کہو عشرت بانو اپنے پلنگ پر جمیل کے
انتظار مین لیٹی ہوئی تھی رام کشن کو جو آتے ہوے دیکھا متحیر ہو کر کہنے لگی کہ
تم کیسے آئے رام کشن نے کہا مجھکو آپ کی ملاقات کا کمال اشتیاق تھا آج
موقع ملا سو بیتاب ہو کر چلا آیا اول عشرت بانو برہم ہوئی مگر پھر خیال
کرنے لگی کہ یہ بھی تو خوبصورت جوان ہی اسی سے حسرت دل نکالونگی
تھوڑی دیر کے بعد عشرت بانو نے رام کشن سے پوچھا کہ واقعی کیا تم مجھکو

پیار کرتے ہو رام کشن نے کہا اگر ایسا نہوتا تو مین یہان بیتاب ہوکر کیسے
آتا عشرت بانو نے تب رام کشن کو اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا پیارے
شاید جمیل نے تم سے میرا ذکر کیا ہوگا رام کشن نے کہا ہان ایک مرتبہ جمیل نے
آپ کے حسن کی تعریف کی تھی اور آج مین نے آپ کی صورت بلا نقاب جو دیکھی
تب سے خنجر عشق دل پر کاری لگا ہے عشرت بانو نے کہا کہ ہرنا تھہ نے تو میرا
کچھ ذکر نہین کیا رام کشن نے کہا ہان اُسنے بھی آپ کی تعریف کی تھی عشرت بانو
نے کہا کہ وہ دونون بڑے فریبی ہین اور میرے کسی کام کے نہین ہین تم مجھکو
ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو رام کشن نے عشرت بانو کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور
کہا مین آپ کی عنایت کا از حد ممنون ہون اور ہمیشہ تابع فرمان رہونگا یہ
باتین ہو رہی تھین کہ گلچمن دوڑتی ہوئی آئی اور کہنے لگی بی بی خبردار ہو مدبر الدولہ
آتا ہے عشرت بانو نے رام کشن سے کہا پیارے اسوقت اس چور دروازہ سے چلے جاؤ
اور ہم تم پھر ملینگے یہ کہکر رام کشن کو چور دروازہ سے نکال دیا اور مدبر الدولہ
کمرے مین آیا جیسے رام کشن دروازہ سے باہر نکلا تو اُسنے ایک حبشی غلام کو غافل
سوتے ہوے پایا چونکہ وہان بوتلین شراب کی رکھی ہوئی تھین اسلیے رام کشن
نے خیال کیا کہ بیشک یہ حبشی نشۂ شراب مین غافل ہے رام کشن نے حبشی سے کچھ
تعرض نہ کیا بلکہ آگے چلا راستہ مین دیکھا کہ جمیل چلا آتا ہے تب رام کشن
نے جمیل سے کہا کہ حبشی غلام تو سوتا ہے جمیل نے کہا اچھا میرے ساتھ آؤ
یہ دونون حبشی کے کمرہ مین آئے اور جمیل نے حبشی کا ہاتھ پکڑ کر بہت زور سے
کھینچا حبشی نے جو گھبرا کر آنکھ کھولی اور جمیل کو اپنے سرھانے کھڑا دیکھا تو
حواس باختہ ہوگئے جمیل نے کہا اب بچہ سب حال بتاؤ اب تو میرے اختیار
مین ہے اُٹھ اور تلوار اسی جگہ رکھدے اور جو مین کہون وہ کر غلام ترسان اور لرزان

اُٹھا اور جمیل کے ساتھ چلا تھوڑی دور جاکر ایک دروازہ ملا جمیل نے کہا کہ
اس دروازہ کی کنجی دے حبشی نے کنجی دی اور کہا کہ اگر مدبر الدولہ کنجی مانگے گا
تو کیا دونگا جمیل نے کہا اُس سے کہدینا کہ کنجی گم ہو گئی آخر کار جمیل نے کہا
کہ دروازہ کھول حبشی نے کہا کہ مین ہر امر مین آپ کی اطاعت کرتا ہون لیکن
میرے آقا کو اگر خبر ہوگی تو وہ مجھکو مار ہی ڈالے گا جمیل نے کہا مین تجھکو بچا لونگا
آخرش دروازہ کھولکر سب اندر گئے اور وہان ایک سرنگ اور چند دروازہ
دیکھے اُس سرنگ سے جمیل کے کان مین آواز آئی کہ اے عشرت بانو میرا خزانہ
محفوظ نہین معلوم ہوتا ہی جمیل نے اُس آواز کو پہچانا کہ وہ مدبر الدولہ کی ہی
پھر جمیل نے سُنا کہ مدبر الدولہ کہتا ہی کہ مین جاتا ہون دیکھون خزانہ کا کیا حال
ہی عشرت بانو نے کہا کہ حبشی بہت ہوشیار ہی تم خاطر جمع رکھو اور آرام کرو مگر
مدبر الدولہ نے نہ مانا اور اُٹھکر چلا جمیل اور رام کشن وہین ایک گوشہ
مین پوشیدہ کھڑے رہے اور مدبر الدولہ مع عشرت بانو کے خزانہ کے
دیکھنے کو آیا حبشی نے جو اپنے آقا کو آتے ہوے دیکھا تو اُسکے قدمون پر گر پڑا
مدبر الدولہ نے کہا جعفر سر اُٹھا مین تجھسے بہت خوش ہون لیکن یہ کیا بات
ہی کہ تیری تلوار تیرے پاس نہین ہی اُسکو کہان چھوڑا ہی جعفر نے قدمون پر سر
رکھکر کہا جہان مین سوتا تھا وہان غلطی سے رہ گئی ہی مدبر الدولہ نے
پر غضب ہو کر کہا کہ یہ غلطی کیسی تو بڑا بے خبر معلوم ہوتا ہی غلام نے کہا یہ اول
مرتبہ مجھسے قصور ہوا ہی اُسکو معاف فرمائیے آیندہ ایسا نہو گا عشرت بانو
نے کہا کہ مدبر الدولہ بہت رحم دل ہین اُنھون نے تیرا قصور معاف کیا
مدبر الدولہ نے کہا اچھا دیکھون تیری تلوار اُس کمرہ مین ہی یا نہین جہان تو
بتاتا ہی وہان جاکر مدبر الدولہ نے بوتلین شراب کی دیکھین تو کہنے لگا

اے مردک معلوم ہوتا ہے تو نے آج شراب چرا کر پی ہے اب تجھکو ضرور سزا دونگا عشرت بانو نے اُسکی سفارش کی مگر مدبرالدولہ نے کہا کہ اب اسکا اعتبار جاتا رہا کل اسکو مین فروخت کرڈالونگا مردک کنجی لا حبشی غلام نے کچھ جواب نہ دیا مدبرالدولہ نے کہا کنجی لاتا ہے یا نہین عشرت بانو نے کہا ارے کمبخت کنجی دے جعفر نے کہا کنجی تو میرے پاس سے گم ہوگئی مدبرالدولہ نے نہایت غضبناک ہو کر کہا کنجی گم ہوگئی دیکھو عشرت بانو یہ کیا بات کہتا ہے بیشک یہ فریب کی باتین ہین مدبرالدولہ نے کہا کہ قفل تو بند ہے کنجی کہان گم ہوگئی ہے اسی مکان مین ہوگی جعفر نے کہا مین اُسکی تلاش کر رہا تھا کہ حضور آگئے مدبرالدولہ نے کہا کہ اسمین کچھ بھید ہے کنجی تلاش کر مدبرالدولہ نے جعفر کو قتل کرنے کے لیے تلوار اُٹھائی عشرت بانو مدبرالدولہ کے قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ اس وقت جعفر نشہ مین ہے کچھ مہلت اُسکو دو جب ہوش مین آویگا تب کنجی کے گم ہونے کا حال صحیح بتلائیگا مدبرالدولہ نے کہا اچھا عشرت بانو تمھارے کہنے سے مین اِس مردود کو مہلت دیتا ہون اگر میری واپسی پر اسنے صحیح نہ بتایا تو سچ کہتا ہون کہ پھانسی ہے اور جعفر کی گردن اُسکی لاش کو مین دریاے جمنا مین پھینک دونگا تاکہ مچھلیان کھاجاوین چونکہ جمیل اور رام کشن اُسی مقام پر ایک گوشہ مین کھڑے تھے اسیلیے جو کچھ وہان گذرا تھا وہ سب جمیل نے دیکھا عشرت بانو سے پھر مدبرالدولہ نے کہا کہ قبل اسکے کہ مین آرام کرون مجھے ضرور ہے کہ خزانہ دیکھ لون کہ محفوظ ہے یا نہین چنانچہ جمیل نے جھانک کر دیکھا کہ مدبرالدولہ ہر ایک دروازہ کو دیکھ رہا ہے کہ قفل لگا ہے یا نہین غرض وہ اپنا اطمینان کرکے اور طرف چلا اور عشرت بانو سے کہا کہ آؤ چلو آرام کرین خزانہ محفوظ ہے وہ دونون تو اُدھر گئے اور یہان

جمیل نے رام کشن سے پوچھا کہو یار عشرت بانو سے کیا باتین ہوئی تھین رام کشن نے مفصل حال بیان کیا اور کہا کہ بتاؤ کہ تم نے مجھکو کیون عشرت بانو کے کمرہ مین بھیجا تھا اور حبشی غلام سے اس طرح کیون تم پیش آئے جمیل نے کہا صبر کرو یہ بھی سب ایک وقت معلوم ہو جائیگا مگر تم اس حال کا تذکرہ ہرنا تھ سے نہ کرنا رام کشن نے کہا استغفر اللہ مین کیون کہنے لگا مین تو قسم کھا چکا ہون جو کچھ تم کہو گے مین وہی کرونگا پھر جمیل نے کہا کہ چلو اپنے کمرہ مین سو رہین چنانچہ جمیل رام کشن کو اُسکے کمرہ مین پہونچا کر خود اپنے کمرہ مین تو نہ گیا بلکہ وہ دروازہ کھولا جسمین ہو کر باغ مین جانے کا راستہ تھا باغ مین جمیل گیا اور دو تین گیند پھینکے بجز دگیند پھینکنے کے وہان تین حبشی آئے اُنکو ساتھ لے کر جمیل جعفر کے پاس آیا اور کوٹھری کھول کر کہا دیکھ حسب وعدہ مین تیری مدد کو آیا ہون اب تو میرے اِن نوکرون کے ساتھ جا اور وہان تو محفوظ رہے گا جعفر ڈر گیا جمیل نے کہا تو دُرست میرا قیدی ہے اگر تو مفصل حال بتا دیگا تو تیری جان بخشی کیجائیگی جعفر ان تینون حبشیون کے ساتھ گیا اور جمیل اپنے کمرہ مین آرام کے واسطے چلا آیا مدبر الدولہ جب سو گیا تو عشرت بانو پلنگ پر سے اُٹھی اور جس کوٹھری مین جعفر قید تھا وہان گئی اور کہا کہ جعفر تو نے میری بہت خدمت کی ہے یہان سے نکل اور میرے ساتھ آ لیکن اُسکو کچھ جواب نہ ملا تو وہ سمجھی کہ جعفر سو رہا ہے یہ خیال کر کے وہ کوٹھری کے اندر گئی اور دیکھا کہ اُسمین کوئی نہین ہے تو اُسکو تعجب ہوا اور کہنے لگی کہ جعفر کہان اور کب سے گیا غرض طرح طرح کے خیالات اُسکے دل مین آتے رہے لیکن جب اُسکے ذہن مین کچھ نہ آیا تو حیرت زدہ اور خوف زدہ مدبر الدولہ کے پاس آ کر لیٹ رہی جب مدبر الدولہ بیدار ہوا اور جعفر کی کوٹھری

کی طرف جانے کا قصد کیا تو عشرت بانو گلچمن کے پاس گئی اور پوچھا کہ تو نے جعفر کو کہین پوشیدہ کیا ہی وہ متحیر ہو کر کہنے لگی کہ مجھے نہین معلوم جعفر کہان ہی اور اپنے دل مین کہنے لگی کہ شاید عشرت بانو کو جنون ہو گیا ہی جو ایسی باتین کرتی ہی جب اُسکو گلچمن نے بھی صاف جواب دیا تو وہ خیال کرنے لگی کہ شاید کوئی جن یا پری جعفر کو یہان سے اُٹھا لیگئی غرضکہ وہ انھین خیالات مین تھی کہ مدبر الدولہ دو حبشیون کے ساتھ آیا اور عشرت بانو سے کہا آؤ اور گلچمن کو بھی لیتی آؤ دیکھون جعفر کنجی کا کیا حال بتاتا ہی عشرت بانو نے کہا دیکھو تمکو میرے سر کی قسم اُسکو قتل نہ کرنا مدبر الدولہ نے کہا کہ نہین مین بلا وجہ سزا نہین دونگا غرضکہ سب لوگ جعفر کی کوٹھری کی طرف گئے وہان جا کر مدبر الدولہ نے ایک حبشی سے کہا کہ دروازہ کھول جب دروازہ کھولا گیا تو مدبر الدولہ نے کہا کہ جعفر کوٹھری سے نکل اور میرے پاس آکر کنجی کا حال بیان کر جب اُس کوٹھری سے کچھ آواز نہ آئی تو مدبر الدولہ نے کہا کہ جعفر کیا گستاخی ہی کیون کوٹھری سے باہر نہین آتا جب کوئی کوٹھری سے باہر نہ آیا تو مدبر الدولہ نے دونون غلامون کو حکم دیا کہ جعفر کو کوٹھری سے باہر کھینچ لا دین وہ اندر کوٹھری کے گئے اور کہا صاحب یہان تو کوئی بھی نہین یہ سُنکر مدبر الدولہ کو سخت تعجب ہوا اور کہنے لگا کیا کوئی جن اُسکو اُٹھا لے گیا آخرکار وہ وہان سے واپس چلا اور گلچمن سے اور دونون حبشیون سے کہا کہ دیکھو اس واقعہ کا ذکر کسی سے نہ کرنا پھر مدبر الدولہ نے عشرت بانو سے کہا کہ شائد یہ فعل اُن تینون جوانون نے کیا ہو جو ہمارے یہان مقیم ہین مگر عشرت بانو نے اس خیال کو اُسکے دل سے دفع کر دیا اور کہا کہ وہ لوگ شریف آدمی ہین اُنکو اس سے کیا غرض ہی آخرکار جب کچھ پتہ جعفر کا

نہ ملا تو مدبر الدولہ نے ایک اور شخص کو محافظ خزانہ مقرر کیا۔

آٹھوین داستان

جب جعفر دفعتاً غائب ہوگیا تو مدبر الدولہ کو ایک قسم کی فکر پیدا ہوئی عشرت بانو نے کہا کہ اس خیال کو دور کرو اور چلو آج دریا کی سیر کرین اور دل بہلاوین چنانچہ حسب خواہش عشرت بانو کے کشتی کے تیار رہونے کا حکم دیا گیا بعد تیاری کشتی اور درستی سامان کے مدبر الدولہ مع عشرت بانو اور تینون لڑکیون اور تینون جوانون کے کشتی پر سوار ہوکر چلا تھوڑی دور جاکر جمیل کسی حیلہ سے کشتی سے اُتر پڑا اور ایک سمت کو چلا ایک مقام پر پہونچکر جمیل نے دستک دی جس سے ایک حبشی وہان آیا مگر اُسکے چہرہ سے آثار ملال کے معلوم ہوتے تھے جمیل نے کہا اے دلاور آج تو پریشان ہے خیریت تو ہے اُسنے کہا کہ حضور ہم تینون حبشی جعفر کو لیے جاتے تھے اور اُسکی مشکین بندھی تھین لیکن اُسنے رسی توڑ ڈالی اور بھاگ گیا ہمنے اُسکو پکڑنا چاہا لیکن اُسنے ہم تینون کو زخمی کیا اور بھاگ گیا جمیل نے کہا یہ تو بڑا غضب ہوا اُس سے ایک اہم کام نکلتا خیر جاہین نے تیرا قصور معاف کیا یہ کہکہ جمیل وہان سے چلا آیا اور پھر کشتی پر سوار ہولیا کشتی دریا کے دوسرے کنارہ پر پہونچی اُس کنارے پر ایک بڑا جنگل گنجان درختون کا تھا جمیل یکبارگی کشتی پر سے کودا اور اُس جنگل مین بھاگا چلا گیا ادھر اُدھر جمیل پھرتا تھا کہ اُسنے وہان خیمے ایستادہ دیکھے جنمین خوبصورت عورتین جمیل نے دیکھین جمیل اِن خیمون کے پاس گیا تو یہ خیال کیا کہ شاید یہ خواتین یہان واسطے تفریح کے آئی ہین جمیل وہان کھڑا ہوکر تماشا دیکھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد جمیل نے وہان جعفر کو

دیکھا اور اُسکے پیچھے تلوار لیکر دوڑا مگر جعفر بھاگا اور دریا مین کو ڈپڑا اور بہت دیر تک نہ نکلا جمیل نے خیال کیا کہ شاید وہ ڈوب گیا جمیل نے وہان سے اپنے ساتھیون کے پاس واپس آنے کا قصد کیا کہ دفعتاً اُسنے دیکھا کہ پندرہ سولہ سوار اُسکی طرف چلے آتے ہین جب وہ قریب آگئے تو اُنکے سردار نے جمیل سے کہا کہ تم ہمارے خیمون کے پاس کیون گئے تھے جمیل نے کہا مین اپنے مجرم کو پکڑنے کے لیے گیا تھا اور اب چونکہ وہ دریا مین کو دپڑا ہے اسلیے مین بھی اپنے ساتھیون کے پاس جو یہان سے تھوڑی دور پر کشتی مین موجود ہین جاتا ہون یہ کہکر جمیل نے اپنی وہی انگوٹھی دکھادی جسکے ذریعہ سے ایک مرتبہ رام کشن کی جان بچی تھی اور دوسری مرتبہ قاضی القضاۃ کی وہ سردار انگوٹھی کو دیکھکر متحیر ہوا اور خاموش چلا گیا ادھر جمیل اپنی کشتی پر آیا تو مدبر الدولہ نے پوچھا کہ جمیل تم کہان گئے تھے اُسنے کہا کہ مین نے ایک بڑا کالا سانپ دیکھا تھا اُسکے مارنے کے لیے کشتی پر سے کود پڑا تھا مدبر الدولہ نے کہا کہ یہان تو کالے سانپ نہین ہوتے ہین تمنے یہ کالا سانپ کیسے دیکھا جمیل نے کہا کہ حضور اُس جنگل مین ہر قسم کے سانپ ہین مدبر الدولہ نے پھر پوچھا کہ آخر تم نے اس سانپ کو مارا بھی یا نہین جمیل نے کہا مین تلوار لے کر پیچھے دوڑا لیکن وہ دریا مین بھاگ گیا عشرت بانو نے کہا اے ہے خیریت ہوگئی اگر وہ جمیل کا مقابلہ کرتا تو معلوم نہین کیا ہوتا یہ مقام خطرناک ہے اور یہان سے چلا جانا بہتر ہے مدبر الدولہ نے کہا ہان کسی اور آرام کے مقام پر چلو وہان جمیل کا قصہ سُنکر دل بہلا دینگے چنانچہ سب لوگ ایک پُرفضا مقام پر پہونچے وہان کشتی ٹھہرائی گئی تب مدبر الدولہ نے کہا کہ ہان جمیل اپنا قصہ شروع کرو چنانچہ جمیل نے اپنا قصہ اس طرح کہنا

شروع کیا کہ شہر سورت مین قدرت اللہ نامے ایک مؤذن رہتا تھا اُسکی ایک
خوبصورت لڑکی آمنہ نام تھی بعد انتقال قدرت اللہ کے اُسکا بھائی
آمنہ کا محافظ ہوا جس محلہ مین آمنہ رہتی تھی وہ سمندر کے قریب تھا اس لیے
وہان جہازون کے کپتان اور دیگر ملازم اکثر رہتے تھے چنانچہ ایک کپتان
سے جسکا نام یعقوب تھا آمنہ سے دوستی ہوگئی ایک عرصہ تک ان دونون
مین پاک محبت رہی ایک روز یعقوب نے کہا آج میرا جہاز یہان سے کوچ
کرے گا اور مین اُسکے ساتھ جاؤنگا آمنہ نے کہا اول تو تمھاری مفارقت کا
صدمہ مجھکو رہیگا دوسرے سفر دریا مین بڑے خطرے ہین تمھاری سلامتی
جان کی طرف سے ہر وقت مجھکو خوف رہیگا تم جہاز کی نوکری چھوڑ دو
اور کوئی دوسری جگہ نوکری کر و یعقوب نے کہا البتہ صدمہ جدائی تم کو
بیچین کرے گا لیکن تم پریشان خاطر نہو مین انشاءاللہ تم سے ایک یا دو ہفتہ
مین واپس آکر ملونگا اور سفر دریا کی نسبت جو تمکو خطرہ ہی اُسکا مجھکو کوئی
ڈر نہین میری اس قدر عمر سفر دریا ہی مین گذری ہی اور مین عادی ہو گیا
ہون غرضکہ یہ دونون عاشق معشوق ایک دوسرے سے رخصت ہوے
جب زمانہ معہودہ گذر گیا تو پھر یعقوب سفر سے واپس آیا اور اپنی معشوقہ
سے ملا اور دونون خوش ہوے منجملہ اور باتون کے آمنہ نے یعقوب سے
یہ بھی کہا کہ اگر تم میرے چچا سے ملاقات کرکے اُس سے خواستگاری میرے
ساتھ بیاہ کرنے کی کرو تو وہ ضرور تمھارے ساتھ بیاہ کر دیگا۔ اُس وقت
ہم تم آرام سے رہینگے یعقوب نے کہا مین اس تدبیر مین ہون کہ کچھ
روپیہ ہاتھ آجائے تو مین یہ نوکری چھوڑ دون اور اسی شہر مین رہ کر کوئی
پیشہ کرون اور تمھارے ساتھ بیاہ کرکے آرام سے رہون اِس اثنا مین

یعقوب چند مرتبہ سفر کو گیا اور پھر ایام معہود کے اندر واپس آگیا ایک مرتبہ جب
وہ سفر سے واپس آیا تو آمنہ نے بیاہ کے بارہ مین بہت اصرار کیا یعقوب نے
کہا کہ اول تو تمھارا چچا درود وظائف مین بہت مشغول رہتا ہی اور لوگون سے
ملاقات نہین کرتا دوسرے اگر اُس سے درخواست بیاہ کی کرون تو معلوم نہین
کہ وہ منظور کرے گا یا نہین آمنہ نے کہا کہ جمعہ کے روز میرا چچا اپنے بھائی کی
قبر پر جایا کرتا ہی اور وہان ہر شخص سے وہ ملاقات کرتا ہی بس اگر تم وہان
اُس سے ملاقات کرکے درخواست کروگے تو وہ منظور کرے گا یعقوب نے ایسا ہی
کیا اور اُس سے وقت ملاقات کے درخواست بیاہ کی کی مگر اُسنے منظور نہ کیا
یعقوب کو اس بات سے نہایت ملال ہوا اور آمنہ سے یہ حال آکر کہا آمنہ
یہ سنکر خاموش ہو رہی مگر یعقوب اس فکر مین رہا کہ آمنہ کے چچا کو کسی طرح سے
اس امر مین راضی کرنا چاہیئے اسی عرصہ مین آمنہ کے چچا اور چند باشندگان شہر
سے کسی معاملہ مذہبی کے بارہ مین عداوت ہوگئی اور اُن لوگون نے آمنہ کے چچا کو
گرفتار کرنا چاہا چنانچہ وہ لوگ یعقوب کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ اگر
تم آمنہ کے چچا کو گرفتار کرادوگے تو زر کثیر انعام ملے گا یعقوب نے اپنے دل
مین خیال کیا کہ ادھر انعام ملتا ہی اور اُدھر میری مطلب براری کی بھی امید ہی
بس یعقوب بہ یک کرشمہ دو کار سمجھ کر اس امر پر راضی ہوا ایک جمعہ کو آمنہ
کا چچا مع آمنہ کے اپنے بھائی کی قبر پر جانے والا تھا اور اس انتظار مین
تھا کہ کوئی کشتی کرایہ کی ملے تو اُسپر سوار ہوکر جاؤن مگر حسب اتفاق کوئی
کشتی نہ ملی یعقوب کا جہاز اسی جزیرہ کی طرف جانے والا تھا جہان آمنہ
کے باپ کی قبر تھی چنانچہ آمنہ کے چچا نے یعقوب سے کہا کہ مجھکو بھی فلان
جزیرہ مین اُتار دینا یعقوب تو یہ چاہتا ہی تھا فوراً منظور کرلیا اور اپنے

جہاز پر سوار کرکے روانہ ہوا جو لوگ آمنہ کے چچا کے دشمن تھے وہ بھی اُس
جہاز مین موجود تھے اُنھون نے داروے بیہوشی آمنہ کے چچا کو بذریعہ آمنہ
کے پلادی تاکہ وہ بیہوش رہے اور جہان وہ جہاز سے اُترنا چاہتا ہی وہان
نہ اُتر سکے چونکہ ہوا موافق تھی جہاز بہت جلد عدن مین پہونچا وہان جب آمنہ
کے چچا کو ہوش آیا تو اپنے تئین ایک شہر غیر مین پایا یعقوب نے اُس وقت
کہا کہ تمھارے دشمن تمکو یہان لے آئے ہین اور وہ تمھارے خون کے پیاسے
ہین یا تو قتل کر ڈالین گے یا مثل غلامون کے فروخت کر ڈالینگے بہتر ہی کہ اس
لڑکی کا بیاہ میرے ساتھ کر دو تو مین تمھاری جان بچانے کی کوشش کرون
چونکہ ہر شخص کو اپنی جان عزیز ہوتی ہی اس لیے آمنہ کے چچا نے یعقوب کا
نکاح آمنہ کے ساتھ کر دیا اور یعقوب نے اپنا انعام مقررہ لے کر آمنہ کے
چچا کو اُسکے دشمنون کے حوالہ کر دیا اُنھون نے اُسکو قتل تو نہ کیا مگر بازار
مین لیجا کر فروخت کر ڈالا آمنہ اور یعقوب نے ایک عرصہ تک باآرام
زندگی بسر کی آخر کار ایک لڑکا چھوڑ کر آمنہ فوت ہوئی اُسکے تھوڑے عرصہ
کے بعد یعقوب بھی فوت ہو گیا جب یہ قصہ ختم ہوا تو سب لوگون نے کہا
کہ یہ مقام بہت فضا کا ہی یہان سیر کرنی چاہیے چنانچہ مدبر الدولہ نے کہا
کہ تم مین سے جسکا دل چاہے سیر کر آوے ماہرو بیگم اور نازنین بیگم
مع اپنے اپنے عاشقون کے سیر کے واسطے گئین محمودہ بھی اُٹھنے والی تھی کہ
جمیل نے اُسکے کان مین کہا کہ تم سیر کے واسطے مت جاؤ محمودہ بیٹھ گئی اور
جمیل عشرت بانو کے ساتھ سیر کرنے گیا جمیل نے محمودہ کو اس غرض سے
سیر کے جانے کو منع کیا تھا کہ اُسکو عشرت بانو سے باتین خلوت مین کہنا
تھین اگر محمودہ جاتی تو باتین اچھی طرح سے نہ ہوتین الغرض باہر دیلم

کا ہاتھ پکڑکر اور پھر ناظر نازنین بیگم کا ہاتھ پکڑ کر ٹہلنے لگے جمیل اور عشرت بانو
تنہا رہ گئے تب عشرت بانو نے جمیل کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا پیارے
آج کئی دن کے بعد ہم تم یکجا ہوئے ہین اسوجہ سے دل کو تسکین ہی اب
دل یہی چاہتا ہی کہ ایسی کوئی تدبیر ہو کہ ہم دونون ہمیشہ یکجا رہین اور علیحدہ
نہون جمیل نے کہا یہ غیر ممکن ہی عشرت بانو نے کہا غیر ممکن کس طرح ہی
کیا تم خود مختار اور بالغ نہین ہو جمیل نے کہا یہ تو سب صحیح ہی مین
مگر تم بہن ہو عشرت بانو نے کہا مین [illegible] رشتہ [illegible] کی پابند نہین
ہون جیسے تم مجھکو خیال کرتے ہو جمیل نے کہا اسکا مطلب مین نہین سمجھا
عشرت بانو نے کہا کہ اگر عورت کسی کو پیار کرتی ہو تو اُسکے نزدیک کچھ
غیر ممکن نہین ہی جمیل نے کہا مین پھر اسکا مطلب نہ سمجھا عشرت بانو نے
کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ [illegible] اُسکے لیئے ہر امر مشکل سے
مشکل اور [illegible] ہون جمیل نے کہا پھر تمھارا
شوہر جو موجود ہی عشرت بانو نے کہا [illegible] ہمارے یکجائی کا مانع ہی
خدا کی قسم جب مین تمکو [illegible] اُسکی طرف دیکھتی ہون تو نہایت غصہ معلوم
ہوتا ہی اور [illegible] جمیل کے اسوقت کان
کھڑے ہوے [illegible] عشرت بانو
نے پوچھا کہ جمیل [illegible] ہمیشہ یکجا رہین اور
جس طرح مین تیری ہون [illegible] یہ ایک لمحہ کا کام ہی
جمیل نے کہا کس طرح عشرت بانو نے کہا کہ جہان [illegible] الدولہ کا خزانہ ہی
وہ مقام مین تمکو بتا دونگی اس طرح تو دولت ہاتھ آویگی اور تیری خاطر سے
مین اُسکو زہر دونگی تاکہ ہم دونون ہمیشہ یکجا رہین اور اس امر کی کسی کو خبر بھی

نہ ہوگی اگر تمکو منظور ہو تو ایسا کرون جمیل نے جب دیکھا کہ عشرت بانو کی
خواہش نفسانی مشتعل ہوتی جاتی ہے تو اُسکی بات کاٹ کر کہنے لگا کہ دیکھو یہان
آئے ہوئے ہمکو بہت دیر ہوگئی اگر مدبر الدولہ یہان ہمکو تلاش کرنے کے لیے
آگیا اور اس طرح ہمکو بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تو غضب کر ڈالیگا جمیل یہ
کہہ رہا تھا کہ مدبر الدولہ وغیرہ سب لوگ سامنے سے نظر آئے تب جمیل عشرت بانو
کے پہلو سے اُٹھا اور سب کے ساتھ ہوکر کشتی کی طرف چلا وہان سب لوگ
پہونچے تو دیکھا کہ مدبر الدولہ تو آرام مین ہے اور محمودہ وہان نہین ہے یہ واقعہ
دیکھکر سب کو حیرت تھی کہ محمودہ کہان گئی آخرکار ان سب نے مدبر الدولہ
کو بیدار کیا اور محمودہ کے گم ہو جانے کا حال کہا مدبر الدولہ نے کہا ہائے
محمودہ غائب ہوگئی اور کیسے غائب ہوگئی جب تم سب لوگ سیر کو گئے مین نے
اُس سے کہا کہ کوئی کہانی سناؤ پھر تھوڑی دیر وہ گاتی رہی اور اسی حالت مین مین سوگیا
پھر مجھکو معلوم نہین کیا ہوا جمیل اور ملازم کشتی اور ہر ناتھ اُسکی تلاش
کرنے کے واسطے گئے عشرت بانو نے ظاہرداری کی راہ سے تو کہدیا کہ تعجب
ہے کہ محمودہ کدھر گئی لیکن دل مین محمودہ کی راہ سے خوش ہوئی اور کہنے لگی
کہ اچھا ہوا محمودہ گم ہوگئی اب جمیل میرا ہو گیا خیر یہان تو یہ گذرا اب
محمودہ کا حال سنو کہ کشتی مین پڑی ہوئی سو رہی تھی کہ اُسنے پیڑون کے
بیچ مین جو کنارہ پر تھے ایک حبشی کو دوڑتے ہوئے دیکھا محمودہ
نے کشتی مین سے سر نکال کر دیکھا تو ایک حبشی تھا وہ حبشی محمودہ کو دیکھکر کشتی
پر دوڑ کر آیا اور محمودہ کو کشتی مین سے اس طرح اٹھا لے گیا جیسے کوئی دائی بچہ
کو گود مین لیکر بہلاتی جاتی ہے جب وہ محمودہ کو لیکر بھاگا تو محمودہ کو غش آگیا
تھا اب اُس حبشی نے اُسکو لیجا کر گھاس پر لٹا دیا اور اُسکی خوبصورتی کو دیکھنے لگا

محمودہ کو جب ہوش آیا تو کھڑی ہوئی اور خوشامد کرنے لگی کہ میرے اوپر رحم کر اور مجھکو کشتی پر جانے دے یہ حبشی درصل جعفر تھا مگر چونکہ محمودہ نے پہلے اُسکو نہین دیکھا تھا اس لیے وہ اُسکو دیکھکر ڈر گئی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وہ کون شخص ہی محمودہ نے پوچھا تو کون ہی اُس نے کہا کہ مین جعفر ہون اور تمھارے چچا کا پہلے مین غلام تھا اب بھاگ آیا ہون بس اب بتاؤ کہ تم میری جورو بنوگی یا نہین محمودہ نے یہ سُنکر چیخ ماری اور بھاگی مگر حبشی نے اُسکو زبردستی پکڑ لیا اور بھاگنے نہ دیا پھر کہنے لگا کہ تمھارا بھاگنا فضول ہی اسوقت تم میرے اختیار مین ہو اگر بھاگنے کا قصد کروگی تو تمھاری ہڈی پسلی سب چور چور کرڈالونگا محمودہ نے کہا اے مردک تیری کیا مجال ہی اگر میرا ایک بال بھی بیکا ہوا تو تجھکو ایسی سزا دیجائیگی کہ جیل کو دن کو تیرے اوپر رحم آدے گا یہ کہکر محمودہ نے اُس حبشی کو ترچھی نگاہ سے دیکھا اُسوقت اُسنے کہا پیاری مین تو تیرا عاشق ہون اور یہ شعر پڑھا ؎ ترچھی نظرون سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو ٭ کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو ٭ بعد اُسکے جعفر ہنسکر کہنے لگا کہ تم مجھکو سزا دلوانا چاہتی ہو سوا اب مین کسی کو نہین دیکھتا کہ اب مجھکو سزا دے مین صرف چند لمحون کی مہلت تمکو دیتا ہون اس عرصہ مین غور کر لو کہ تم میری جورو بنوگی یا نہین بعد ازان مین تمکو یہان سے لیکر بھاگ جاؤنگا اور لاؤ پہلے اپنے لبہاے نازک کا ایک بوسہ تو دے دو محمودہ نے اُسکا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک طرف کو بھاگی تمام جنگل مین محمودہ بھاگتی پھرتی تھی اور اُسکے پیچھے جعفر اس طرح دوڑتا تھا جیسے شکار کے پیچھے شکاری اُسوقت قدرت خدا دیکھو کہ اتفاقاً جعفر نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا جب تک وہ اُٹھکر پھر دوڑے محمودہ دور نکل گئی اور بھاگتے بھاگتے ایک دور راستے پر پہونچی محمودہ نے جو پھر کر دیکھا تو حبشی کا پتا نہ تھا تب وہ ایک راستہ پر

چلی اور تھوڑی دور جاکر ایک مختصر آبادی دیکھی وہان اس خیال سے گئی کہ لوگ یہان رہتے ہین اگر بالفرض جعفر آگیا تو وہ لوگ مجھکو پناہ دینگے مگر جب اُسنے دروازہ پر ایک مکان کے دستک دی تو کچھ جواب نہ پایا اُسوقت متحیر ہوئی کہ اب کیا کرون تھوڑی دیر بعد وہ اندر گئی اور دوسرے دروازہ پر دستک دی مگر کچھ جواب نہ ملا ذرا تامل محمودہ نے کیا تھا کہ اُسکے کان مین یہ آواز آئی اے نازنین تو فرشتہ ہی اور تجھکو خدا نے یہان بھیجا ہی اور اسی طرح اور کلمات واہیات اُسنے سُنے تب محمودہ نے ایک اور کمرہ مین جاکر دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہوا اور دو خدمتگار اُسکے پاس بیٹھے ہین اور جو شخص لیٹا ہی وہ ایسے کلمات کہہ رہا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یا تو وہ مجنون ہی یا کوئی بیمار ہے کہ بڑبڑا رہا ہی محمودہ نے ایک غلام کی طرف اشارہ کرکے بلایا وہ آیا اور محمودہ سے پوچھنے لگا کہ مین آپکے واسطے کیا کرسکتا ہون محمودہ نے کہا کہ مین مدینۃ الدولہ کی بھتیجی ہون اور اُسکے ساتھ سیر کے واسطے آئی تھی مگر اتفاق سے سب سے مین علیحدہ ہوگئی اب وہان بغیر کسی ہمراہی کے مین نہین جاسکتی ہون غلام نے جواب دیا کہ ہم دونون غلام مین سے ایک ساتھ جاکر آپکو پہونچا آویگا لیکن ہمارا آقا بیدار ہولے جب تک آپ یہان تشریف رکھین اور کچھ تناول فرماوین محمودہ نے پوچھا کہ تمھارا آقا کب بیدار ہوگا غلام نے کہا ایک یا دو گھنٹہ مین محمودہ نے کہا بہت دیر ہوجائے گی اور سب لوگ میرے منتظر ہونگے پھر محمودہ نے پوچھا کہ تمھارے آقا کو کیا بیماری ہی غلام نے کہا کوئی بیماری نہین ہی وہ افیون کھاتا ہی اور پینک مین آکر ایسا بکتا ہی محمودہ انھین باتون مین مشغول تھی کہ اُسنے ایک شخص کو دور سے آتے دیکھا محمودہ خوف زدہ ہوکر دیکھنے لگی کہ کہین جعفر تو نہین ہی لیکن بغور اُسکو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُسکا پیارا جمیل چلا آتا ہی تب اُسکی جان مین جان آئی محمودہ نے ایک اشرفی اپنی

جیب سے نکالکر اُس غلام کو دی اور کہا یہ تمھارا انعام ہے میرا ایک ہمراہی آگیا اب
مین جاتی ہون یہ کہکر وہ مکان کے اندر سے نکلی جمیل نے محمود کو دیکھا تو خوش
ہوا اور کہنے لگا کہ تم کس طرح یہان آئین محمودہ نے تب اپنا اور جعفر کا حال
بیان کیا جمیل محمودہ کو لیکر وہان سے چلا راہ مین لشکر بادشاہی جو محمودہ
کو تلاش کرکے واپس آئے تھے کہ ویسے ہی جمیل اور محمودہ پہونچے سب لوگ
محمودہ کو دیکھکر خوش ہوئے مگر عشرت بانو آتش حسد سے جل گئی
مدبرالدولہ کے روبرو جب یہ حکایت بیان کی گئی تو بہت برہم ہوا اور کہنے لگا
افسوس جعفر اسوقت میرے اختیار مین نہین ہے ورنہ تو ابھی اُسکو انعام کو دیتا
یہ کہکر مدبرالدولہ نے کشتی کو گھر کی طرف چلانے کا حکم دیا تھوڑی دور جاکر
مدبرالدولہ نے جمیل سے کہا کہ تمنے اپنی انگوٹھی کا حال نہ بتایا جمیل نے کہا
مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ اسمین ایک اسرار ہے جسکو مین بتا نہین کر سکتا
غرضکہ اسی طرح مختلف باتین سب لوگ کرتے ہوئے محلسرا مین پہونچے تھوڑی
دیر نہ گذری تھی کہ بادشاہی قاصد پہونچا اور مدبرالدولہ سے کہا کہ بادشاہ سلامت
نے یاد فرمایا ہے مدبرالدولہ فوراً روانہ ہوا جب دربار مین پہونچا تو بادشاہ
نے کہا کہ مدبرالدولہ تمنے بغاوت کے فرو کرنے مین بہت کوشش کی ہے مین
اُسکے صلہ مین تمکو قائم جنگ کا خطاب عطا کرتا ہون اور سوا اسکے اپنی لڑکی
نزہت بیگم کا بیاہ تمھارے ساتھ کرونگا۔ مدبرالدولہ آداب خسروانہ بجالایا
اور اپنے گھر واپس آکر جمیل سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین اس خوشی
کی وجہ سے دعوت کرنا چاہتا ہون بعد فراغت طعام اور رخصت ہونے
احباب کے ادھر اُدھر کی باتین ہو رہی تھین کہ پھر بادشاہی قاصد پہونچا اور
کہا کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہے مدبرالدولہ مع تحفہ تحائف کے گیا اور بادشاہ

کی نذر گذران کروہ تحائف نزہت بیگم کے پیشکش کیے بادشاہ نے کہا کہ
مدبر الدولہ مین نزہت بیگم کو تجھے دیتا ہون مدبر الدولہ اُسوقت
نزہت بیگم کے قدمون پر گر پڑا مگر نزہت بیگم نے اُسکا سر اُٹھایا اور
خود مدبر الدولہ کے قدمون پر گر پڑی مدبر الدولہ نے کہا کہ مین آپ کا
خادم ہون اور آپ میری اور سب لوگون کی سرتاج ہین نزہت بیگم نے
کہا یہ تو سب سچ ہی لیکن تمھاری ایک بی بی موجود ہی اور تمھارا دل تمھارے
قابو مین نہین ہی بس ایسی حالت مین مین تمھارے ساتھ بیاہ نہین کرسکتی ہون
گو بادشاہ کا کیسا ہی حکم تاکیدی اس بارہ مین ہو مدبر الدولہ کہان تو
خوشی خوشی بیاہ کی غرض سے گیا تھا اور کہان مایوس واپس آیا جمیل نے یہ
کیفیت سُنکر اُسکی دلجوئی کی پھر مدبر الدولہ نے کہا جمیل دل پریشان ہی
آؤ کوئی قصہ بیان کرو چنانچہ جمیل نے اس طرح قصہ کہنا شروع کیا کہ
ایک مرتبہ ہارون رشید خلیفہ بغداد کشتی مین سوار دریا کی سیر کر رہا تھا کہ
سامنے سے ایک جہاز آتا ہوا معلوم ہوا اُس جہاز کے پیچھے کی طرف ایک
تختہ پر ایک عورت صاحب جمال کھڑی ہوئی دریا کی سیر کر رہی تھی کہ اتفاقاً
اُسکا پیر پھسلا اور سمندر مین گر پڑی اہل جہاز نے تو اُسکو گرتے ہوئے نہین
دیکھا مگر خلیفہ نے اُسکو گرتے ہوئے دیکھ لیا تھا فوراً ملاحون کو حکم دیا کہ
اس عورت کو نکالو ڈوبنے نہ دے چنانچہ ملاح اُسکو نکال لائے خلیفہ اُسکو
ہمراہ اپنے محل مین لایا اور اُسکا حال دریافت کیا اُس عورت نے کہا حضور
چہ گویم از سروسامان خود عمر یست چون کاکل ٭ سیہ بختم پریشان روزگارم
خانہ بر دوشم ٭ مین نے متواتر ایسے رنج و محن اُٹھائے ہین کہ اُنکے صدمہ سے
دل ٹکڑے اور کلیجہ پاش پاش ہی خلیفہ اُسکا حال سُننے کا زیادہ مشتاق ہوا

تب اُسنے کہا کہ حضور میرا نام خورشید بانو ہی میرا باپ شہر حلب مین ملک التجار
تھا اوائل عمر مین وہ اُس شہر کے قاضی کی بیٹی پر عاشق ہوا اور بہزار خرابی اسکا
بیاہ اُسکے ساتھ ہوا پانچ برس کے عرصہ مین ایک مین اور دوسرا میرا بھائی
مشتاق نامے اُس بی بی سے پیدا ہوئے تھوڑے عرصہ بعد میرے والدین نے
انتقال کیا اور ہم دونون بھائی بہن اپنے چچا کے پاس رہنے لگے جب میرا بھائی
جوان ہوا تو حاکم حلب کے پاس مصاحبون مین نوکر ہوگیا ایک روز شراب کے
نشہ مین اُسنے میری خوبصورتی کی تعریف حاکم کے روبرو کی وہ حاکم میرے اوپر
غائبانہ عاشق ہوگیا اور دوسرے روز مجھکو اپنے روبرو بلایا مین وہان گئی تو
اُسنے اپنی خواہش میرے ساتھ بیاہ کرنے کی ظاہر کی مین نے اُسکو صاف جواب دیا
کہ تمھاری کئی جورو موجود ہین مین تمھارے ساتھ بیاہ نہ کرون گی یہ کہکر مین اپنے
گھر چلی آئی دوسرے روز شام کو میرے گھر کا محاصرہ اُس حاکم نے کرا لیا اور مسلح سوار
میرے گھر مین گھس آئے اور زبردستی مجھکو حاکم کے پاس پکڑ لے گئے مین نے ہرچند
شور کیا مگر کسی نے نہ سُنا حاکم نے حکم دیا کہ اِس عورت کو محلسرا مین لیجاؤ مین وہان
گئی لیکن افسردہ خاطر تھی اور اپنی زیست کو بدتر از مرگ جانتی تھی اُس زمانہ
مین حلب مین ایک گروہ قزاقون کا رہا کرتا تھا جنکے سردار کا نام جبار تھا اُس سے
میرے بھائی نے امداد چاہی چنانچہ اُسنے اقرار مدد دینے کا کیا ایک روز مین مکان
مین رات کو لیٹی ہوئی تھی کہ مین نے اُس مکان مین آگ لگی ہوئی دیکھی مین نے
شور کیا کہ اتنے مین ایک شخص آیا اور مجھکو اُٹھا کر لے بھاگا مجھکو بوجہ خوف کے
غش آگیا تھا چند لمحہ بعد مین نے آنکھ کھولی تو مین نے اپنے بھائی کو اپنے سامنے
کھڑا دیکھا اور اپنے تئین ایک مکان مین پایا مین نے اپنے بھائی سے پوچھا
مجھے یہان کون لایا اُسنے سب حال بیان کیا اور کہا اب خاطر جمع رکھو

یہ مکان ایک امیر کا ہی اور اسکا نام جیبب ہی اور جبار نے مجھکو اس معاملہ
مین مدد دی ہو جبار نے تو مال و دولت پانے کی غرض سے اور اس امیر نے
شہر حلب کی حکومت پانے کی غرض سے میرے بھائی کو مدد دی تھی چنانچہ ان
دونون کے آدمی گئے اور حاکم کا مال واسباب لوٹ لیا اور حاکم کو گرفتار کیا مگر لوگون
نے میرے بھائی کو وہان کا حاکم بنا دیا یہ امر جیبب کو ناگوار ہوا اور درپے اسکا
ہوا کہ مجھکو میرے بھائی سے چھین لے اور اپنی جورو بنا وے اس غرض سے وہ
ایک روز میرے کمرہ مین آیا اور محبت کا اظہار کیا جب مین نے جواب صاف دیا
تو وہ میری خوشامد کرنے لگا جب یون بھی اُسکا مطلب حاصل نہوا تو مجھپر جبر کرنا
شروع کیا تب مین نے اپنا خنجر اُٹھایا اور قصد اپنے مارنے کا کیا جب یہ حالت
اُسنے دیکھی تو یہ کہتا ہوا چلا گیا اچھا مین آج جاتا ہون کل پھر آؤنگا اسوقت
شاید تم راستی پر آؤ اور راضی ہو اُسکے جانے کے بعد مین نے چاہا کہ مین وہان
سے بھاگ جاؤن لیکن یہ خیال کر کے تامل کیا کہ میرا بھائی آجائے اور اُس سے
اس امر کا تذکرہ کرو دن مین اسی خیال مین تھی کہ چند غلام طعام نفیس اور
چند عورتین گانے والیان آئین غلامون نے کھانا میرے سامنے رکھا اور عورتون
نے ناچنا اور گانا شروع کیا مگر مین نے بوجہ ملال کے نہ کچھ کھایا اور نہ گانا سُنا
یہ سب لوگ تھوڑے عرصہ بعد چلے گئے مین تمام دن اپنے بھائی کی منتظر رہی
مگر وہ نہ آیا قریب شام کے مین نے دروازہ پر کچھ شور وغل سُنا کہ گویا لڑائی
ہو رہی ہو مین نے کہا کہ اب معلوم نہین کیا آفت آئی تھوڑی دیر بعد میرا بھائی
مع جبار کے آیا اور مجھسے کہا کہ یہ لڑائی جیبب کے آدمیون سے ہوئی تھی کیونکہ
وہ اس مکان مین مجھکو نہین آنے دیتے تھے جبار کے آدمیون نے جیبب کو
قتل کیا اب اطمینان رکھو مین نے خدا کا شکر کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ محل مین

گئی اور حبیب کا مکان چھوڑ دیا ایک عرصہ تک وہان مین رہی تھی کہ
ہزارون آدمیون کی درخواست میرے ساتھ نکاح کی آئین لیکن مین نے
کسی کے ساتھ بیاہ نہ کیا تھوڑے عرصہ بعد ایک سردار محبوب نام میرے
بھائی کے پاس آیا مین نے اتفاق سے اُسکو دیکھا تو اُسکا حسن وجمال اور اُسکی
خوش وضعی دیکھکر مین ایسی ازخود رفتہ ہوگئی کہ مین نے خود اپنے بھائی سے کہا
کہ میری شادی اس جوان سے کردو میرا بھائی راضی ہوا اورسامان شادی کا
تیار کرکے تاریخ عقد مقرر ہوئی ایک روز عقد کا باقی تھا کہ قزاقو نکے سردار یعنی
جبار آیا اور میرے بھائی سے کہا کہ تم میری مدد سے یہان کے حاکم ہوئے ہو
اور اب بھی تم میرے اختیار مین ہو جب چاہون تمھاری حکومت چھین لون
تمھاری فوج میری فوج سے زیادہ نہین ہی بس بہتر ہی کہ اپنی بہن کا نکاح میرے
ساتھ کردو میرا بھائی برہم ہوا اور کہنے لگا کہ اے ملعون قزاق پیشہ تیری اسقدر
جراءت ہوئی کہ مجھسے خورشید بانو کی خواستگاری کرنے آیا ہی وہ اس قابل
نہین ہی کہ ایک قزاق کی جورو بنے جبار نے کہا کہ مین ضرور اُسکے ساتھ بیاہ
کرونگا مشتاق نے کہا کہ مجھسے اور کچھ انعام لے لے لیکن مین تیرا بیاہ اُسکے ساتھ
نہین کرسکتا جبار نے کہا کہ مین نہ مانونگا مشتاق نے جب دیکھا کہ جبار نہین
راضی ہوتا تو برہم ہوکر کہا کوئی ہی اس ملعون کو پکڑ و چنانچہ غلامون نے جبار
کو گرفتار کرلیا جبار نے کہا کہ یہ فعل تمھارا عبث ہی اگر اسوقت مین تین مرتبہ
بگل بجاؤن توسب فوج یہان جمع ہوجائے اور تم کچھ نہ کرسکو میرے بھائی نے
کہا توشوق سے بگل بجا چنانچہ اسنے ایک مرتبہ بگل بجایا تو تمام فوج مین خاموشی
ہوگئی دوسری مرتبہ بجانے سے سب نے اپنے اپنے ہتھیار اُٹھائے تب میرے
بھائی سے جبار نے کہا دیکھو ابھی خیر ہی میرے ساتھ اپنی بہن کا بیاہ کردو میرے

بھائی نے جب دیکھا کہ واقعی فوج تیار ہی تو اپنے غلامون سے کہا کہ جبار کا سر کاٹ لو اِس حکم کی تعمیل نہ ہونے پائی تھی کہ جبار نے تیسری مرتبہ بگل بجایا اور ساری فوج جمع ہو گئی اُسوقت جبار کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا ای مشتاق اب یا تو حکومت اور جان سے ہاتھ دھو یا اپنی بہن مجھکو دے میرا بھائی عجب پریشانی مین تھا نہ حکومت اور نہ اپنی جان سے دست بردار ہو سکتا تھا نہ مجھکو اُسکے حوالہ کر سکتا تھا آخر کار میرے بھائی نے کہا کہ مین دو روز کے عرصہ کے بعد اسکا جواب قطعی دونگا جبار نے منظور کیا اور کہا اگر تیسرے روز مجھکو جواب نہ ملا تو تم جانتے ہو کہ جو نتیجہ ہوگا یہ کہکر وہ تو چلا گیا اور ہم دونون بھائی بہن حالت اضطراب مین تھے کہ کیا کرین نہ تو مجھکو یہ گوارا تھا کہ میرے بھائی کی حکومت جاتی رہے اور نہ یہ منظور تھا کہ اُس قزاق کے ساتھ بیاہ کرون کیونکہ میرا دل تو محبوب پر مائل تھا غرضکہ اِسی انتشار مین تیسرا روز آیا اور جبار مع فوج کے آموجود ہوا تب میرے بھائی نے اپنی جان بچانے کی غرض سے بمجبوری اُس قزاق کے ساتھ میرا بیاہ کر دینا منظور کیا جب جبار نے دیکھا کہ میرا بھائی راضی ہوا تو اپنی فوج کو واپس کر دیا صرف چند آدمی اُسکے پاس رہے اب بیاہ کی تیاری ہوئی اور تاریخ عقد مقرر کی گئی جب اُس روز مقرر پر کل رسمیات نکاح ادا ہو چکین جبار نے لونڈیون سے کہا کہ دولھن کو خلوت مین لیجاؤ لونڈیون نے حکم کی تعمیل کی مشتاق میرے بھائی نے ایک غلام سے کہدیا تھا کہ جسوقت جبار خوب نشہ مین ہو تو اسوقت شراب مین زہر ہلاہل ملا کر جبار اور اُسکے ہمراہیون کو پلا دینا چنانچہ جبار خلوت مین جانے پر آمادہ تھا کہ غلام نے زہر آمیز شراب کا گلاس جبار کے پیش کش کیا اُسنے اُسکو پی لیا چند قدم چلا تھا کہ زہر کے اثر سے وہ بیہوش ہو کر گرا اور فوراً راہی

ملک عدم ہوا یہ حالت دیکھکر اُسکے ہمراہی شور کرنے لگے کہ مشتاق نے فریب کیا اور آمادہ فساد ہوے کہ زہر کے اثر سے وہ بھی بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہر ایک کا کام تمام ہوا پس میرا بیاہ بھی ہوا اور بیوہ بھی ہوئی اور پھر باکرہ رہی بمجرد اس واقعہ کے میرا بھائی مجھکو اطلاع کرنے کے واسطے میرے کمرہ مین آیا اور کہا کہ کل مین بقیہ قزاقون کا کام تمام کرونگا اور چونکہ محبوب بوجہ خوف قزاقون کے بھاگ گیا ہو مین اُسکی تلاش کرکے تیرا بیاہ اُسکے ساتھ کردونگا مین خوش ہوئی اور شکر خدا بجالائی کہ اس مخمصہ سے نجات ملی دوسرے روز میرے بھائی نے قزاقون پر حملہ کیا اور جو کچھ ملے اُنکو قتل اور گرفتار کیا اور جو نہین ملے اُنکی تلاش کی مگر چند روز بعد میرا بھائی جنگل سے واپس آیا اور اپنا نائب بقیہ قزاقون کے گرفتار کرنے کو چھوڑ آیا گو مجھکو اس مخمصہ سے نجات ملی تھی مگر مین بوجہ نہ ملنے محبوب کے افسردہ رہتی تھی میرے بھائی نے ہر چہار طرف اُسکی تلاش کی اور قاصد بھیجے اور اشتہار بھی دیا مگر کہین اُسکا پتہ نہ ملا چہار کو قتل ہوئے چند ماہ گذرے تھے کہ یہ خبر آئی کہ میرے بھائی نے جو نائب قزاقون کے استیصال کے لیے جنگل مین چھوڑا تھا وہ خود قزاقون کے شامل ہوگیا ہو اور اُسنے حاکم سابق کو قید سے رہا کردیا اور فوج لیکر شہر کی طرف آتا ہو اُسوقت میرے بھائی کو بہت اضطراب ہوا اور اپنی فوج کی تیاری کا حکم دیا رعیت دوڑی آئی اور میرے بھائی سے کہا کہ ہمارا مال و اسباب قزاق لوٹ لیجاوینگے ہم آپ کی پناہ مانگتے ہین میرے بھائی نے کہا کہ میری فوج بہت تھوڑی ہو تم سب لوگ بھی ہتھیار بند ہوکر اپنے اپنے مال کی حفاظت کرو چنانچہ ایک طرف میرے بھائی کی فوج اور دوسری طرف رعیت ہتھیار بند ہوکر مستعد جنگ و پیکار ہوئی جب یہ نوبت پہونچی تو مین اپنی حالت پر روئی اور دل مین

کھنے لگی کہ اگر خدانخواستہ میرا بھائی جنگ مین گرفتار ہوا یا مارا گیا تو مین بے یارو یاور ہو جاؤنگی اور پھر مجھے کون پناہ دیگا بہتر ہی کہ مین بھی اپنے بھائی کے ساتھ جان دون انھین خیالات مین تھی کہ میرا غلام ضعیف صادق نام میرے پاس آیا اور کہا کہ بی بی یہ وقت بہت نازک ہی یہان سے بھاگنے کی تدبیر کرو مین تمھارے ساتھ رہونگا اور کچھ جواہرات لے کر ہم دونون فقیرون کا بھیس بنا کر یہان سے بھاگین اور ایک مقام پر اس مکان کو چھوڑ کر قیام کرین اور ایک غلام سے کہدین کہ جو کچھ لڑائی کا نتیجہ ہو اُس سے ہمکو آگاہ کر دے اگر تمھارا بھائی فتحیاب ہوا تو خیر ورنہ دو حال سے خالی نہین یا تو مارا جائیگا یا قید ہو گا اگر مارا گیا تو مجبوری ہی اگر قید ہوا تو پھر ملنے کی اُمید باقی رہیگی مین اسپر راضی ہوئی اور ایسا ہی کیا دوسرے روز جو غلام متعین ہوا تھا وہ آیا اور کہا کہ بی بی تمھارا بھائی قید ہو گیا تب مین اور صادق دونون وہان سے بھاگے اور شہر سے نکلکر ایک گانون مین رات کو آرام کیا صبح کو روانہ شہر موصل کو ہوئے وہان ایک ضعیفہ کے مکان مین قیام کیا ایک روز مین نے اُس ضعیفہ سے پوچھا کہ یہان کوئی شخص محبوب نامے سردار ہی اُسنے کہا ہان وہ یہان کے حاکم کی فوج کا سردار ہی مین نے اُس ضعیفہ کے ہاتھ ایک خط محبوب کے پاس بھیجا چنانچہ دوسرے روز میرے پاس آیا مین اُسکو دیکھکر از حد خوش ہوئی لیکن جیسا وہ محبت سے مجھسے حلب مین پیش آیا تھا اُس طرح پیش نہ آیا اور مین جیسے جیسے محبت اور الم ہاے مفارقت کا اظہار کرتی تھی ویسے ہی وہ سرد مہری اور بے پروائی سے جواب دیتا تھا غرض ہر امر مین مین نے بہت بڑا تغیر اُسمین پایا تاہم میرا دل اُسپر مائل رہا تھوڑی دیر ٹھہر کر وہ چلا گیا اور دوسرے روز پھر آنیکا وعدہ کر گیا جب اُسکے آنے کا وقت گذر گیا تو مجھکو طرح طرح کے

غدشے گذرے لیکن قریب شام کے ایک شخص اجنبی آیا اور کہا کہ محبوب کو ایک
شخص نے زخمی کیا ہی وہ تونہین آسکتا لیکن اپنی انگوٹھی میرے ہاتھ بھیجی ہی
یہ خبر سُنکر میرے شیشۂ دل پہ ایک پتھر سا گرا اور اپنی بدقسمتی پہ رو کر یہ شعر پڑھا ؎
ہمارے سوا کوئی پایا نہ تونے ٭ فلک کیا ہمین تھے ستانے کے قابل ٭ وہ شخص
تو انگوٹھی دیکر چلا گیا اور مین اپنے محبوب کی سلامتی کے لیے سربسجدہ
ہوئی کئی ہفتہ کے بعد محبوب پھر میرے پاس آیا لیکن وہ بہت ناتوان
تھا اسی طرح وہ میرے پاس دوسرے تیسرے روز آیا کرتا تھا مگر
جب کبھی بیاہ کا تذکرہ درمیان مین آتا اُسے وہ ٹال دیتا تھا اور کچھ جواب
ہست یا نیست کا نہ دیتا تھا باوجود اُسکے کشیدہ ہونے کے مین اُسکو دل سے
چاہتی رہی ایک روز حسب معمول میرے پاس وہ آیا اور مجھسے کہا کہ مین
تم سے رخصت ہوتا ہون مجھکو لڑائی پر جانے کا حکم ہوا ہی اُسوقت مین محبوب
سے لپٹ گئی اور آبدیدہ ہوکر کہنے لگی کہ اِس فلک ناہنجار کی عجب چال ہی
ابھی تو مین صدمۂ مفارقت اُٹھا چکی ہون اور تکالیف سفر برداشت کرکے
یہان پہونچی ہون ہنوز وہ زخم اچھا نہین ہوا ہی اور وصال یار کا مزہ نہین
چکھا ہی کہ یہ دوسرا وار کیا اور پیارے محبوب کے چھوڑانے پر آمادہ ہوا
بیت تا کے زمانہ داغ غمم بر جگر نہد ٭ یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر نہد ٭
یہ سب کچھ کہکر مین نے محبوب سے کہا اچھا جاؤ لیکن صبح کو مجھسے ملکر جانا
اُسنے کہا کہ صبح کو فوج کا کوچ ہو جائیگا فرصت نہوگی مگر آدھی رات کو مین
تم سے فلان باغ مین ملونگا مین آدھی رات کو اُس باغ مین گئی اور منتظر
اُسکی آمد کی ہوئی محبوب آیا ادھر اُدھر کی باتین مین کرنے لگی اس اثنا
مین محبوب نے کہا کیون خورشید بانو مین تو جاتا ہون کبھی میرا خیال بھی

تمکو آوے گا مین نے ایک آہ سرد کی اور کہا اگر خیال نہوتا تو مین تمھاری
تلاش مین یہان تک کس لیے آتی محبوب نے یہ سُنکر مجھکو اپنے گلے لگالیا اور
میرے متواتر بوسہ لیکر کہا تم گھبراؤ نہین مین تمھارے اختیار مین ہون اور ہم
دونون کبھی جدا نہ ہونگے اور پھر کہا کہ تم میرے ساتھ چلوگی مین نے کہا جہان تم
کہوگے مین اور میرا غلام دونون چلین گے مگر رسمیات شادی کہان ادا ہونگی
اُسنے کہا جہان کہین موقع ہوگا وہان ادا ہو جائینگی تم فی الحال میرے ساتھ چلو
غرضکہ اُسوقت مین چلی آئی اور صبح کو وقت رخصت مجھکو محبوب بلانے آیا
مین اور میرا غلام دونون اُسکے ہمراہ ہوئے جب مقام جنگ پر پہونچے تو چند
ایام تک بوجہ ہو جانے صلح کے لڑائی موقوف رہی اسی اثنا مین میرے غلام
نے انتقال کیا اُسکے مرنے سے مجھکو سخت رنج ہوا آخر صبر کیا ایک روز محبوب نے
مجھسے کہا کہ چلو تمکو سیر کرالاؤن مین راضی ہوکر اُسکے ساتھ چلی جاتے جاتے ایک
ویران قلعہ مین ہم دونون پہونچے اُس قلعہ مین جاکر ایک مکان دیکھا مین محبوب
کے ساتھ اُس مکان مین گئی اور ایک نہایت آراستہ کمرہ مین جاکر مین بوجہ
ماندگی کے ایک پلنگ پر لیٹ گئی محبوب نے مجھسے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین
تھوڑی دیر مین آتا ہون غرضکہ وہ مجھکو چھوڑکر چلا گیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی
کہ ایک بڈھا شخص مگر نہایت طاقت ور دوڑا ہوا آیا اور میرے پاس بیٹھکر
کہا مین تم پر مدت سے غائبانہ عاشق تھا آج میری مراد برآئی اب تمکو اپنی
جورو بناؤنگا لاؤ ایک بوسہ تو دے دو مین برہم ہو دئی اور خیال کرنے لگی
کہ دیکھو محبوب نے مجھسے فریب کیا تب مین نے اُس شخص سے کہا کہ میرے اوپر
رحم کرو اور میرے ساتھ اس طرح کیون پیش آتے ہو کیا محبوب نے مجھکو
تمھارے ہاتھ بیچ کر دیا ہی اُسنے کہا ہان پھر مین نے اُس سے خوشامد کی اور کہا

لللہ میرے اوپر ظلم نہ کرو اور رحم کرو یہ سُنکر اُسنے کہا کہ میرے دل مین رحم کی گنجایش نہین بلکہ وہ عشق سے پُر ہوا اور یہ کہکر مثل عفریت کے مجھسے لپٹ گیا اور اپنی گود مین مجھکو لیکر میرے متواتر بوسے لینا شروع کیے مین شور وغل کرتی اور اُسکو حتی المقدور اس حرکت سے باز رکھتی تھی کہ ایک جوان مسلح کچھ لوگون کو ہمراہ لیے ہوئے اُس مکان مین دکھائی دیا مین نے اُسکو مدد کے لیے پُکارا جب وہ قریب آیا تو مین نے اُسکو پہچانا کہ یہ وہ شخص ہی جو محبوب کے پاس جب وہ موصل مین زخمی ہوا تھا انگوٹھی میرے پاس لایا تھا اُسنے مجھکو بچایا اور اپنے آدمیون کے ہمراہ مجھکو محبوب کے خیمہ مین بھجوا دیا جب مین اس خیمہ مین آئی تو اُسکو خالی پایا مین تھوڑی دیر ٹھہری تھی کہ کچھ غلام محبوب کو وہان لائے اور اُسکو چھوڑ کر چلے گئے مین نے محبوب کو جو دیکھا تو اُسکو زخمی پایا گو محبوب نے مجھے سنگدلی کی تھی مگر میری محبت کو دیکھنا چاہیے کہ تب بھی مین نے اُسکے زخم صاف کرکے پٹی باندھی اور اُسکی خدمت کرنے مین مصروف ہوئی کئی روز تک اُسنے آنکھ نہ کھولی ایک روز آنکھ کھول کر مجھسے کہنے لگا کہ ای خورشید بانو تجھکو مجھسے بہت صدمہ پہونچا مین اُسکی معافی چاہتا ہون اگر تو میرے حال کو سُنے گی تو میرے اوپر رحم کریگی نہ لعنت ملامت سُن ای خورشید بانو مین نے ایک روز اپنی شامت اعمال سے تیرا ذکر اپنے حاکم سے کیا وہ تیری خوبصورتی پر غائبانہ عاشق ہوگیا اور چونکہ مین اسکا تابع تھا مجھکو اُسنے اس امر پر مجبور کیا کہ مین تجھکو اُسسے دے دون اُسی غرض سے مین اُس قلعہ مین تجھکو لے گیا تھا لیکن اب بتا کہ تو یہان کیونکر آئی اور اُس کے ہاتھ سے تو نے کیونکر نجات پائی اور کسنے تجھکو اُسکے ہاتھ سے بچایا مین نے اپنا حال اُس سے بیان کیا اُسنے سُنکر ایک آہ سرد کی اور کہا جس

شخص نے تجھکو پناہ دی ہو اُسی نے تو مجھے زخمی کیا ہو غرضکہ تھوڑے عرصہ بعد محبوب کو صحت ہوگئی اور پھر مجھسے اچھی طرح پیش آتا رہا اس اثنا مین دونون فوجون مین صلح ہوگئی اور محبوب وزیر اعظم ہوکر موصل مین آیا اور مین بھی اُسکے ساتھ آئی یہان آکر مین نے پھر محبوب سے کہا کہ اب بیاہ کب کروگے مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا تھوڑے دنون بعد مین نے سنا کہ محبوب کا بیاہ ایک امیرزادی سے ہوتا ہو چنانچہ اُسکا بیاہ ہوگیا اور مین مثل لونڈیون کے رہنے لگی ایک روز مین نے موقع پاکر محبوب سے کہا کہ جیسا مین نے تمھارے ساتھ کیا ویسا پھل پایا اب تم وزیر ہوگئے ہو اور میری تمکو خواستگاری بھی نہین ہو میرے بھائی کا پتہ لگادو تاکہ مین اُسی کے پاس چلی جاؤن اُسنے حلب کو خط لکھا تو وہان سے جواب آیا کہ مشتاق کا کہین پتہ نہین ہو چند روز پریشانی مین مین نے گذارے تھے کہ ایک روز خط میرے پاس آیا اُسکو مین نے پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ میرے بھائی کا خط ہو اُسمین لکھا تھا کہ جب قزاقون نے مجھکو گرفتار کیا اور قیدخانہ مین رکھا تو ایک روز حاکم شہر میرے پاس آیا اور کہا کہ تمھارے باپ کے مکان مین خزانہ ہو وہ مجھکو بتادو تو مین تمکو چھوڑ دون اگرچہ مجھکو خزانہ نہین معلوم تھا مگر مین نے اقرار کیا اور مکان مین جاکر ہر جگہ کھودنا شروع کیا ایک مقام پر جو مین نے کھودا تو ایک دروازہ نظر آیا مین اُسمین گیا اور اُسمین مین نے ایک سرنگ دیکھی اُسی سرنگ کی راہ سے مین دولت لیکر بھاگا اور اب موصل مین آیا ہون یہان آکر تمھاری تلاش کی اور یہ سُنا ہو کہ محبوب نے تم سے بے اعتنائی کی مین اپنے بھائی کا خط پاکر خوش ہوئی اور اُسکو لکھا کہ میرے مکان کے متصل جو باغ ہو اُسمین آدھی رات کو مین تمسے ملونگی چنانچہ مین رات کو پوشیدہ باغ مین گئی اور میرا

بھائی بھی آیا مین اور وہ دونون باتین کر رہے تھے کہ کچھ لوگ مع روشنی کے آتے ہوئے معلوم ہوئے میرا بھائی تو اُن لوگون کو دیکھکر بھاگا مگر مین وہین کھڑی رہی اُن لوگون نے جاکر میرا حال محبوب سے کہا صبح کو مجھے محبوب نے بلایا اور پوچھا کہ رات کو توکس شخص کے ساتھ باغ مین ٹہل رہی تھی مین نے اپنے بھائی کے آنے کا حال بیان کیا مگر اُسنے باور نہ کیا اور کہا کہ کل تو پھانسی دیجائیگی بیشک تو غیر کے ساتھ ٹہل رہی تھی یہ حکم قضا تو ام سنکر مین گھبرائی اور اپنی جان بچانے کی غرض سے پھر اُسی باغ مین اس غرض سے آئی کہ اگر میرا بھائی آتا ہو تو اُسکے ہمراہ بھاگ جاؤن اتفاق سے وہ وہان میرا حال دریافت کرنے آیا تھا مین نے اُسکو محبوب کے حکم سے آگاہ کیا اور رات ہی کو اُسکے ساتھ وہان سے بھاگی اور آج دوسرا روز تھا کہ اُس جہاز سے سمندر مین گر پڑی اور حضور نے جان بچائی یہ میرا قصہ ہے اب آیندہ معلوم نہین کہ مقدر مین کیا لکھا ہے۔ خلیفہ نے اس داستان کو سُنکر افسوس کیا اور کہا کہ اب تم میرے ساتھ نکاح کر لو اور بہ آرام رہو چنانچہ خورشید بانو راضی ہوئی اور نکاح کرکے عیش سے رہنے لگی خلیفہ نے اُسکے بھائی کو بھی بُلا لیا اور وہ بھی آکر آرام سے رہنے لگا

نوین داستان

پلا ساقی مجھکو تو اب ایسا جام
مفصل لکھون رمز راز و نیاز
بیان ہووے احوال شادی کا اب
ہر ایک سو صدائے دف و چنگ ہو

کہ اس داستان کو کرون مین تمام
کرون مختصر داستان دراز
ہو آراستہ بزم عیش و طرب
نئی طرح سے بزم کا رنگ ہو

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ذرا سلیم شاہ نے قتل خفیہ کا واقعہ سُنکر

قاضی القضاۃ کو بلایا اور اُسکو حکم دیا تھا کہ اگر آٹھ روز مین اُسکا سراغ نہ
لگا دیگا تو تیرا سر کاٹ ڈالا جائیگا چنانچہ سات روز تک تو مدبر الدولہ
نے جمیل کے قصے سُنے اور آٹھوین روز کی رات کو جب جمیل کا آخری قصہ
ختم ہوا تو مدبر الدولہ نے کہا کہ اب رات زیادہ گئی ہی آرام کرنا چاہیئے چنانچہ
سب لوگ ایک دوسرے سے رخصت ہوے اور خوشی خوشی آرام کرنے چلے
لیکن محمودہ کو نہایت اضطراب اور بیقراری تھی کہ سات روز گذر گئے ہین اور
اب تک قتل کا سراغ نہین لگا اب قاضی القضاۃ ضرور قتل کیا جائیگا جمیل
نے محمودہ کے چہرہ پر جو آثار ملال کے دیکھے تو اُسکے کان مین کہا کہ پیاری کچھ
مت ڈرو اللہ مشکل کا آسان کرنے والا ہی جمیل کی تسکین وہی سے
اُسکا اطمینان ہوا اور سب لوگ اپنے اپنے کمرون کے دروازہ پر پہونچے
مدبر الدولہ ہر ایک سے رخصت ہوتا اور اُسکے کمرہ کے دروازہ مین قفل لگاتا
ہوا جمیل کے پاس آیا اور چاہتا تھا کہ اُس سے بھی رخصت ہو کہ جمیل نے
کہا حضور مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون مدبر الدولہ نے کہا بسر و چشم کہو
چونکہ مین تمھارے کامون سے بہت خوش ہوا ہون اس لیے مین اسی انتظار
مین تھا کہ تم مجھسے کچھ مانگو تو مین تمکو دون جمیل نے کہا کہ میری کوئی اور
غرض سوا اسکے نہین ہی کہ صبح کو آپ کا بھائی قاضی القضاۃ قتل ہوگا
اس لیے بہتر ہی کہ آپ تھوڑی دیر جناب باری مین مناجات کرین شاید
آپ ہی کی دعا اللہ قبول کرے اور اُسکی جان بچ جائے بعد اُسکے آپ
میرے پاس آدین تو مین ایک امر اہم آپ سے کہونگا مدبر الدولہ نے
کہا کہ مین جانتا تھا کہ کوئی امر دشوار تم کہوگے مین تمھاری اس بات کو
منظور کرتا ہون لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ امر اہم کیا ہی جمیل نے کہا ابھی اُسکے

کہنے کا وقت نہین آیا ہی جب آپ آوینگے تب کہونگا غرضکہ مدبرالدولہ
تو ادھر رخصت ہوا اور اُدھر جمیل چور دروازہ سے نکل کر تہ خانہ مین گیا
اور ایک دروازہ کھول کر باغ مین گیا وہان اُسنے دستک دی تو اُسکا غلام
مع اور حبشیون کے آیا جمیل نے پوچھا کہو جعفر کا کہین پتہ لگا اُس غلام نے
کہا حضور ابھی گرفتار کیا ہی اور اب وہ قید مین ہی جمیل بہت خوش ہوا اور
کہا اب تم میرے ساتھ آؤ یہ سب لوگ اُس مقام پر پہونچے جہان مدبرالدولہ
کا وہ غلام محافظ خزانہ رہتا تھا جو بجاے جعفر کے مقرر ہوا تھا اُسکو سوتا پاکر
جمیل نے گرفتار کیا مگر اپنے غلامون سے کہا کہ اسکو کچھ آزار نہ پہونچانا
بعد ازان اس غلام کو بیدار کرکے اس سے کہا کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور جو کچھ
ہم کہین وہ تم کرو ہم تمھارے آقا کا خزانہ نہین لینے آئے ہین بلکہ اور غرض سے
آئے ہین جمیل اُس غلام کو لیکر ایک دروازہ کے پاس آیا اور اُس سے کہا
کہ اس دروازہ کو کھول تو یہان کا محافظ ہی اور بہ نسبت میرے زیادہ واقفیت
رکھتا ہی اس غلام نے خیال کیا کہ جمیل کو اِس مقام کے راز سے کچھ آگاہی
ہی اس لیے اُس دروازہ کے کھولنے مین کچھ عذر نہ کیا اور دروازہ بے تامل
کھول دیا اس دروازہ کے اندر ایک غار جمیل نے دیکھا جو قریب چھہ یا سات
ہاتھ کے عمیق تھا اُس غار کے ایک طرف ایک طاق تھا اور اُسپر ایک
صندوقچہ رکھا تھا جمیل نے اُس سے کہا کہ ہم خزانہ نہین لینگے صاف بیان کر
کہ یہ غار یہان کیون کھودا ہی اُس غلام نے کہا کہ اِس صندوقچہ مین جو دستہ ہی
اُسکے چھونے سے آدمی کا ہاتھ اُسی دستہ مین لپٹ جاتا ہی اور اِس غار مین
گر پڑتا ہی اور اگر دوسرا دستہ جو دیوار مین لگا ہی کوئی آدمی دبا دے اور پھر
اُس دستہ کو چھوے تو وہ اس غار مین نہ گریگا جمیل نے کہا اچھا معلوم ہوا

اس دروازہ کو بند کر دے پھر جمیل ایک دروازہ کے پاس آیا اور وہان بھی ایک غار دیکھا جسمین پانی بھرا ہوا تھا جمیل نے پوچھا کہ اس غار مین پانی کہان سے آتا ہی تب اُس غلام نے کہا کہ باغ سے پانی اسمین آتا ہی اور دریاے جمنا مین جاتا ہی جمیل نے اپنے غلامون سے کہا اس غلام کو گرفتار رکھو مگر کچھ تکلیف نہ پہونچانا یہ کہکر وہ اپنے کمرہ مین چلا آیا تھوڑی دیر بعد مدبرالدولہ بھی آیا اور جمیل سے کہا کہ مین دعا مانگتے مانگتے سو گیا تھا اس لیے تمھارے پاس جا نہ سکا اب بتاؤ وہ کیا بات ہی جو تم مجھسے کہنے والے تھے جمیل نے کہا عشرت بانو آپ کی بی بی وفادار اور پاکدامن نہین ہی مدبرالدولہ نے متحیر ہوکر کہا کہ جمیل کیا تم مجھسے مذاق کرتے ہو اور اگر وہ بقول تمھارے پاکدامن نہین ہی تو واللہ مجھے اسکو قتل کرنے اور جمنا مین اُسکی لاش پھکوا دینے مین مطلق باک نہین جمیل نے کہا میری مجال ہی جو آپ سے مذاق کر دون دیکھیے جلدی نہ کیجیے ابھی سب کچھ معلوم ہو جائیگا جو مین آپ سے کہون وہ کیجیے مدبرالدولہ نے اقرار کیا کہ اچھا جس طرح کہوگے ویسا ہی کرونگا جمیل نے کہا اب مین عشرت بانو کے کمرہ مین جانے والا ہون آپ پوشیدہ ہوکر میری اور اُسکی گفتگو سنیین مدبرالدولہ نے کہا ہاے عشرت بانو تو نے تو ننگ و ناموس مین دھبہ لگایا جمیل نے کہا بس آپ خاموش رہین اور پوشیدہ ہو جاوین گلچین آنے والی ہی جب وہ مجھکو عشرت بانو کے کمرہ مین پہونچاکر چلی آوے تو اُسکو آپ گرفتار کر لیجیے گا لیکن قتل نہ کیجیے گا اور جب تک مین آپ کو کمرہ مین نہ بلاؤن آپ اندر نہ آئیے گا چنانچہ مدبرالدولہ پوشیدہ ہو گیا اور گلچین تھوڑے عرصہ کے بعد آئی اور کہنے لگی میری بی بی آپ کی منتظر ہی چلیے جمیل اُسکے ساتھ گیا تو دیکھا کہ

عشرت بانو بناؤ سنگار کیے ہوے بیٹھی ہی جمیل کو دیکھتے ہی پلنگ پر
سے اٹھی اور پروانہ وار بلا گردان ہوئی اور کہا دیکھو روز سے تمسے کچھ
باتین نہین ہوئی تھین اس لیے میرے دل کو عجب طرح کی بیقراری تھی اب
کب تک وصال کی منتظر رہون آج موقع اچھا ہی میرے ارمان دل کے نکالو
جمیل نے کہا جلدی کیا ہی پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم نے مدبرالدولہ کو زہر اتبک
کیون نہین دیا عشرت بانو نے کہا اب تک موقع نہین ملا آج نہین تو کل
ضرور دونگی ای پیارے تیرے لیے تو مین اس سے زیادہ مشکل کام کرنے پر
موجود ہون اور ہاتھ پھیلا کر کہا آج تو للہ ذرا سینہ سے لگ جاؤ اور
اپنے گورے گورے گالون کے بوسے مجھکو لینے دو تاکہ میرے دل بیقرار کو
تسکین ہو عشرت بانو نے ہاتھ پھیلا کر جمیل کو لپٹانا چاہا تھا کہ
جمیل کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور کہا او فاحشہ بس الگ ہٹ خبردار
میرے پاس نہ آنا یہ کہکر جمیل نے آواز دی کہ حضور اندر آئیے یہ آواز
سنتے ہی مدبرالدولہ شمشیر برہنہ لیے ہوئے اندر کمرے کے آیا اور کہا ای
عشرت بانو تو میرے آستین کی سانپ ہوا اور تجھکو قتل کرنا ضرور ہی تلوار
مارنے کو اٹھائی مگر جمیل نے باز رکھا عشرت بانو اپنے پلنگ پر گر پڑی
اور رونے لگی جمیل نے کہا اب رونے سے کیا فائدہ ہی پھر مدبرالدولہ کی
طرف مخاطب ہو کر جمیل نے کہا کہ یہ جو خفیہ قتل کا واقعہ مشہور ہو رہا ہی وہ
سب اسی عشرت بانو کی وجہ سے ہی مدبرالدولہ یہ سنکر اور بھی برہم ہوا
اور کہا ای جمیل اگر تو اس درمیان مین نہوتا تو واللہ مین اسی وقت اس
فاحشہ کا سر کاٹ کر دریا مین پھلوا دیتا لیکن اب بتاؤ کہ کیا کرون جمیل نے
گلچین اور عشرت بانو کے واسطے حکم قید کرنے کا دیا اور اپنے غلام کو

بلا کر کہا کہ محافظ خزانہ کو چھوڑ دو پھر جمیل مدبر الدولہ کو کمرہ مین ساتھ لیکر
آیا اور کہنے لگا کہ جب مین نے خفیہ قتل کا حال سُنا تو شہر مین آیا اور
رام کشن اور ہر ناتھ سے قہوہ خانہ مین ملاقات ہوئی رام کشن نے مجھے
آپ کی محلسرا ے کی عورات کا حال بیان کیا اُسوقت میرے دل مین یہ شبہہ
پیدا ہوا کہ یہ قتل تعجب نہین جو وہین ہوتے ہون چنانچہ اسی خیال سے مین
رام کشن کے ساتھ آپ کے محلسرا ے مین آیا اور آپ کی لڑکیون سے ملاقات
ہوئی پھر جب آپ آئے اور ماہر و بیگم اور رام کشن کو قتل کی غرض سے
آپ لے گئے اُسوقت عشرت بانو نے مجھکو گلچمن کی معرفت بلوایا مین گیا
اور اُس سے بچ کر واپس آیا مین نے رام کشن اور ہر ناتھ کو بھی باری
باری سے بھیجا تھا وہ بھی گواہ ہین عشرت بانو گلچمن کی معرفت لوگون
کو بلاتی ہو اور اُس دروازہ کی طرف سے نکالتی ہو جہان جعفر رہتا ہو
جعفر اُس شخص سے کہتا ہو کہ آگے چلو مین پیچھے جاؤنگا جب وہ آدمی آگے
آگے چلتا ہو تو پیچھے سے وہ اُس آدمی کو مارڈالتا ہو تاکہ راز فاش نہو پھر
جمیل نے وہ مقام مدبر الدولہ کو دکھایا جہان جعفر لوگون کو قتل کرتا
تھا اور کہا کہ جعفر کو مین نے قید کیا تھا کہ وہ آپ کے سامنے سب حال
بیان کریگا مگر وہ بھاگ گیا تھا اب وہ پھر گرفتار ہوگیا ہو اور سب حال
ظاہر کرے گا یہ باتین ہورہی تھین کہ وزیر اعظم کے پاس سے قاصد آیا
اور مدبر الدولہ سے کہا کہ چونکہ قتل کا پتہ نہین چلتا اس لیے رعیت
پھر باغی ہوگئی اور بادشاہ کو زہر دلوا کر اُسکے بیٹے شہریار کو تخت پر بٹھا دیا
ہو مگر کچھ رعیت چاہتی ہو کہ خرم تخت پر بٹھایا جاوے پس آپ چلین اور
اسکا بندوبست کرین مدبر الدولہ تو روانگی کی تیاری مین مصروف ہوا

اور جمیل وہان سے چلدیا اور اپنے مکان مین آیا چنانچہ جو رعیت اُسکے موافق تھی اُسنے شہریار کو قتل کرڈالا اور خرم کو تخت پر بٹھا دیا جسنے اپنا لقب شاہجہان اختیار کیا تھوڑے عرصہ بعد مدبرالدولہ مع رام کشن اور ہرناتھ کے آیا اور بغاوت کے فرو کرنے مین مصروف ہوا جب اسنے اُس سے فراغت پائی تو شاہجہان نے مدبرالدولہ کو بلایا اور کہا کہ مین جمیل ہون مدبرالدولہ اُسکے قدمون پر گر پڑا لیکن شاہجہان نے اُسکا سر اُٹھا کر کہا کہ بیٹھو پھر گلچین اور جعفر کو بلایا اُنھون نے عشرت بانو کے فاحشہ ہونے کا حال مفصل بیان کیا شاہجہان نے کہا اے مدبرالدولہ اب چونکہ بہمہ وجوہ ثابت ہوا کہ عشرت بانو فاحشہ ہے لہذا وہ اور گلچین دونون قید مین رہین اور جعفر تو تابع فرمان تھا اسکا کوئی قصور نہین اس لیے وہ چھوڑ دیا جائے بعد ازان شاہجہان نے مدبرالدولہ کو سپہ سالار مقرر کیا اور رام کشن اور ہرناتھ کو عہدہ ہاے جلیل القدر پر ممتاز فرمایا چونکہ رام کشن اور ہرناتھ اس اثنا مین مسلمان ہوگئے تھے اس لیے رام کشن کا نام محمد خان اور ہرناتھ کا نام احمد خان رکھا گیا تھا محمد خان اور احمد خان نے اپنے والدین کو اپنے حالات سے اطلاع دی وہ اکبرآباد مین آئے اور بڑی دھوم دھام سے محمد خان کی شادی ماہرو بیگم کے ساتھ اور احمد خان کی شادی نازنین بیگم کے ساتھ کی پھر شاہجہان نے مدبرالدولہ سے کہا کہ ابھی انگوٹھی کا حال مجھکو تم سے بیان کرنا ہے جسکی نسبت تمکو بہت حیرت تھی سو آگاہ ہو کہ مین قاضی القضاۃ کا شاگرد ہون اور اس لیے اُسکا احسان میری گردن پر ہے جب اُسکے قتل کا حکم بادشاہ نے دیا اور آٹھ روز کی مہلت قتل کے بچا لگانے کو دی تو

قاضی القضاۃ نے محمودہ کو میرے پاس بھیجا تھا اور مجھسے امداد چاہی تھی اُسوقت سے مین محمودہ کا عاشق ہون اور اُسی کے حاصل کرنے کے لیے مین نے یہ تکالیف اُٹھائین اور بمشکل تمام بادشاہ سے اس قتل کے پتہ لگانے کی اجازت لی اور جب محل سے نکل کر چلا تو اس وقت بادشاہ نے مجھکو یہ مُہر اپنی دی تھی اور کہا تھا کہ تمکو یہ انگوٹھی ہر آفت سے محفوظ رکھے گی اور طلسمات کا اثر دکھائیگی چنانچہ یہ وہ انگوٹھی ہے جسکے اثر کو تمنے بچشم خود دیکھا ہے یہ کہکر شاہجہان نے قاضی القضاۃ کو بلایا اور ان حالات سے اُسکو آگاہ کیا قاضی القضاۃ بہت خوش ہوا اور اپنی لڑکی محمودہ کا نکاح بادشاہ کے ساتھ کر دیا محمودہ ملکہ بنی اور شاہجہان بادشاہ ہوا اور سب لوگ عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے فقط۔

قطعۂ تاریخ طبع سابق از مولوی ابوالحسن صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد در سنہ عیسوی

بذہنِ رسا منشی حامد حسن	چو بنوشت افسانۂ دلپذیر
بخوانند مضمون دلچسپ او	بصد شوق و دل جملہ برنا و پیر
ہمہ ناول و قصہ ہائے سلف	نمایند پیشش متاع حقیر
چو در فکر سال مسیحی شدم	بگفتا خرد نسخۂ بے نظیر ۱۸۸۶ء

قطعۂ تاریخ از جناب مولوی عظیم الدین صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد در سنہ ہجری

شیخ حامد حسن فسانہ نوشت	بزبانے سلیس و خوش اسلوب

چہ عجب گر عبارت سادہ	عالمے راشود بجان مطلوب
ای بسا چشم سحر کار کہ وے	گشت بے سرمہ در جہان محبوب
نیست جز سحر کاری خامہ	چیزے اینجا بہ جادوی منسوب
بہر اعجاب و خوبیٔ قصہ	مدو دیو و جن نشد مطلوب
حسب القاے ملہم غیبی	سال تاریخ شد بجان مرغوب ۱۳۰۴ھ

خاتمۃ الطبع

یہ وہی دلکش ناول ہی جو نولکشور پریس مین واقع ۱۸۸۷ء طبع ہوکر ذوق وشوق شائقین کے ہاتھون کا دستنبو ہوچکا ہی چونکہ اپنی عبارت کی سلاست خصوصاً دلچسپی مضمون کی وجہ سے طبع ہوتے ہی ہر دلعزیز ہوچکا تھا پھر ایک ایڈیشن اسکا ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا اور ذوق خریداری شائقین مین کمی نہین پائی گئی لہذا حسب ایماے شائق اشاعت نوادر ہر فن منشی بشن نرائن صاحب مالک نولکشور پریس ماہ اگست ۱۹۲۴ء مطابق محرم الحرام ۱۳۴۳ ہجری مین بار سوم زیور طبع سے آرا ہو کر مرآت نظر فروز شائقین ہوا۔

تمت

اعلان

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گنجینۂ سراغرسانی حصۂ سوم		روز آلیمبرٹ حصۂ اول	عا/ پ ۸	ناول پریخانہ	عہ/
وچہارم ۔	عہ/ ۲	ایضاً حصۂ دوم ۔	عا/ پ	راز عشق درحال خفیہ پولیس	عہ/
آلو کی دم فاختہ ۔	۸/	الف لیلہ جلد اول اردو نثر		گناہ بے لذت ۔	۸/
جفا و وفا	۱۲/	بطرز ناول مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ	ے/	نئے بگڑے ۔	۸/
خدائی فوجدار ۔ ترجمۂ کتاب		ایضاً ۔ جلد دوم	عہ/ پ	روہنی ناول ۔	۱۰/
ڈائن گونکساٹ ڈی لا مان		مجموعۂ افسانۂ دلپذیر ترجمۂ		بنگالی دولھن ۔	۱۲/
در دو جلد ۔	عا/ پ	کتاب ٹیلس فرام شکسپیئر	عہ/ پ	مار آستین ۔	۱۰/
جواہر انتخاب ۔	۸/	ترجمۂ اردو ناول ارنسٹ		التمش ۔	عہ/ ۸
فسانۂ آزاد کامل ہر چہار جلد	عہ/ پ	مالٹر یورس والائس کامل	عا/ پ	مرزانی ۔	۱۰/
متفرق جلدیں بھی فروخت ہوتی ہیں		جذبۂ عشق ۔	۸/	فسانۂ حسرت وصل ۔	۶/
۱ ۔ جلد اول ۔	للعہ/	ہنگامۂ عشق	۱۲/	خاور نامہ جلد اول	۱۰/
۲ ۔ جلد دوم ۔	للعہ/ پ	لعبت فرنگ	عا/	دھوکا یا طلسمی فانوس	عا/
۳ ۔ جلد سوم	عہ/	قصۂ حاجی بابا اصفہانی	عہ/ ۱۲	دلچسپ حصۂ اول	۸/
۴ ۔ جلد چہارم	عہ/	مفید خاص و عام ۔	۱۴/ پ	شام جوانی حصۂ اول	عا/
سیر کوہسار کامل ۔ در دو جلد	ے/	منارۂ قیصری	۱۲/ پ	ایضاً ۔ حصۂ دوم	عہ/
جام سرشام با تصویر ۔	عہ/	گلاب کنور عرف طلسم شرر ۔	عہ/ پ	خلق مجسم ۔	عہ/
فریب حسن ۔	عا/ پ ۱۲	ناول اسرار ینکر بیسر کا ترجمہ	عا/ پ	تبنزیلغ ۔	۸/
طلسم خیالات ۔	۱۲/	فسانۂ مفقود الخبر ۔	عہ/ پ	بوالہوس ۔	عہ/
فسانۂ سوزن عشق ۔	عہ/ ۸	حجاب عصمت ۔	۴/ پ	ناول ماتا ۔	عہ/
فسانۂ الہ دین ولیلی ۔ ترجمۂ		شاہد طرار ۔	۶/	کرشمۂ تقدیر ۔	عہ/
ناول اسٹار آف منگریلیا ۔	عہ/	شاہد مقصود ۔	عا/ پ	حجاب عصمت ۔	۴/
ویگز و نسیلہ ا ترجمۂ ناول دی		ناول غریب الوطن	عہ/ پ	پرتاب ۔	۱۲/
دہر دولت ۔	عا/	ناول شہید جفا	عہ/ پ	طاؤس کماری	عہ/
اسرار آسیہ	۷/ پ	ناول سیتا ۔ در دو جلد	ے/ پ	تسخیر ۔	۱۰/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
سوانح عمری گوتم بودھ انگریزی	عہ/	نمبر نام دفتر تعداد جلد		طلسم ہوش ربا حصۂ دوم	سے/
دقائع نادری۔	۱۲/	۱۔ نوشیروان ۲		〃 جلد پنجم کامل	سے/
عیاروں کا عیار	۶/	۲۔ کوچک باختر ۱		〃 جلد ششم	لعہ/
معشوقۂ فرنگ	۸/	۳۔ بالا باختر ۱		〃 جلد ہفتم	للعہ/
نگار ظلم۔	عہ/	۴۔ ایرج نامہ۔ ۲		بقیہ طلسم ہوش ربا حصہ اول	۶/پ
خرمان خانم۔	۶/	۵۔ طلسم ہوشربا ۷		〃 حصۂ دوم	سے/پ
مارگیرٹ۔	عہ/۲	۶۔ صندلی نامہ۔ ۱		صندلی نامہ۔ دفتر ششم	سے/پ
خوش نصیب۔	عہ/	۷۔ تورج نامہ۔ ۲		تورج نامہ۔ جلد اول دفتر ہفتم	سے/
جوش خون	عہ/	۸۔ لعل نامہ ۲		〃 جلد دوم 〃	سے/پ
ہم خرما و ہم ثواب۔	۱۴/	نوشیروان نامہ جلد اوّل	سے/	لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم	سے/پ
ستی نویلی۔	۶/	ایضاً۔ جلد دوم	سے/	〃 جلد دوم 〃	للعہ/
جام زہر	عہ/	ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ		دفتر آفتاب شجاعت جلد اوّل	[illegible]/پ
لال کپتان۔	۱۲/	جلد دوم	صہ/پ	〃 جلد دوم	سے/پ
تماشا۔	عہ/	ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ		〃 جلد سوم	سے/پ
طلو طلا کی بنا مندر کے مسر	۶/	جلد دوم	سے/پ	〃 جلد چہارم	للعہ/
خواب کلکتہ۔ جلد اول۔	۱۲/	کوچک باختر	سے/	〃 جلد پنجم حصۂ اوّل	صہ/
ایضاً جلد دوم۔	۱۲/	بالا باختر۔	سے/پ	〃 〃 حصۂ دوم	صہ/
قصہ جات نثر		ایرج نامہ۔ جلد اوّل	سے/پ	گلستان باختر متعلق داستان	
		ایضاً۔ جلد دوم	سے/پ	جلد اوّل	سے/۴
داستان امیر حمزۂ صاحبقران		طلسم ہوش ربا۔ جلد اوّل	زیر طبع	ایضاً دوم	سے/۴
جس کی ترکیب و تزئین آٹھ		〃 جلد دوم	سے/	ایضاً۔ سوم	للعہ/
دفتروں میں ہے اور اس کے		〃 جلد سوم	سے/	طلسم فتنہ نور افشاں جلد اوّل	للعہ/
ناموں کی تصریح حسب نقشہ		〃 جلد چہارم	زیر طبع	〃 جلد دوم	للعہ/
مندرجۂ ذیل۔		〃 جلد پنجم کاغذ حصۂ اوّل	سے/	〃 جلد سوم	صہ/
				ہر سہ جلد کے لئے	[illegible]پ